قرآن کریم اور میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سید فیاض احمد
المعروف
سید فیاض حسین شاہ
مکتبۂ نبویہ

سیّد فیاض احمد
المعروف
سیّد فیاض حسین شاہ

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب: قران مجید اور میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصنف: سید فیاض احمد المعروف سید فیاض حسین شاہ (جرمنی)

فون نمبر 004915774547785 (جرمنی)

فون نمبر 0092-323-7976322 پاکستان

تحریک وتعاون: سید فیاض حسین شاہ (میڈرڈ اسپین) سید علی اعجاز سید بلال اعجاز

اہتمام: صاحبزادہ سید شیراز احمد 0092-321-4556576

زیر سایہ: حضرت سید عبداللہ امام شاہ بخاری دامت برکاتہم عالیہ (فرانس)

کمپوزنگ: سید جہانزیب شاہ بخاری جوڈیشل مجسٹریٹ/سول جج

ٹائٹل: سید انعام الحق شاہ بخاری P.S.O ٹو منسٹر ہائیر ایجوکیشن پنجاب

سن اشاعت: ربیع الاول شریف 1439 ہجری نومبر 2017

قیمت: 400

صاحبزادگان: سید دائم علی شاہ، سید اذان احمد شاہ، سید مصطفین شاہ سید ثوبان ریاض شاہ،
سید رومان محمود شاہ نے مکتبہ نبویہ سے شائع کیا

زیر اہتمام مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

ایصال ثواب

عالم باعمل صوفی باصفاء عاشق رسول سفیر فکر رضا

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مدیر مکتبہ نبویہ ایڈیٹر جہان رضا لاہور

بروز 19 دسمبر 2013 کو فوت ہوئے

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

محترم و مکرمی

چوہدری محمد خلیل رح

قادری رضوی کُتب خانہ

تاریخ وفات 6 ستبر 2016

دوران حج بیت اللہ شریف فوت ہوئے

اور جنت المعلّیٰ میں دفن ہوئے

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	11
2	عرض لطیف	15
3	میلاد پاک (کا مطلب) کی حقیقت	20
4	جشنِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	22
5	قرآن کریم اور میلاد مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	25
6	سفر نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذکر میلاد مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	28
7	حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ذکر تخلیق نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	40
8	تخلیق نورِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	43
9	قرآن کریم اور میلاد مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	48
10	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین ایمان والے تھے	50
11	خواب عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چاہ زم زم کی کھدائی	54
	اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	
12	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	56
13	خلق نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	59
14	آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاج	62
15	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	64
16	خواب عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	66
	اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
17	حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	69
18	نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشانی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں	73
19	نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکم اطہر سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تشریف آوری	77

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر
80	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	20
82	ولادت پاک نور مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	21
85	حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو	22
	انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بشارتیں	
87	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	23
89	وقت ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	24
92	سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	25
	اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
94	سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے	26
	ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
96	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	27
101	سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرشتوں کی حفاظت	28
	میں وقت ولادت پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
104	شب ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کی حوروں کی آمد	29
107	بیت اللہ شریف میں روشن نور اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	30
109	وقت ولادت پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین	31
	و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں	
112	وقت ولادت پاک ہیبت اور جلال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	32
114	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پاک سے	33
	سارا عالم نور ایمان سے منور ہو گیا	
116	زمانہ فترت اور ظہور نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	34

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
35	ولادت مصطفیٰ ﷺ پر ستاروں کی گواہی	119
36	وقت ولادت پاک مصطفیٰ ﷺ جنت سے معزز خواتین کی تشریف آوری	121
37	وقت ولادت فرشتوں کی آمد اور دیدار مصطفیٰ ﷺ	123
38	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	125
39	ولادت پاک سے پہلے ہی چرچا میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	127
40	حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کئے	130
41	فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ نے محفل میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ سجائی	132
42	جبرئیل علیہ السلام اور صحابہ کرام کی موجودگی میں حضور اقدس ﷺ نے اپنی میلاد پاک کا ذکر فرمایا	135
43	حضور اقدس ﷺ کی موجودگی میں مسجد نبوی شریف میں میلاد مصطفیٰ ﷺ	138
44	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	141
45	تذکرہ میلاد مصطفیٰ ﷺ اور بادشاہ سیف ذی النیزان کا دربار	144
46	ابا محمد ﷺ آدم علیہ السلام	147
47	ولادت مصطفیٰ کریم ﷺ کی خوشی میں آسمان میں ستون بنائے گئے	148
48	کعبہ شریف کی پاکیزگی اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	149
49	بنی اسرائیل کے ولی حضرت بلوقیا رحمۃ اللہ علیہ اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	150
50	ولادت پاک کی برکت فتح و خوشی کا سال	153

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
51	حضرت حلیمہ سعدیہ کی شکر گزاری اور برکات میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	156
52	شق صدر مصطفیٰ اور علامات نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	160
53	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	167
54	بزم کونین میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	169
	کا میلاد پاک منایا	
55	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جبرائیل علیہ السلام	173
	کا ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
56	بیت اللہ شریف اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	175
57	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہوئے	177
58	برکات نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	178
59	عقد نکاح آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	180
60	اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ کر قلم نے سجدہ شکر ادا کیا	182
61	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	184
62	بتوں کی تباہی اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	188
63	بادشاہ بخت نصر کا خواب اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	192
64	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	195
65	آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت اور ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	197
66	حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	202
67	حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	203
68	آدم علیہ السلام اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	205
69	توراۃ شریف میں ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	208

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر
211	احبار یہود اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	70
214	مسجد اقصیٰ شریف میں انبیاء کرام کا اجلاس اور ذکر نور مصطفیٰ ﷺ	71
216	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	72
222	نصرانی علماء اور میلاد مصطفےٰ کریم ﷺ	73
225	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	74
228	یہودی عالم اور ذکر میلاد مصطفےٰ ﷺ	75
230	درویش شامی اور میلاد مصطفےٰ ﷺ	76
231	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	77
233	ولادت مصطفےٰ کریم ﷺ سے ایک ہزار سال پہلے میلاد النبی کا جلوس مبارک	78
240	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	79
242	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	80
243	توریت شریف اور ذکر مصطفیٰ کریم ﷺ	81
244	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	82
246	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میلاد مصطفےٰ ﷺ	83
247	قدیم پتھر اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	84
250	چہرہ والضحیٰ اصل قرآن ہے عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام	85
252	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	86
255	مقام ابراہیم اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	87
257	زمین و آسمان کی پیدائش سے ۲۰ لاکھ سال پہلے میلاد مصطفیٰ ﷺ	88
258	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	89
261	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ	90

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
91	امت محمدیہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام	264
92	خیبر کے یہود اور محافل میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	268
93	انجیل مقدس اور ذکر میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	270
94	قرآن کریم اور میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	272
95	یہودی علماء کے پاس تصویر مصطفیٰ اور ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	276
96	قدیم کتابوں میں ذکر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	278
97	زبور شریف میں ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	280
98	انجیل مقدس میں ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	281
99	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	283
100	بنو قریظہ کے یہودی اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	287
101	اہل کتاب اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	290
102	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	293
103	شب ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ القدر سے افضل ہے	297
104	صحابہ کرام کے سامنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے میلاد پاک کا ذکر فرمایا	300
105	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	302
106	میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور ابولہب کے عذاب میں کمی	304
107	حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں صحابہ کی محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	307
108	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	309
109	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	312
110	توراۃ شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج پاک اور میلاد پاک کا ذکر	319
111	قرآنِ کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	323

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
112	حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	325
113	وقت ولادتِ مصطفیٰ شیطان کا حشر	329
114	میلاد النبی شریف کی خوشی منانے والوں کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں	331
115	مکہ المکرمہ میں محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور انوار و تجلیات کا نزول	335
116	مقام مصطفیٰ فی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	337
117	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	340
118	وقت ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنا مستحسن ہے	343
119	میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منانا امتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے	347
120	ولادت پاک کے ذکر تے وقت ادب سے	350
	کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنا	
121	مقام حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	353
122	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	355
123	محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کا اجر و ثواب	357
124	قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	359
125	عظمت و شان کلمہ طیبہ	362
126	اولیاء اللہ اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	367
127	امت محمدیہ کا مقام	374

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصلوة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبين شفيع المذنبين رحمة اللعالمين امام المرسلين محبوب رب العالمين سيدنا ومولانا محمد ﷺ وعلى اله واصحابه وبارك وسلم

امابعد!

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔ (النساء: ۱۷۴)

ترجمہ: اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں تمام اولاد آدم سے خطاب فرمایا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا قیامت سارے انسانوں سے خطاب فرمایا جارہا ہے اس میں جگہ اور وقت کی کوئی قید نہیں۔ انسان جہاں بھی ہوں جب بھی ہوں سب سے اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ اے لوگو! تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو سرتاپا اللہ تعالیٰ کی معرفت کی دلیل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد ﷺ کو اپنی پہچان بنا کر بھیجا ہے۔ حق کی پہچان دلیل سے ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حق ہے اور حضور اقدس حق کی دلیل ہیں اور حق بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نور ہے تو دلیل بھی نور ہے اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے تو دلیل بھی حاضر و ناظر ہے۔ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو مخلوق کے لیے شفا بنایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کے بالوں سے لے کر قدم پاک کی خاک پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے امراض کی شفا رکھ دی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم کو ایمان والوں کے

لیے باعث شفا اور رحمت بنا دیا ہے اور نبی کریم ﷺ پر پڑھا جانے والا درود شریف بھی ایمان والوں کے لیے ہر امراض کے لیے باعث شفا اور باعث رحمت و برکت بنا دیا ہے۔

قرآن کریم مسلمانوں کا ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے حبیب پاک ﷺ کے تمام اوصاف پاک معجزات پاک اور میلاد پاک کا ذکر فرما کر ایمان والوں کے ایمان کو کامل اور اکمل کر دیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ پوری کائنات کے لیے پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''میں اس کائنات کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا تحفہ آیا ہوں۔'' (مشکوٰۃ شریف)

اور اہل ایمان مومن مسلمانوں (پوری امت مسلمہ) کے لیے تو حضور ﷺ سراپائے رحمت ہیں اور ایمان والے اہل ایمان مومن مسلمان ہی حضور نبی کریم ﷺ کی صفت پاک رحمۃ اللعالمین سے فائدہ اور نفع اٹھا رہے ہیں اور ایمان والوں کی بدولت پوری دنیا کے غیر مسلم لوگ دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور صرف اہل ایمان مومن مسلمان ہی حضور ﷺ جیسی عظیم نعمت عظمیٰ کے ملنے پر اپنے رب کریم عزوجل کا شکر بجالا رہے ہیں اور ہر سال اپنے نبی کریم ﷺ کے ولادت پاک والے دن بارہ (۱۲) ربیع الاول شریف کو شایان شان طریقے سے منا کر رب تعالیٰ کا شکر بجالا رہے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ منانا اللہ تعالیٰ اور نوری ملائکہ کی سنت ہے۔ عید میلاد النبی شریف منانا حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ منانا اولیاء اللہ اور اہل ایمان مومن مسلمانوں کا سب سے زیادہ پسندیدہ تہوار مبارک ہے۔ ہمارے محترم سید فیاض احمد شاہ جو ہمارے تایازاد بھائی الحاج سید عبدالکریم المعروف شاہ دمہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں نے اپنے نانا جان سید المرسلین امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے میلاد کے موضوع پر یہ انتہائی خوبصورت کتاب تحریر کی ہے اور اس خوبصورت کتاب کا نام قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم ﷺ بھی انتہائی خوبصورت ہے۔

سید فیاض احمد شاہ نے اس سے پہلے جتنی بھی کتابیں تحریر کی ہیں وہ سب کی سب اعلیٰ پائے

کی کتب ہیں اور پوری دنیا میں اہل ایمان مومن مسلمان ان کی کتب سے اکتساب حاصل کررہے ہیں۔ ہمیں اپنے عزیز سید فیاض احمد شاہ پر فخر ہے اور ہم اپنے تایازاد بھائی الحاج سید عبدالکریم المعروف شاہ دمہ رحمۃ اللہ علیہ اوران کی اہلیہ محترمہ ومغفورہ رحمۃ اللہ علیہا کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پیچھے ایک ایسا جانشین چھوڑا ہے جو ہمارے خاندان سادات پانی پت (اولاد امام نقی علیہ السلام) کا نام روشن کررہے ہیں۔

قرآن کریم نور ہے اور حضور ﷺ کی آل پاک (اہل بیت اطہار) بھی نور ہے۔خم غدیر کے مبارک مقام پر حضور اقدس ﷺ نے اپنے ساتھ حج ادا کرنے والے لاکھوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نورانی محفل میں ارشادفرمایا کہ میں تم میں دو ثقلین (نورمبارک) چھوڑے، جارہا ہوں اگرتم (میری امت) ان دونوں نوروں کے دامن پاک سے وابستہ رہو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے۔ان میں سے ایک نور کتاب اللہ (قرآن کریم) ہے یہی اللہ تعالیٰ کا رسا ہے اور دوسرا نور میری آل پاک اہل بیت اطہار ہے یہ دونوں (نور) ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی اور یہ دونوں (نور) میرے پاس میرے حوض کوثر پر حاضر ہوجائیں گے اور میرے ہر اس امتی کی سفارش کریں گے جس نے ان کا حق ادا کیا ہوگا۔ (ترمذی شریف)

قرآن کریم اور حضور اقدس ﷺ کی آل پاک اہل بیت اطہار دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں قرآن کریم حضور اقدس کی آل پاک سے اور حضور اقدس کی آل پاک قرآن پاک کے ساتھ جڑی ہوئی (منسلک) ہے۔قرآن کریم حضور ﷺ کی آل پاک کا محافظ ہے اور ان کی عظمت وشان کو بیان کررہا ہے اور حضور اقدس کی آل پاک قرآن کی محافظ ہے اور قرآن کریم کی عظمت وشان کو بیان کررہی ہے اور تاقیامت بیان کرتی رہے گی۔

عزیزم سید فیاض احمد شاہ نے آل رسول اہل بیت اطہار کا حق ادا کرتے ہوئے قرآن کریم میں سے حضور ﷺ کے میلاد پاک والی مبارک وروشن آیات مبارکہ کو لے کر

یہ خوبصورت کتاب قرآن کریم اور میلاد مصطفی ﷺ لکھ کر اپنے نانا جان سید المرسلین ﷺ کی امت کی رہنمائی فرمائی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ سادات کرام (آل رسول) تا قیامت قرآن کریم کی حفاظت کا حق ادا کرتے رہیں گے اور تا قیامت اپنے نانا جان سید المرسلین محمد مصطفی ﷺ کی عظمت و شان کو بیان کرتے رہیں گے۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں التماس ہے کہ ہمارے خاندان سادات پانی پت کے چشم و چراغ سید فیاض احمد شاہ المعروف سید فیاض حسین شاہ دامت برکاتہم العالیہ کی اس خوبصورت کاوش کو اپنی بارگاہ کریمی میں قبول فرماتے ہوئے اس خوبصورت کتاب قرآن کریم اور میلاد مصطفی ﷺ کو اپنے حبیب اور محبوب نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی امت (امت محمدیہ) کے لیے ہدایت کا باعث بنائے۔ان کے لیے باعث برکت، باعث رحمت بنائے اور پوری امت محمدیہ کو گمراہی و ضلالت سے محفوظ فرمائے۔آمین ثم آمین

مخدوم سید عبداللہ امام شاہ

سربراہ خاندان سادات پانی پت

(اولاد پاک امام نقی علیہ السلام)

(حال مقیم بوڈرے اوکس فرانس)

عرضِ لطیف

الحمدلله الذی ھدانا للایمان والاسلام والصلوٰۃ والسلام علی نبینا ورسولنا وحبیبنا سیدنا محمدالمصطفی وعلی اٰلہ واصحابہ النجباء البررۃ التقی امابعد

فقدقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی شان حبیبہ ﷺ مخبرا واٰمرا

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدٗا وَمُبَشِّرٗا وَنَذِيرٗا ۝ لِّتُؤۡمِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكۡرَةٗ وَأَصِيلًا

(الفتح ۹۔۸)

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیحات بیان کرو۔(اللہ کی پاکی بولو)

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک سے دلچسپی اور تعلق ایمان والوں مومن مسلمانوں کو پہلے دن سے رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن کریم کے بعد دین اسلام کا دوسرا بڑا ہدایت کا سرچشمہ اور فیض کا خزانہ سیرت مصطفی ﷺ ہی ہے۔حضور اقدس کی ظاہری حیات طیبہ میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشہ سے دلچسپی اور عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔خلفائے راشدین کے دور خلافت میں اپنے نبی کریم ﷺ کی ذات پاک وصفات پاک میں دلچسپی اور محبت وعقیدت میں بے بہا اضافہ ہوا۔حضور اقدس ﷺ کی ظاہری زندگی میں آپ کا دیدار کرنے والے آپ کی مجالس میں حاضر رہنے والے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے

والے صحابہ کرام اپنے محبوب آقا ومولیٰ محمد مصطفی ﷺ کے تصورات میں گم رہتے تھے اور اپنے محبوب آقا ﷺ کی ایک ایک ادا، ایک ایک سنت کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہوئے ان پر عمل پیرا رہتے تھے۔ دین اسلام میں آنے والے نئے لوگ بے قرار دلوں اور مشتاق نگاہوں سے صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے کہ دیدار مصطفی کے شرف سے سرفراز ہونے والو ہمیں بھی سیرت مصطفی ﷺ وصورت مصطفی کریم ﷺ کے بارے میں آگاہ فرماؤ کہ ہمارا محبوب کیسا تھا۔ آپ کا اخلاق کریمانہ کیسا تھا، آپ کا مسکرانہ کیسا تھا، آپ کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا کیسا تھا۔ صحابہ کرام ان لوگوں کو سامنے بٹھا کر انتہائی محبت وعقیدت کے ساتھ صبر وضبط کا دامن تھام کر اپنے کریم آقا ﷺ کی باتیں بتایا کرتے تھے صحابہ کرام کی زندگی کا مقصد کریم آقا ومولیٰ ﷺ کی سیرت پاک اور آپ کی مجالس کے واقعات ومعجزات کو گھروں میں محافل میں اور مساجد میں بیان کرنا تھا۔ صحابہ کرام کی زندگی کا مشن حضور اقدس ﷺ کی تعظیم وتوقیر کو ہی بیان کرنا تھا۔ صحابہ کرام وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی مکمل تفسیر بن چکے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک سے لے کر ظاہری حیات طیبہ کے آخری لمحے تک حضور اقدس ﷺ کی سیرت پاک روشن چراغ کی مانند نظر آرہی ہے۔ تمام امت محمدیہ کے ہر ہر فرد پر واجب ہے کہ وہ اپنے نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک کا مطالعہ کرکے حضور اقدس ﷺ کی سیرت پاک کو اپنانے اور حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے تاکہ دونوں جہانوں میں عزت سے سرفراز ہوسکیں۔ حضور اقدس ﷺ کی تعظیم وتوقیر امت پر فرض ہے۔ حکم قرآن ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا میلاد پاک ایک ایسا خوبصورت موضوع ہے جس کو حضور اقدس ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کے چچا جان حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے انتہائی محبت اور عقیدت کے ساتھ بیان کرکے پوری امت محمدیہ کے لیے ہدایت و رشد

کے دروازے کھول دیئے پھر سیدنا عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور آپ کے صاحبزادے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی نورانی مجلس میں حضور اقدس کے روبرو حضور اقدس کی محفل میلاد شریف منعقد کر کے پوری امت محمدیہ کی ایسی کامل تربیت فرمادی کہ آج ساڑھے چودہ سو سال گزرنے پر بھی امت محمدیہ کے تمام مومن مسلمان اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک انتہائی جوش وخروش سے منا رہے ہیں اور اس عقیدت ومحبت میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک منانا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی نوری محفل میں ملائکہ کی نوری محفل میں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد پاک کا ذکر فرمایا، پھر انبیاء کرام نے اپنے اپنے ظاہری دور نبوت میں اپنی اپنی امت کے ساتھ حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد پاک کی محافل سجائیں اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کریمانہ کا ذکر فرمایا اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے حضور اقدس کی زبان پاک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک سنا اور پھر اپنے اپنے گھروں میں اپنی آل، اولاد اور عزیز واقارب کے سامنے محفل میلاد مصطفی کریم سجا کر حضور اقدس کا میلاد منایا۔ امت محمدیہ کے تمام اولیاء کاملین نے اپنے اپنے وقت میں اپنے مریدان اور عقیدت مندوں کے ساتھ مل کر محافل میلاد کا اہتمام کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک منایا اور آج ساڑھے چودہ سو سال گزر جانے کے بعد پوری امت محمدیہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منا رہی ہے اور میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوار پوری امت محمدیہ کا سب سے بڑا تہوار بن گیا ہے۔

2009ء میں ولی باکمال نائب مصطفی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر مکتبہ نبویہ میں سفیر فکر رضا عالم باعمل الحاج پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے تو علامہ صاحب نے ہمیں ہماری کتاب قرآن کریم اور مومن دکھاتے ہوئے فرمایا سید صاحب آپ نے جتنی بھی کتابیں لکھی ہیں سب کی

سب ایک سے ایک بڑھ کر ہے مگر آپ نے ابھی تک میلاد مصطفی ﷺ کریم کے موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ ہم نے علامہ فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے وعدہ کیا کہ ان شاء اللہ میں جلد ہی اس بابرکت موضوع پر کتاب لکھوں گا۔ آج الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم ﷺ کی خاص نگاہ کرم اور اپنے آباؤ اجداد سید مستان شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سید نور شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ، پیر معراج شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والد گرامی قدر الحاج سید عبدالکریم المعروف شاہ دمہ رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ سیدہ سردار بیگم رحمۃ اللہ علیہا کی دعاؤں اور اپنے پیر و مرشد سید عبداللہ امام شاہ دامت برکاتہم العالیہ کی تربیت اور دعا کی برکت سے ہم اس قابل ہوئے کہ ہم اپنے نبی کریم سید المرسلین محمد ﷺ کے میلاد پاک پر یہ خوبصورت کتاب لکھ سکے اور اس خوبصورت کتاب کا نام بھی بڑا خوبصورت تجویز کیا قرآن کریم اور میلاد مصطفی ﷺ۔

ہم نے اپنے پیر و مرشد اور اپنے خاندان سادات پانی پت کے سربراہ سید عبداللہ امام شاہ دامت برکاتہم العالیہ جو اس وقت فرانس میں مقیم ہیں کی خدمت میں اپنی اس کتاب قرآن کریم اور میلاد مصطفی ﷺ کو پیش کیا اور منظوری کی استدعا کی، تو فرمانے لگے سبحان اللہ میرے سید زادے نے اپنے نانا جان سید المرسلین خاتم النبین محمد مصطفی ﷺ کے میلاد پاک پر اتنی خوبصورت کتاب لکھی اور خوبصورت کتاب کا نام بھی بڑا خوبصورت تجویز کیا ''قرآن پاک اور میلاد مصطفی کریم ﷺ'' اور بہت خوش ہوئے اور اس کتاب اور اس کے خوبصورت عنوان کی منظوری بھی مرحمت فرمائی اور کامیابی کے لیے خاص دعا بھی فرمائی۔

ہماری اس کتاب قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم ﷺ لکھنے کا مقصد صرف اور صرف امت محمدیہ کی صحیح راہنمائی کرنا ہے اور امت محمدیہ کو شیطان اور اس کی زریت کے مکر و فریب اور وسوسوں سے بچا کر انہیں بدمذہب اور بدعقیدگی کے امراض سے بھی بچانا ہے۔ اس وقت امت محمدیہ پر بڑا سخت وقت آیا ہوا ہے۔ شیطان اور اس کی زریت

یہود و نصاریٰ ہنود مرتدین ومنافقین کے ساتھ مل کر ان کی مدد کے ساتھ امت محمدیہ کے ایمان پر سخت وار کر رہے ہیں ۔اس وقت امت محمدیہ پر فرض ہو گیا ہے کہ وہ کتاب اللہ قرآن کریم کے ساتھ مکمل طور پر منسلک ہو جائیں اور قرآن کریم کے حکم لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا پر مکمل کاربند ہو جائیں اور اس آیت مبارکہ کی مکمل تفسیر بن کر اپنے نبی کریم ﷺ کی تمام صفات پاک، تمام اوصاف کریمانہ پر مکمل ایمان رکھیں اور حضور اقدس ﷺ کی سیرت پاک وصورت پاک کو اپنی زندگی کا کامل حصہ بنالیں تاکہ دین و دنیا میں مکمل کامیابی نصیب ہو جائے اور شیطان اور اس کی ذریت اور ان کے حمایتی کفار و مرتدین ومنافقین کے شر و فتنہ سے محفوظ ہو جائیں اور ان کی چالوں کو بھی ناکام بنادیں۔

سید فیاض احمد المعروف سید فیاض حسین شاہ
سجادہ نشین دربار عالیہ سید نور شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ
رستم پور شریف نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

میلاد پاک (کا مطلب) کی حقیقت

میلاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ ایسی محافل میں ایمان والے مومن مسلمان قرآن کریم اور احادیث مصطفیٰ ﷺ کے عین مطابق اپنے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر خیر کریں اور ولادت پاک کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات کا ذکر کریں پھر اپنے نبی کریم ﷺ کے کمالات و معجزات اور فضائل پاک کا ذکر خیر کریں بیان کرنے والے علماء حق ذکر مصطفیٰ کریم ﷺ کرتے وقت خوشی اور مسرت کا اظہار کریں اور سننے والے ایمان والے مومن مسلمان اپنے نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت سن کر خوشی اور مسرت کا اظہار کریں اور اپنے قلوب و اذہان کو نور ایمان سے منور کریں پھر ان نورانی محافل میں نعت خوان حضرات اپنے نبی کریم ﷺ کی شان کریمی میں نعت شریف اور منقبت شریف پیش کریں اور محفل کے اختتام پر فرشتوں کی سنت ادا کرتے ہوئے تمام شرکائے محفل باادب کھڑے ہو کر اپنے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ کریمی میں درود سلام کا ہدیہ پیش کریں یہ میلاد پاک کی حقیقت ہے اور یہی ایمان ہے جس پر پوری امت محمدیہ تا قیامت قائم و دائم رہے گی اور عزت کی حقدار رہے گی محفل میلاد پاک کے اختتام پر حضور اقدس کی آمد پاک کی خوشی میں کھانا پیش کیا جاتا ہے جس میں ہر امیر و غریب مل کر ایک ہی جگہ پر تناول فرماتے ہیں اور اس طرح ایمان والوں میں آپس میں محبت بڑھتی ہے امن و سکون نصیب ہوتا ہے کدورتیں نفرتیں ختم ہو جاتی ہیں جس گھر جس شہر میں ملک میں محفل میلاد منعقد کی جائے وہاں پورا سال اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے اور وہ جگہ وہ ملک ہر قسم کی زمینی و آسمانی آفات و بلیات سے پورا سال محفوظ رہتا ہے۔

جماعت حق اہل سنت و جماعت جس کی وجہ سے دین اسلام صحیح و حقیقی حالت میں موجود ہے کا عقیدہ ہے کہ ذکر میلاد النبی ﷺ میلاد پاک کی محافل کا انعقاد اور میلاد النبی پر خوشی و مسرت کا اظہار میلاد النبی کے جلوس یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک

کے ساتھ کامل وابستگی اور محبت کا بھرپور اظہار ہے جو ایمان کی حقیقت اور مقصد حیات ہے اور یہ سب امور اللہ تعالیٰ کے احسان عظیم پر اظہار تشکر اور تحدیث نعمت ہیں حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی کرنا اور آپ ﷺ کے محاسن وکمالات ومعجزات کا ذکر کرنا درحقیقت آیت کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تشریح وتفسیر ہے جو اہل ایمان مومنین کے لئے سرمایہ دین ہے اور دونوں جہانوں میں عزت اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

جشنِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

امت محمدیہ کے ولی کامل حضرت شیخ شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ جس وقت مایۂ وجود مسحور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں قرار پایا اور نور محمدی جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے علیحدہ ہو کر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں آیا تو اس وقت اللہ جل شانہٗ نے اپنے قدرت کا عجب جلوہ دیکھایا ایک سے ایک نیا معاملہ ظہور میں آیا وہ مقدس گھڑی جمعۃ المبارک کی رات تھی مظہر معجزات وکرامات تھی ارشاد باری ہوا عالم ملکوت وجبروت میں یہ حکم جاری ہوا کہ آج کی شب سب مقدس مکان معطر ہوں اور اطراف سموات معنبر ہوں مشک وزعفران کی خوشبو بساؤ جابجا جاء نمازیں بچھاؤ سب کے سب مراتب تعظیم بجالاؤ۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس رات کو تمام آسمان وزمین میں یہ بشارت دی گئی تھی کہ وہ نور تخم نہال ظہور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی اصل مادہ نے آج کی رات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم اطہر میں قرار پایا ہے صنعت صانع حقیقی نے عالم ظہور کا نقشہ جمایا ہے خوشخبری ہو آمنہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری ہو آمنہ رضی اللہ عنہا کو۔

خطیب بغدادی سے منقول ہے کہ اس شب کو بنام رضوان داروغۂ فردوس کو حکم ہوا کہ جنت الفردوس کا دروازہ کھول دو زمین وآسمان میں اس خوشخبری کی ندا ہو کہ وہ نور جو پردۂ غیب میں مخزون تھا اور وہ اسرارِ مخفی کہ جو علم الٰہی میں مکنون تھا آج کی رات شکم آمنہ رضی اللہ عنہا میں قرار پاتا ہے عنقریب وہ بشیر ونذیر اہل عالم پر خروج فرماتا ہے الحاصل جب نو مہینے گزر چکے ربیع الاوّل شریف کے مہینے میں بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے روز صبح صادق کے وقت سید المرسلین خاتم النبین پیشوائے اولین وآخرین رحمۃ للعلمین سرورِ انبیاء محبوب الٰہ مقبول بارگاہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم باشوکت واقبال وباجاہ وجلال پیدا ہوئے

جس روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکم آمنہ رضی اللہ عنہا سے ظہور فرمایا زمین وآسمان

میں عجب قدرت الٰہی کا جلوہ نظر آیا تمام روئے زمین پر ایک نور تھا شوکت محمدی کا ظہور تھا ہر مذہب وملت میں جو جو شخص اُمتی اپنی قوم کا عالم اور راہنما تھا ہر ایک اپنی اپنی طرح پر حضور اقدس ﷺ کے تشریف لانے کی خبریں سناتا تھا بحر حسرت وافسوس میں ڈوبا جاتا تھا اہل کتاب اپنی اپنی کتاب سے نجومی ستاروں کے حساب سے کاہن اپنے اپنے ضوابط وآئین سے اور اصحاب فال اپنے اپنے قوانین سے حضور پرنور ﷺ کے ظہور کی خبریں کہا کرتے تھے حسد وعناد کیا کرتے تھے۔

جس وقت زمانہ ظہور پرنور ﷺ کا قریب آیا اکثر علمائے یہود کے دل میں بغض وعناد سمایا کہ افسوس ہے اب سب آدمی اس نبی آخر الزمان پر ایمان لائیں گے اور اسی کی شریعت کے تحت الحکم آجائیں گے کوئی ہماری بات نہ سنے گا اور کوئی ہم کو کسی قطار وشمار میں نہ گنے گا انہی کی تعظیم وتوقیر دلوں میں قرار پائے گی اور انہی کی بات دلوں میں سمائے گی خاص طور سطیع کاہن کہ اس وقت وہ علم کہانت میں مشہور ومعروف تھا اور علم سحر میں بھی موصوف تھا غیب گوئی کو دعویٰ کیا کرتا تھا اور آئندہ (آنے والے وقت) کی خبریں دیا کرتا تھا اس کا یہ قول مشہور تھا اور عوام الناس میں زبان زدنزدیک ودور تھا کہ سطیح یہ کہتا ہے اور یہ خبر دیتا ہے کہ جب نبی آخر الزمان کا ظہور ہوگا دریائے سادہ خشک ہوجائے گا اور دریائے سماوہ جو ہزار برس سے خشک پڑا ہے جاری ہوجائے گا اور جو آتش کدہ فارس کی آگ روشن ہے اور ہزار برس سے شعلہ زن ہے بالکل بجھ جائے گی اور شاہان فارس کی سلطنت منقطع ہوجائے گی اس وقت سطیح کی موت آجائے گی چنانچہ اس طرح پر وقایع ظہور میں آیا کہ جس شب مبارکہ کو حضور اقدس ﷺ نے اس عالم میں ظہور فرمایا اور اپنے نور سے ظلمت کفر وشرک کو دور کیا نوشیرواں کے محل کو ایسا زلزلہ آیا کہ پھٹ گیا اس کے پھٹنے کی ایسی آواز ہیبت ناک ہوئی کہ نوشیرواں کا دل دھڑک گیا اس صدمہ سے شاہی محل کے چودہ کنگرے مسمار ہوگئے جو سورہے تھے بیدار ہوگئے وہ شاہی محل سوگز کا بلند وبالا نہایت مضبوط بنا تھا بہت پائیداری کے ساتھ چونہ وپتھر سے تیار کیا گیا تھا شق

ہوگیا نوشیرواں کا رنگ خوف سے فق ہوگیا نوشیرواں یہ حادثہ دیکھ کر بہت گھبرایا وزیرں امیروں کومشورہ کے لئے بلایا انجام کار بعد مشورہ کے عبدالمسیح کو اسی سطیح کاہن کے پاس بھیجا کہ سطیح پر یہ حادثہ اظہار کرو اور اس حادثہ کی تعبیر وسبب دریافت کرو۔

جس وقت عبدالمسیح سطیح کاہن کے پاس آیا سطیح بیمار تھا نشت وبرخاست سے لاچار تھا شدت مرض سے دم شماری تھی حالت بے قراری تھی سطیح نے عبدالمسیح سے سب سب واقعات کو سماعت کیا اور جواب دیا کہ نبی آخرالزمان کا ظہور ہوگیا ہے اور سطیح کا اسباب حیات دور ہوا اور یہ کہہ کر وہ اسی وقت مرگیا اس جہان فانی سے کوچ کرگیا

بحوالہ انوار محمدیہ امداد اللہ مہاجر العظیم فی میلاد النبی الکریم

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کا مطلب حضور اقدس کے اوصاف پاک کو بیان کرنا ہے حضور اقدس کے معجزات پاک کو بیان کرنا ہے حضور اقدس کی تعریف وتوصیف کو بیان کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بلد اپنے حبیب پاک محمد رسول ﷺ کے میلاد پاک کا بیان فرمایا ہے تا کہ تا قیامت امت محمدیہ کے تمام اہل ایمان مومنین اللہ تعالیٰ کی سنت اور قرآن کریم کے احکامات کی روشنی میں اپنے حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد پاک مکمل جوش وخروش اور عقیدت ومحبت کے ساتھ مناتے رہیں

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور آیت نمبر 35 میں میلاد پاک مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر فرمایا ہے۔

اَللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی جیسا چمکتا

نور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے اور "مثل نورہٖ" میں اس نور سے مراد سیدالکائنات افضل الموجودات نبی رحمت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریفی ہے جو کہ آپ ﷺ کی عظمت نور کی شاہد ہے۔

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مجلس مین جلیل القدر تابعی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ تشریف فرماتھے حضرت کعب احبار توراۃ کے بڑے عالم بھی تھے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت پاک کے معنیٰ بیان کروتو حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کی مثال

بیان فرمائی ہے روشن دان طاق تو حضور اقدس ﷺ کا سینہ مبارک ہے اور فانوس حضور اقدس ﷺ کا قلب مبارک اور چراغ نبوت مصطفوی ہے کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی واضافت اس مرتبہ کمال ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جائے۔

سیرت نگاروں غلامان مصطفیٰ نے کیا خوبصورت ترجمہ کیا ہے فرماتے ہیں

نوری شمع جو ہے وہ دل اقدس ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا فانوس چمن جس میں نوری شمع روشن ہے وہ سینہ فیض گنجینہ ہے سرکار مدینہ کا طاق جس میں فانوس رکھا ہے وہ سراپائے جسم اطہر ہے اللہ کے پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ کا

اور ولیٔ کامل شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوبصورت نعت لکھی ہے اس آیت مبارکہ کے حوالہ فرماتے ہیں

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زُجاجہ نور کا
تری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
ک گیسوؤ دہن، ی ابرو، آنکھیں ع ص
کھٰیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا
ذَرے مہر قُدس تک تیرے توسُّط سے گئے
حدِ اوسط نے کیا صُغری سے کبریٰ نُور کا

ولی باکمال مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نور العرفان میں اسی آیت مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ آسمانوں کا زمین کا موجد (بنانے والا) ہے اللہ کا وجود نور ہے اور اللہ کے نور سے مراد حضور محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں ورنہ رب کی مثال نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ اس کی مثال کوئی چیز نہیں لہذا معلوم ہوا کہ حضور اقدس اللہ کا نور ہیں یا یہ کہو کہ

اللہ کا جمال نور ہے اور حضور اقدس اس نور کی چمنی ہیں اگر لیمپ پر سبز چمنی ہو تو گھر کے ہر گوشہ میں جہاں لیمپ کا نور پہنچے گا وہاں چمنی کا رنگ بھی پہنچے گا اس طرح تمام جہان میں نور اللہ کا ہے اور رنگ رسول اللہ ﷺ کا ہے اس آیت کی تفسیر سے مسئلہ حاضر و ناظر بھی واضح ہوا کہ جہاں اللہ کا نور ہے وہاں حضور اقدس کا رنگ ہے۔۔

اس آیت مبارکہ کے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا نُورٌ عَلٰی نُورٍ نور پر نور ہے یعنی حضور اقدس کا سینہ مبارک تو طاق ہے اور حضور اقدس کا دل مبارک فانوس اور حضور اقدس کی نبوت جو درخت وحی سے روشن ہے وہ نور پر نور ہے یعنی حضور اقدس خود بھی نور ہیں اور نبوت وقرآن کا اترنا نور پر نور آنا ہے۔

(بحوالہ تفسیر خزائن العرفان)

سفر نور مصطفیٰ فی ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اپنے حبیب پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کا تاج پیشانی آدم میں رکھ کر اُن کی سجاوٹ کی پھر فرشتوں سے سجدہ کروایا اس کے بعد آدم علیہ السلام جنت کے باغوں میں سیر کیا کرتے تھے جنت کی نعمتیں کھاتے پیتے تھے ایک حضرت آدم کو اپنی پیشانی میں کوئی چیز تسبیح الٰہی کرتی سنائی دی حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! یہ کیا چیز ہے جو میری پیشانی میں تیرا ذکر کررہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! یہ تمہاری اولاد میں سب سے بہترین اور بہترین فرزند ہیں ان کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے آج تم میرے سامنے عہد کرو کہ یہ تمہاری اولاد کے ان اصلاب وارحام میں سے گزریں گے جو طاہر ہوں گی جو پاکیزہ ہوں گی اور یہ ہمیشہ ہماری نگاہ میں ہوں گے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء آیت نمبر 218 تا 219 میں اسی بات کا ذکر بھی فرمادیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الَّذِی یَرٰاکَ حِینَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰاجِدِینَ ○

اللہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں دورے کو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب آپ کا نور حضرت آدم علیہ السلام سے لے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پاک پشتوں میں پاک شکموں میں گردش کررہا تھا ہم دیکھتے تھے جب آپ کے آباؤ اجداد میرے حضور نماز ادا کرتے تھے سجدے کرتے تھے آپ کا نور اُن کی پشتوں میں نسل در نسل سفر کررہا تھا سب ہماری نگاہ میں تھا ہم آپ کو دیکھ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم وحوا کو جنت سے زمین پر اتارا تو یہ نور پاک آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی پر نور کا ایک دائرہ ظاہر ہونے لگا یہ دائرہ آفتاب کی طرح چمکتا اور کبھی چودھویں۔ کے چاند کی طرح دمکتا تھا ایک وقت آیا کہ

جب اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ کریم کو پاک اصلاب سے پاک ارحام کی طرف منتقل کرنا چاہا تو یہ نور مصطفیٰ صلب آدم سے رحم حوا میں منتقل ہوا تو حضرت حوا کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہو گیا اور یہ حسن روز بروز بڑھتا جاتا تھا اس زمانے میں کائنات ارض کے تمام وحوش وطیور بھی حضرت حوا کے حسن و جمال سے متاثر ہوئے پھر حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو شیث علیہ السلام کی پیدائیش کی بشارتیں ملنے لگیں۔

جب حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ کو حجاب شیث میں مستور کر دیا تھا نور مصطفوی کی برکت سے ابلیس لعین حضرت شیث علیہ السلام سے پانچ سو سال کے فاصلہ پر دور رہتا تھا حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش سے بالغ ہونے تک ملائکہ کے درمیان ہر روز ایک فرشتہ منادی کرتا تھا اور کہتا اے آسمان! تمہیں مبارک ہو تمہیں بشارت ہو کہ نور مصطفیٰ تیرے سائبان کے نیچے جگمگا رہا ہے حضرت شیث جوان ہوئے تو نور مصطفیٰ ان کی پیشانی میں نمایاں تھا ایک دن حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا بیٹا! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تم سے ایک عہد لوں اور اس عہد پر فرشتوں کو گواہ بناؤں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو 70 ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اس نورانی تقریب میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک سبز ریشم کا ٹکڑا لے کر آئے جنت سے ایک قلم منگوایا گیا اور نور کی روشنائی سے ایک عہد نامہ لکھا گیا اس پر ملائکہ کی گواہی ڈالی گئی اور اس ریشمی کپڑے کو لپیٹ دیا گیا اور ایک تابوت میں محفوظ کر کے رکھ دیا گیا حضرت شیث علیہ السلام کو دو چادریں جو سرخ اور سفید تھیں پہنائی گئی۔

حضرت شیث علیہ السلام سے یہ نور مصطفیٰ حضرت اخنوخ (ادریس علیہ السلام) تک پہنچا یہ نور ماں سے جدا ہوا تو حضرت ادریس علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ افروز ہوا تو ان سے عہد لیا گیا کہ اس نور پاک مصطفیٰ کریم کی حفاظت کی جائے اور پاک اصلاب سے ہمیشہ پاک ارحام کی طرف منتقل کی جائے پھر وہ نور مصطفیٰ پاک اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی سفر

کرتا رہا اور وہ نور مصطفےٰ کریم حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچا۔

نور مصطفےٰ کریم کی برکت سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اور اس میں سوار تمام مومنین ومومنات طوفان نوح سے محفوظ رہے اور کشتی خیریت سے جودی پہاڑ پر جا ٹھہری حضرت نوح علیہ السلام سے وہ نور مصطفےٰ حضرت سام تک آیا حضرت نوح علیہ السلام نے نور مصطفےٰ کریم کی شعائیں حضرت سام کے چہرہ پاک پر دیکھیں تو وہ تابوت حضرت سام کے حوالے کیا گیا یہ تابوت موتی سے بھی زیادہ درخشاں تھا اس کے دروازے بند تھے اور ایک سرخ سونے کی زنجیر سے جکڑے ہوئے تھے دونوں کنارے ذمرد سے مہر زدہ تھے وہ عہد نامہ اس تابوت میں امانت رکھا ہوا تھا یہ تابوت نسل در نسل چلتا ہوا حضرت ہود علیہ السلام تک پہنچا اور نور مصطفوی حضرت ہود علیہ السلام کی پیشانی میں چمکنے لگا حضرت ہود علیہ السلام بڑے ہوئے تو ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ ہود کے ہاتھوں بت پاش پاش ہوں گے اور فسق وفجور مٹ جائے گا اور کفر وشرک کا خاتمہ ہوجائے گا یہ نور مصطفوی آخر کار (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے مقدر کا سکندر بنا اور ابراہیم علیہ السلام کی آمد کے ساتھ ساتھ نور مصطفےٰ کا ایک علم مشرق میں نصب کیا گیا اور دوسرا مغرب میں نصب کیا گیا ان دو نورانی علموں کی برکت سے کائنات ارض کا گوشہ گوشہ نور سے چمک اٹھا لوگوں نے زمین وآسمان کے درمیان نور کے دوستون دیکھے تمام ملائکہ ان ستونوں کو دیکھ کر اللہ کا ذکر کرتے اور ذوق ووجد میں محو تھے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کی یاالٰہی! یہ کیسا نور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میں تمہاری اولاد میں سے ایک ایسا رسول پیدا کروں گا جس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ ہمارا حبیب ہوگا وہ میری تمام مخلوق سے بلند مرتبہ ہوگا میں نے اس کی پیدائش سے پہلے ہی اسے تمام فرشتوں کے سامنے جلوہ گر کیا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس صورت حال سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کیا

انہیں انتظار تھا کہ نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ملے مگر انہی دنوں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا امید سے ہوگئیں اور یہ نور مصطفوی ان کے پاکیزہ رحم میں منتقل ہوگیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اس پر حضرت سارہ کو بہت غم ہوا اور رشک کرنے لگیں اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ کی تسلی کے لئے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت دی یہ بشارت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان پاک سے دی گئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا اس وقت آپ کے چھ بیٹے تھے حضرت آدم علیہ السلام کا تابوت منگوایا گیا اس کو کھولا گیا اور تمام بیٹوں سے فرمایا کہ اس تابوت میں دیکھیں اس تابوت میں اتنے خانے موجود تھے جتنے انبیا کرام ہیں تمام خانوں کے آخیر میں ایک خانہ تھا اور یہ مقام نبی آخرالزماں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا یہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا اور اس میں حضور اقدس کا چہرہ انور چاند کی طرح دکھائی دیتا تھا آپ نماز پڑھتے نظر آئے دائیں ہاتھ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے حضرت ابوبکر صدیق کی پیشانی مبارک پر لکھا ہوا نظر آیا کہ یہ اولین شخص ہے جو حضور اقدس پر ایمان لائے گا آپ کے بائیں ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آئے ان کی پیشانی پر لکھا تھا یہ مضبوط ارادے کا انسان ہے یہ جب حضور اقدس پر ایمان لائے گا تو دنیا کی کوئی قوت اس کے ارادے کو جھکا نہ سکے گی حضور اقدس کے پیچھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نظر آئے جن کی پیشانی پر لکھا تھا یہ تمام انسانوں سے نیک انسان ہیں حضور اقدس کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم دکھائی دیئے جن کی پیشانی پاک پر لکھا تھا کہ یہ حضور اقدس کے چچا زاد بھائی اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کے موید ہوں گے ان کے چاروں اولوالعزم اصحابہ کے علاوہ حضور اقدس کے اردگرد اصحابہ کرام کا ایک مجمع دکھائی دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں نے دیکھا تو معلوم کرلیا کہ حضور اقدس حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی نورانی مجلس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مبارک باددی اور فرمایا کہ میں تم سے یہ وعدہ لیتا ہوں یہی وعدہ

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے تمام بیٹوں سے لیا تھا اور تم نے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری لینی ہے اور عہد کرنا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام اسی عہد پر قائم تھے

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حارث کی بیٹی سے شادی کی اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جن کا نام قیدار رکھا گیا نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں منتقل ہو گیا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے انہیں بھی اس عہد پر قائم رہنے کی وصیت فرمائی اور تابوت اس کے حوالے کر دیا قیدار کا عقیدہ تھا کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں پاکیزہ عورتیں میسّر آئی ہیں چنانچہ قیدار نے حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے اسی عورتوں سے شادی کی اور بائیس سال ان کے ساتھ رہا مگر کوئی عورت حاملہ نہ ہو سکی حکم الٰہیٰ ہی نہ تھا پھر ایک دن قیدار شکار سے لوٹ رہے تھے وحوش وطیور اور دوسرے جانور ان کے ارد گرد منڈلا رہے تھے تو ایک جانور نے نہایت فصیح زبان سے کہا اے قیدار! تمہاری عمر ختم ہونے والی ہے اور تم ابھی تک شکار گردی اور لہولعب میں پڑے ہوئے ہو کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لے لئے کوئی قدم اُٹھاؤ۔

قیدار گھر پہنچے تو اس گفتگو سے بڑے متفکر تھے قسم کھائی کہ جب تک یہ عقدہ حل نہ ہو نہ کھانا کھاؤں گا نہ پانی پیوں گا وہ ایک دن صحرا میں بیٹھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو ہواؤں پر حکمران تھا یہ فرشتہ انسانی شکل میں قیدار کے پاس آیا قیدار نے اس سے خوبصورت شخص اپنی زندگی میں نہ دیکھا اس نے قیدار کو سلام کیا اور پاس ہی بیٹھ گیا اور کہنے لگا اے قیدار! تم نے بہت سا مال ومتاع اور کئی شہر اپنے قبضہ میں کر لئے میں اگر تم اللہ کی راہ میں قربانی پیش کرو تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کس عورت سے نکاح کرو جو تمہارے لئے اولاد مہیا کر سکے یہ بات کہتے ہی فرشتہ اڑنے لگا اور نظروں سے سے اوجھل ہو گیا قیدار اپنے گھر آئے ان کے پاس بہت سی بھیڑ بکریاں تھی اونٹوں کی قطاریں تھیں ہزاروں مویشی تھے چنانچہ قیدار نے سات ہزار جانور قربانی کے لئے تیار کئے وہ ایک ایک جانور قربان کرتے جاتے سرخ آگ کا شعلہ آتا اور قربانی کے جانور کو آسمان کی طرف اٹھا لے جاتا وہ

قربانی کرتے گئے حتیٰ کہ آسمان سے ندا آئی تمہاری قربانی قبول ہے اور تمہاری دعا اللہ نے قبول کر لی ہے اب یہاں سے اٹھو فلاں درخت کے سایہ میں آرام کرو اور خواب میں جو کچھ نظر آئے اس پر عمل کرو خواب میں کسی نے کہا کہ عرب کی کسی ایسی لڑکی سے شادی کرو جس کا نام غافرہ ہو۔

قیدار نیند سے بڑے ہشاش بشاش اُٹھے وہ اپنی اسی بیوی کی تلاش میں عرب کے شہر جرشیم تک پہنچے چنانچہ انہیں ایک ایسی لڑکی ملی جو بنو زہیر عامر میں سے تھی یہ قبیلہ قحطان کی اولاد میں سے تھا انہوں نے غافرہ سے نکاح کیا اور اسے اپنے وطن لے آئے جونہی غافرہ حاملہ ہوئی تو قیدار کے چہرے کا نور غافرہ کے بطن سے روشن ہونے لگا قیدار اس صورتحال سے بے حد خوش تھے حضرت آدم علیہ السلام کا تابوت قیدار کے قبضہ میں تھا مگر حضرت اسحاق کے بیٹے اس تابوت کا مطالبہ کرتے تھے وہ کہتے جب تمہیں نور مصطفوی مل گیا ہے تو اب تابوت ہمیں دے دو مگر قیدار نے کہا اس تابوت کی حفاظت کی ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے۔

قیدار نے ایک دن اس مقدس تابوت کو کھولنا چاہا مگر وہ ان سے نہ کھل سکا انہوں نے بڑی کوشش کی مگر بے سود آخر آسمان سے ایک آواز آئی قیدار اسے نہ کھولو اس تابوت کو اللہ کے نبی کے بغیر کوئی نہیں کھول سکتا چونکہ تم نبی نہیں ہو لہذا اس تابوت کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے حوالے کر دو قیدار نے اپنی بیوی غافرہ سے کہا کہ میں کنعان جا رہا ہوں میری نصیحت یاد رکھنا اگر بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام جمیل رکھنا مجھے امید ہے ہمیں اللہ تعالیٰ بڑا سعادت منداور نیک بیٹا دے گا۔

قیدار نے تابوت اُٹھایا اور کنعان کی روانہ ہو گئے حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان میں رہتے تھے جب قیدار کنعان کے نزدیک پہنچے تو تابوت سے آواز آئی جسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنا اور اپنے بیٹوں سے کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہو رہا ہے قیدار آ رہا ہے اور تابوت لا رہا ہے اٹھو باہر نکل ان کا استقبال کرو حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کے ساتھ

باہر تشریف لائے تو دیکھا قیدار آرہے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھتے ہی فرمایا قیدار تمہیں کیا ہو گیا ہے اتنے کمزور اور لاغر ہو گئے ہو کہ پہچانے نہیں جاتے کیا تم بیمار ہو؟ قیدار کہنے لگے یا نبی اللہ! میں بیمار تو نہیں البتہ نور محمدی مجھ سے آگے منتقل ہو گیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت کیا کیا آل اسحاق میں نور محمدی منتقل ہوا ہے قیدار نے بتایا نہیں بلکہ یہ نور غافرہ نامی عرب النسل لڑکی جو میری بیوی ہے کے ہاں منتقل ہوا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ غافرہ کے ہاں آج رات ایک بیٹا پیدا ہو گا چنانچہ بیٹا پیدا ہوا قیدار نے کہا یا نبی اللہ! آج کے بعد آپ سرزمین شام کے مالک ہوں گے اور میرا یہ بیٹا یہاں سے جا کر حرم کعبہ شریف کا مالک ہو گا قیدار نے اسی دن تابوت حضرت یعقوب علیہ السلام کے حوالے کر دیا اور خود عرب میں واپس لوٹ آئے۔

قیدار نے واپسی سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام سے پوچھا یا نبی اللہ! آپ کو ان تمام حالات مستقبل کا کیسے علم ہو گیا تو یعقوب علیہ السلام نے بتایا کہ آج رات آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیئے گئے تھے زمین و آسمان کی وسعتوں میں ہر طرف نور ہی نور دکھائی دیا آسمان سے فرشتوں کی جماعتیں اترتی نظر آئیں ان کے پروں پر رحمت اور برکات کی صدائیں تھیں میں سمجھ گیا کہ آج نور محمدی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہے۔

قیدار گھر واپس آئے تو غافرہ کی گود میں ایک خوبصورت بچہ دیکھا تو انہوں نے اس کا نام جمیل رکھا نور مصطفےٰ اس بچے کی پیشانی کی میں جگمگاتا دکھائی دیا جمیل جب بالغ ہوئے تو قیدار اپنی بیوی غافرہ اور بیٹے جمیل کو لے مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کر گئے اور مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہو گئے ایک دن دونوں باپ بیٹا کوہ شبیر پر موجود تھے کہ ملک الموت انسانی شکل میں آئے اور قیدار سے کہا کہ میں آپ سے رازداری کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں قیدار نے اپنا کان عزرائیل علیہ السلام کے منہ سے لگا دیا ملک الموت نے کان کے راستہ سے ان کی روح کو قبض کر لیا اور قیدار وہیں زمین پر آگرے جمیل کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگا کہ اے بندہ خدا تم نے میرے باپ کو مار دیا ہے ملک الموت کہنے لگے ذرا آگے آکر

دیکھو تو سہی کے تمہارے والد زندہ ہیں یا مرد جمیل نے آگے بڑھ کر دیکھا تو قیدار فوت ہو چکے تھے اور ملک الموت آنکھوں سے غائب ہو چکے تھے جمیل سمجھ گئے کہ یہ ملک الموت تھے چند لمحوں کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے تجہیز و تکفین کی اور کوہ شبیر پر دفن کر دیئے گئے۔

قیدار کی وفات کے بعد جمیل نے اپنے والد کی مسند سنبھالی جمیل جوان ہوئے بلوغت میں قدم رکھا اور شادی کی اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا دیا جس کا نام مہد تھا نور مصطفےٰ مہد کی پیشانی کا تاج بنا یہ لڑکا بڑا ہو کر بڑا بہادر نکلا اپنے دشمنوں کو زیر کرتا گیا اللہ تعالیٰ نے ہر میدان ہر محاذ پر ان کو فتح و کامرانی سے نوازا اللہ تعالیٰ نے مہد کو ایک بیٹا دیا جس کا نام نزار رکھا گیا یہ نزار آل عرب کا اولین فرد کہلایا نور مصطفوی ان کی پیشانی پر روشن تھا ان کی نسبت سے حضور اقدس کا ایک صفاتی نام نزاری بھی ہے نزار نام بہت مشہور ہوا اور مشہوری کی وجہ یہ بنی کہ جب اُن کے والد محترم نے دیکھا کہ نور مصطفےٰ کریم ﷺ اس بچے کے اندر موجود ہے تو انہوں نے قربانی نذر کی نذر عربی زبان میں تھوڑی چیز کو کہتے ہیں جمیل اس قربانی کو تھوڑی سی (نزار) قربانی کہا کرتے تھے۔

نزار کو اللہ تعالیٰ نے ایک خوبصورت بیٹے سے نوازا جس کا نام مضر رکھا گیا یہ بڑا صاحب جمال لڑکا تھا اسے جو دیکھتا فدا ہو جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد مصطفےٰ ﷺ کا نور پاک مضر کی پیشانی میں منتقل فرما دیا تھا مضر اکثر اوقات اپنے جسم میں سے حضور اقدس ﷺ کی تسبیح و تکبیر سنا کرتے تھے۔

مضر جوان ہوئے اُن کی شادی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام مدرک تھا وہ بڑا صاحب ادراک نوجوان تھا اور نور مصطفےٰ ﷺ ان میں چمکتا نظر آتا تھا انہوں نے اپنے زمانہ میں عزوشرف پایا تھا ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جن کا نام خریم تھا پھر خریم کا بیٹا کنانہ پیدا ہوا اور کنانہ کا بیٹا نضر تھا یہ سب خوش قسمت حضرات نور مصطفوی کے وارث تھے نضر کو قریش کے لقب سے پکارا جانے لگا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ

تمام لوگوں پر غالب نظر آتا تھا نور مصطفوی ان کی پیشانی پر روشن تھا۔

اب اس قریش کی نسل پاک سے جو بھی پیدا ہوا اسے قریشی کہا جانے لگا قریش نے ایک رات خواب دیکھا کہ اس کی لھنیت سے ایک درخت پیدا ہوا ہے جو سرسبز بھی ہے اور بلند قامت بھی ہے اس کی شاخیں آسمان کو چھو رہی ہیں اور ان سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں لوگوں کے ہجوم اس درخت پر ٹوٹ پڑے ہیں وہ بیدار ہوئے تو خواب کی تعبیر کے لئے کاہنوں سے پوچھا انہوں بتلایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے نوازا ہے یہ شرف وقدر کسی دوسرے کے حصہ میں آئی لوگ تمہاری اولاد سے فیض حاصل کریں گے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسے حسب سے نوازا ہے کہ دنیا بھر کے لوگ اس مقام کو نہیں پہنچیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اے ملائکہ! کائنات ارض میں سیر کرو اور مجھے اطلاع دو کہ آج اولاد آدم میں کون مشرف ومحترم انسان ہے فرشتوں نے پوری زمین کی سیر کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا الٰہی! ویسے تو تیرے لاکھوں بندے تیری یاد میں مصروف ہیں مگر عرب کی سرزمین میں اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک ایسا فرد ہے جس سے نور کی شعاعیں برآمد ہوتی ہیں وہ تیری یاد میں منفرد ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ملائکہ گواہ رہنا اس میں میرے محبوب پاک کا نور ہے۔

قریش سے یہ نور مصطفےٰ مالک کو ملا مالک کو مالک اس لئے کہا جاتا تھا کہ وہ پہلے شخص تھے جو تمام عرب کے مالک بنے نور مصطفےٰ مالک کی پیشانی میں آیا پھر ان کے بیٹے فہر کے نصیب میں آیا فہر کا بیٹا غالب اور غالب کا بیٹا لوی تھے لوی کا بیٹا کعب اور کعب کا بیٹا مرہ اور مرہ کا بیٹا کلاب اور کلاب کا بیٹا قصیٰ تھے یہ تمام خوش نصیب حضرات حضور اقدس کے آباؤ اجداد تھے اور نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین تھے قصیٰ کو اس نام سے اس لئے پکارا گیا کہ انہوں نے تمام اقصیٰ وادنیٰ بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں مکہ مکرمہ میں آباد کیا عربوں نے ان لوگوں کو اپنا مقتدا تسلیم کیا یہ لوگ ہمیشہ توحید پر قائم رہے اور ہمیشہ حق کی پیروی کرتے اور

باطل کے خلاف لڑتے رہے۔

اسی قصیٰ کا ایک بیٹا تھا جن کا نام مناف تھا ان کے ہاتھ میں نزار کا علم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کمان اور ثقایہ حجاج کا عہدہ تھا انہی مناف کا بیٹا ہاشم تھا ہاشم کو ہاشم اس لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے عرب کے قحط کے زمانے میں عام لوگوں کو نان ثرید دیا تھا یہ ثرید ایک ہی برتن میں رکھ کر کھایا جاتا تھا تا کہ زیادہ کھانے والے اور تھوڑا کھانے والے میں امتیاز نہ ہوسکتا اور اسی طرح ہر ایک کی پردہ داری رہتی کہا جاتا ہے کہ سب سے اولین میزبان جس نے مہمانوں کو ثرید دیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور سب سے پہلے شخص جنہوں نے ثرید میں روٹی بگھو کر کھائی وہ ہاشم تھے عرب کے لوگ قحط کی تکلیف میں مبتلا تھے اور ہاشم ان کو ثرید کھلایا کرتے تھے۔

نور مصطفیٰ ہاشم کی پیشانی میں جلوہ گر تھا جہاں جاتے لوگوں کی گردنیں جھک جاتیں جو شخص آپ کو دیکھ لیتا دیکھتا ہی چلا جاتا روم کے بادشاہ قیصر روم کو معلوم ہوا تو اس نے اپنی بیٹی ہاشم کے نکاح میں دینے کی التجا کی کیونکہ اس نے انجیل میں پڑھا تھا کہ ہاشم کی پیشانی میں نور مصطفیٰ نبی آخر الزماں ﷺ امانت ہوگا مگر اس کی یہ التجا کو ہاشم نے قبول نہ کیا ہاشم نے خواب میں دیکھا کہ عمر بن زید کی بیٹی سلمیٰ ان کے نکاح میں آئے گی چنانچہ ہاشم نے سلمیٰ بنت عمر بن زید سے نکاح کیا تو ان سے حضرت عبدالمطلب (حضور اقدس کے دادا جان) پیدا ہوئے ان کا نام شیبۃ الحمد رکھا گیا

حضرت عبدالمطلب نام رکھنے کی وجہ یہ بنی جب عبد مناف کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے ہاشم کو اپنا قائم مقام بنا کر سارے عرب کی سرداری دے دی جن دنوں ہاشم دنیا سے رخصت ہوئے تو عبدالمطلب ابھی نوعمر تھے ان کے بڑے بھائی مطلب بن عبد مناف وقتی طور پر ہاشم کی جگہ کاروباری امور کے نگران مقرر ہوئے حضرت عبدالمطلب کے ننہال مدینہ منورہ سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ عبدالمطلب کو ان کی والدہ مدینہ منورہ لے گئیں مطلب بوڑھے ہوئے تو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ گئے تا کہ

ہاشم کے بیٹے کو ان کا حق دیا کیونکہ نور مصطفیٰ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں روشن تھا
عبدالمطلب ابھی مدینہ طیبہ کے بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے مطلب نے آپ کو بلایا اور
مکہ مکرمہ جانے پر آمادہ کیا تاکہ وہ اپنے والد کا مقام سنبھالے اور شرف و احترام کے
مقامات اور عہدہ پر فائز ہوں عبدالمطلب نے یہ بات قبول کر لی مگر یہ تمام باتیں اپنی ننہال
سے پوشیدہ رکھیں چنانچہ مطلب عبدالمطلب کو لے کر مدینہ منورہ سے مکہ روانہ ہوئے مکہ
مکرمہ کے لوگوں نے اس بچے کو دیکھا جس کی پیشانی میں نور مصطفیٰ روشن تھا خوشدلی کے
ساتھ استقبال کیا مطلب اس وقت ایک اونٹ پر سوار تھے عبدالمطلب ابھی بچے تھے
لوگوں نے مشہور کر دیا کہ یہ مطلب کے بیٹے یا غلام ہیں اس سے آپ کا نام عبدالمطلب
مشہور ہو گیا۔

حضرت عبدالمطلب ابھی بچے ہی تھے کہ ایک حجرے میں سوئے ہوئے تھے
خواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعت محال سے نوازا روایت میں ہے کہ ہاشم نے اپنی
وفات کے وقت اپنے بیٹے عبدالمطلب کو بلایا اور کہا بیٹا! بنی انضر عبد قیس عبد شمس مخزوم فہر
لوی اور غالب کو بلاؤ وہ تمام قبائل اکھٹے ہوئے تو ان لوگوں سے ہاشم نے عبدالمطلب کی
رفاقت کا عہد لیا حضرت عبدالمطلب پچیس سال کی عمر کو پہنچے تو سارے عرب میں آپ کا
مدمقابل کوئی نہ تھا قوت و شجاعت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے آپ کے بدن سے کستوری
کی خوشبو آتی تھی جو شخص چند لمحے پاس کھڑا ہو جاتا مسحور ہو جاتا آپ کی پیشانی سے
نور مصطفیٰ کی کرنیں جھلکتیں تھی۔

مطلب نے عبدالمطلب کی روشن پیشانی کو دیکھا تو تمام قریش کو جمع کیا اور کہا
اے معاشر قریش! آپ لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور وارث ہیں اللہ تعالیٰ نے
تم لوگوں کو برگزیدہ فرمایا ہے تمہیں حرم پاک میں جگہ دی اور اپنے پاک گھر کا مجاور اور
پاسبان بنایا ہے میں آج تمہارا سردار اور رئیس ہوں میں آج علم نزار کمان اسماعیل سقایہ
حجاج اور بیت اللہ کی کنجی عبدالمطلب کے سپرد کر رہا ہوں تم لوگ اس کے مطیع اور سمیع ہو گے

اس کے حکم کے ماتحت کام کرو گے سب نے کہا ہمیں منظور ہے پھر تمام لوگوں نے اُٹھ کر حضرت عبدالمطلب کے سر کو بوسہ دیا زر و سیم نچھاور کیئے اس دن کے بعد سارا قریش آپ کے زیر فرمان ہو گیا آپ دنیاوی اور مذہبی دونوں طرح عرب کے لوگوں کے لئے خیر و برکت کا منبع تھے جب ان پر کوئی مصیبت آتی قحط پڑ جاتا یا اور کوئی حادثہ درپیش ہوتا تو آپ کا ہاتھ پکڑتے کوہ شبیر پر آتے اور آپ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرتے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ کے نور پاک کی برکت سے ان کی سختیاں ختم کر دیتا قحط کو خوشحالی میں تبدیل کر دیتا اور ان کی تمام مصیبتیں ٹل جاتیں۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت عمرو سے نکاح کیا جن سے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ امیمہ، بہرہ، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول ﷺ کا نور پاک منتقل فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اُن کا نکاح سیدہ آمنہ بنت وہب سے رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا اور اللہ تعالیٰ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو وہ نور عطا فرمایا کہ جو دنیا بھر میں کسی عورت کی قسمت میں نہیں تھا نور مصطفےٰ بطن آمنہ میں جلوہ گر ہوا اور ۱۲ ربیع الاول شریف بروز 22 اپریل 571 عیسوی صبح صادق کے وقت نورٌ علیٰ نور محمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اور دنیا پر سے کفر کے اندھیرے چھٹ گئے اور ہر سو سویرا ہی سویرا ہو گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان پاک سے اپنا شجرہ نسب بیان فرمایا ہے حضور اقدس ﷺ نے اصحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ میرا شجرہ نسب یوں ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادو بن الیسمع بن سلانان بن نبت بن جمیل بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام۔

بحوالہ شرف النبی ﷺ از امام علامہ ابوسعید عبدالملک بن عثمان نیشاپوری، 407-456 ہجری

حدیث جابر رضی اللہ عنہ اور ذکر تخلیق نور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امت محمدیہ ﷺ کے ولی باکمال حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف تلقیح الفہوم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ مشہور ومعروف حدیث پاک کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عبدالرزاق معمر سے وہ ابن منکدر سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سوال پیش کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس میں سے ہر خیر کو پیدا کیا اور ہر شئے کو اس کے بعد پیدا کیا اور جب اس نور کو پیدا کیا تو اسے اپنے سامنے مقام قرب میں بارہ ہزار سال قائم کیا پھر اسے چار حصوں میں تقسیم کیا تو ایک حصے سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا ایک حصے سے حاملین عرش فرشتوں کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے کرسی کے خازنوں (جنہوں نے اللہ کی کرسی کو اُٹھا رکھا ہے) کو پیدا کیا اور پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت میں بارہ ہزار سال رکھا پھر اسے چار حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ سے قلم کو ایک سے لوح کو اور ایک حصہ سے جنت کو پیدا کیا اور پھر چوتھے حصے کو مقام خوف میں بارہ ہزار سال رکھا جو تسبیح وذکر الٰہی کرتا رہا پھر اسے چار حصوں میں تقسیم فرمایا

ایک حصہ سے تمام فرشتوں کو پیدا کیا دوسرے سے سورج کو پیدا کیا اور تیسرے حصہ سے چاند اور ستاروں کو پیدا فرمایا پھر چوتھے حصے کو مقام رجاء میں بارہ ہزار سال رکھا پھر اسے چار حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ سے عقل دوسرے حصہ سے علم وحکمت تیسرے سے عصمت وتوفیق کو پیدا فرمایا اور چوتھے حصہ کو بارہ ہزار سال مقام حیا میں رکھا اور پھر اس کے چار حصے کیے

ایک حصے سے مومنین کی آنکھوں کا نور دوسرے حصے سے مومنین کے دلوں کا نور

پیدا فرمایا جو کہ معرفت الٰہی ہے تیسرے حصے سے کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نور پیدا فرمایا اور چوتھے حصے سے نور ایمان نور عرفان اور نور ایقان پیدا فرمائے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور پاک کی طرف نظر رحمت فرمائی تو اس نور پاک کو پسینہ آ گیا اور اس پسینہ سے نور کے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے نور کے ہر قطرے سے کسی نبی یا رسول کی روح کو پیدا فرمایا پھر ان انبیاء و رسل کی روحوں نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے سانسوں سے قیامت تک ہونے والے اولیاء شہداء ارباب سعادت اور اصحابِ اطاعت کو پیدا فرمایا

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے جابر! پس عرش اور کرسی میرے نور سے کروبیان میرے نور سے فرشتے اور اصحاب روحانیت میرے نور سے جنت اور اس کی نعمتیں میرے نور سے ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے سورج چاند اور ستارے میرے نور سے عقل اور توفیق میرے نور سے رسولوں اور انبیاء کرام کی روحیں میرے نور سے شہداء اور صالحین میرے نور سے پیدا ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے اور میرے نور کو ہر پردے میں ایک ہزار سال رکھا یہ عبودیت سکینہ صبر و صدق اور یقین کے مقامات تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو ہر پردے میں ایک ہزار سال تک رکوع و سجود میں رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ان پردوں سے نکالا تو اسے زمین پر اتار دیا تو جس طرح اندھیری رات میں چراغ سے روشنی ہوتی ہے اس طرح میرے اس نور سے مشرق تا مغرب تمام فضاء منور ہو گئی۔

حضور اقدس ﷺ نے حضرت جابر سے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو میرا نور ان کی پیشانی میں رکھ دیا ان سے وہ نور شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا پھر وہ نور طاہر سے طیب کی طرف اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہمارے والد حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی پشت میں منتقل فرمایا اور وہاں سے ہماری والدہ سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا

کے پاکیزہ رحم کی طرف منتقل فرمایا پھر ہمیں اس دنیا میں جلوہ گر کیا گیا اور ہمیں رسولوں کا سردار انبیاء کا خاتم تمام جہانوں کے لئے رحمتِ مجسم اور روشن اعضاء وضو والوں کا قائد بنایا فرمایا اے جابر! اس طرح تیرے نبی کی ابتدا ہوئی تھی سبحان اللہ۔ (بحوالہ نور کا معراج)

تخلیق نورِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود تھا اور کوئی شئے اس کے ساتھ موجود نہ تھی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا کیا پانی عرش کرسی لوح وقلم جنت وجہنم حجاب اور بادل اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے چار ہزار سال پہلے (الانوار فی مولد النبی محمد ﷺ)

علامہ ابن الحاج اپنی تصنیف المدخل دار الکتاب العربی طبع بیروت جلد دوم میں فقیہ خطیب ابوالربیع رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شفاء الصدور کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور پاک سے نور مصطفیٰ کریم ﷺ کو پیدا فرمایا اور پھر اس نور پاک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا پس نورِ عرش نور مصطفیٰ ﷺ سے ہے نور قلم نور مصطفیٰ سے ہے لوح محفوظ کا نور مصطفیٰ کریم کے نور سے ہے دن کا نور مصطفیٰ کریم کے نور سے ہے معرفت کا نور شمس وقمر کا نور اور آنکھوں کا نور بھی نور مصطفیٰ کریم ﷺ سے ہے۔ (بحوالہ نور کا معراج)

علامہ خرگوشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف شرف المصطفیٰ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف الخفاء میں عبدالرزاق سے اور عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں عبدالرزاق سے روایت کیا اور عبدالملک بن زیادۃ اللہ طبنی رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث پاک روایت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر! جانتے ہو ہم کون ہیں؟ فرمایا ہم وہ ہیں جن کا نور اللہ تعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے پیدا کیا اس نور نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کیا تو وہ سات سو سال تک سجدے ہی میں رہا پس اے عمر! ہر شئے سے پہلے ہمارے نور نے

اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کیا اور یہ بات بطور فخر نہیں کی گئی۔

پھر فرمایا اے عمر! جانتے ہو ہم کون ہیں؟ فرمایا ہم وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے اپنا عرش پیدا کیا ہمارے نور سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کرسی کو پیدا کیا ہمارے نور سے اللہ تعالیٰ نے لوح اور قلم کو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے سورج اور چاند کو پیدا کیا ہمارے نور سے اللہ تعالیٰ نے مومنین کی آنکھوں کا نور پیدا فرمایا مخلوقات کے سروں میں پائی جانے والی عقل کو ہمارے نور سے پیدا فرمایا مومنوں کے دلوں میں معرفت کا نور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے پیدا فرمایا (بحوالہ العلم النبوی از سید محمد جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ)

حضور نبی کریم ﷺ کے نور پاک کی تخلیق کے باب میں حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ جو امام بخاری رضی اللہ عنہ کے استاد ہیں نے بہت ہی خوبصورت اور ایمان افروز بیان فرمایا ہے حضرت عبدالرزاق حضرت معمر بصری سے وہ ابو بکر زہری مدنی سے وہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پیدا فرمایا اس کا نام یقین کا درخت رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد ﷺ کے نور پاک کو سفید موتی کے پردے میں رکھا جس کی صورت مور جیسی تھی اور پھر اس قندیل کو اس درخت پر رکھ دیا نور محمدی نے اس درخت پر ستر ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی پھر اللہ تعالیٰ نے حیا کا آئینہ پیدا فرمایا اور اس آئینے کو نور مصطفوی ﷺ کے سامنے رکھ دیا جب نور مصطفوی ﷺ نے اس آئینہ میں دیکھا تو اسے اپنی صورت انتہائی حسین وجمیل دکھائی دی اس نور پاک نے اللہ تعالیٰ سے شرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور پانچ مرتبہ سجدہ کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب پاک ﷺ یہ ادا بہت پسند آئی اور ان سجدوں کو ایمان والے مومن مسلمانوں پر پانچ وقت کی نمازوں میں فرض کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کریم ﷺ اور آپ کی امت پر دن میں پانچ وقت کی نمازیں فرض فرما دیں تاکہ ایمان والے مومن مسلمان اپنے اللہ تعالیٰ کے

حضور دن میں پانچ مرتبہ سجدہ ادا کر سکیں یہ سجدے اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے نور پاک نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے ادا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے اس نور پاک کی طرف کرم کی نگاہ فرمائی تو الہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے اس نور کو پسینہ آ گیا اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کے سر مبارک کے پسینے سے تمام فرشتے اور حاملین عرش فرشتے پیدا فرمائے حضور اقدس کے والضحیٰ چہرہ پاک کے پسینے سے عرش کرسی لوح و قلم شمس و قمر حجاب اور ستارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے سب کو پیدا فرمایا۔

حضور اقدس کے نورانی سینہ مبارک کے پسینے سے تمام انبیاء کرام رُسل علماء شہداء اور صالحین پیدا فرمائے آپ کے ابرو پاک کے پسینے سے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پیدا فرمایا

حضور اقدس کے کانوں کے پسینہ سے یہود و انصاری، مجوسیوں ہندوؤں اور بدھ مت وغیرہ کی روحیں پیدا فرمائی اور پشت مبارک کے پسینہ سے بیت المعمور (فرشتوں کا کعبہ) اور کعبۃ اللہ اور بیت المقدس اور ساری دنیا کی مسجدوں کی زمین پیدا فرمائی پاؤں مبارک کے عرق سے پورب سے پچھّم تک زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کو پیدا فرمایا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور پاک کو حکم دیا کہ آگے کی جانب دیکھیۓ نور مصطفیٰ نے آگے کی جانب دیکھا تو آگے نور نظر آیا پیچھے دیکھا تو نور نظر آیا دائیں جانب دیکھا تو نور نظر آیا بائیں جانب دیکھا تو نور نظر آیا ان چاروں اطراف کے نور سے مراد حضور اقدس کے جلیل القدر اصحابہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم مراد تھے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ کے نور پاک نے ستر ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام اور مومن مسلمانوں کی ارواح کو پیدا فرمایا اور ان

سب سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کروایا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف کو پیدا فرمایا جس کے باطن سے ان کا ظاہر دکھائی دیتا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی دنیا کی صورت جیسی صورت پاک کو پیدا فرمایا اور اسے قیام کی حالت میں اس نورانی قندیل میں دکھا اور تمام روحوں کو اس کے گرد طواف کروایا تمام ارواح نے نور محمدی ﷺ کے گرد تسبیح اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے ایک لاکھ سال مسلسل طواف کیا

پھر ان سب روحوں کو حکم فرمایا کہ اب اس صورت پاک مصطفےٰ کریم ﷺ کی زیارت کریں پھر جن جن روحوں نے حضور اقدس کا چہرہ پاک دیکھا تو وہ امیر عادل بن جن روحوں نے آپ کی آنکھوں کا دیدار کیا وہ کلام اللہ (قرآن کریم) کے حافظ بن گئے جنہوں نے آپ کے ابرو پاک دیکھے وہ خوش بخت بن گئے جن روحوں نے آپکے رخسار مبارک دیکھے تو وہ محسن اور عقل مند بن گئے جنہوں نے بھوؤں مبارک کو دیکھا وہ نقاش بنا جن روحوں نے آپ کی ناک مبارک دیکھی وہ حکیم طبیب (ڈاکٹر) اور عطار بن گئے بعض روحوں نے آپ کے ہونٹ مبارک دیکھے تو وہ خوبصورت چہرے والے اور وزیر بن گئے جن روحوں نے آپ کی زبان مبارک کو دیکھا تو وہ بادشاہوں کے سفیر بن گئے جن روحوں نے آپ کا دہن مبارک دیکھا وہ روزے دار بن گئے جن روحوں نے آپ کے دندان مبارک دیکھے وہ حسین چہروں والے مرد اور عورتیں بن گئے بعض روحوں نے آپ کے پاک گلے کو دیکھا تو وہ واعظ موذن اور نصیحت کرنے والے بن گئے بعض روحوں نے آپ کی داڑھی مبارک کا دیدار لیا تو وہ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے مجاہدین بن گئے بعض نے آپ کی خوبصورت نورانی گردن دیکھی تو وہ تاجر بن گئے۔

کچھ روحوں نے آپ کے دونوں بازوؤں کو دیکھا تو وہ نیزے باز اور تلوار کے دھنی بن گئے کچھ روحوں نے آپ کا دایاں بازو دیکھا تو وہ خون نکالنے والے بن گئے بعض نے آپ کی دائیں ہتھیلی دیکھی تو وہ صراف اور نقش نگار بنانے والے بن گئے بعض

روحوں نے آپ کی بائیں ہتھیلی دیکھی تو وہ غلے کا ناپ تول کرنے والے بن گئے کچھ روحوں نے آپ کے دونوں ہاتھ دیکھے تو وہ سخی اور دانا (دانشمند) بن گئے

بعض روحوں نے آپ کے بائیں ہاتھ کی پشت دیکھی تو وہ لکڑے ہارے (ترکھان) بن گئے بعض روحوں نے آپ کی انگلیوں کے پور دیکھے تو وہ خوشنویس بن گئے کچھ روحوں نے آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت دیکھی تو وہ لوہار (لوہے کا کام کرنے والے) بن گئے

جن روحوں نے آپ کا سینہ مبارک دیکھا تو وہ عالم دین شکر گزار اور مجتہد بن گئے اور بعض روحوں نے آپ کی پشت مبارک کا دیدار کیا تو وہ متواضع اور امر شریعت کو روشن کرنے والے بن گئے جن روحوں نے آپ کی روشن نورانی پیشانی کا دیدار کیا تو وہ غازی بن گئے (جہاد فی سبیل اللہ کے فاتح بن گئے) کچھ روحوں نے آپ کے شکم اطہر کا دیدار کیا تو وہ قناعت پسند اور زاہد بن گئے بعض روحوں نے آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کو دیکھا تو وہ رکوع اور سجود کرنے والے مومن نمازی بن گئے کچھ روحوں نے آپ کے پاؤں مبارک دیکھے تو وہ شکاری بن گئے اور جن روحوں نے آپ کے پاک تلوے دیکھے تو وہ پیدل چلنے کے عادی بن گئے بعض روحوں نے آپ کا سایہ دیکھا تو وہ گویئے اور طنبورے والے (میراثی) بن گئے اور کچھ روحیں انتہائی بدقسمت تھیں انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا ہی نہیں تو وہ فرعون، نمرود، ہامان، قارون، اور شداد کی طرح ربوبیت کے دعویدار بن گئے بعض روحیں ایسی بھی تھیں جنہوں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ دیکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو وہ اس دنیا میں غیر مسلم یہود و نصاری ہندو سکھ بدھ، دیہریے اور مجوسی وغیرہ بن گئے۔

(بحوالہ مصنف عبدالرزاق، وقائق الاخبار از امام غزالی) (وصلِ علیٰ صلِ علی محفل مولود شریف سہارنپور)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک قرآن کریم میں اپنے محبوب نبی محمد مصطفیٰ کریم ﷺ کے میلاد پاک کا بار بار ذکر فرمایا ہے اور قرآن کریم سے ثابت ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا میلاد پاک سنت الٰہی ہے اور پوری امت محمدیہ اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اور قرآن کریم کے عین مطابق اپنے نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں اللہ تعالیٰ سورۃ الشعرآء آیت نمبر 218۔219 میں فرماتا ہے۔

الَّذِی یَرٰاکَ حِینَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰاجِدِینَ ○

اللہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کے نور پاک کی تخلیق مبارک سے لے کر آپ کی اس دنیا میں تشریف آوری تک اور آپ کی پوری ظاہری زندگی مبارک تک اور پھر تا قیامت آپ کی زندگی مبارک کو بیان فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا اللہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں اور حدیث جبرائیل علیہ السلام میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے جابر! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا اور حضرت جبرئیل سے فرمایا اے جبرائیل! جس نوری ستارے کو تم نے 72 ہزار مرتبہ دیکھا ہے جو رابع حجاب میں ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا تو وہ نور میں ہوں تم مجھے اس وقت دیکھتے تھے جب میں حالت قیام میں اللہ تعالیٰ کے روبرو ہوتا تھا اور جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا تھا تو مجھے دیکھ نہ سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں بھی اسی بات کا ذکر فرمایا ہے کہ اے حبیب! جب تم میرے حضور کھڑے ہوتے تھے اس وقت تمہارا اللہ تمہیں دیکھ رہا تھا

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس کا نور پاک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پاک پشتوں میں پاک شکموں میں گردش کر رہا تھا ہم دیکھتے تھے یعنی حضور اقدس کے نور پاک سے لے کر پیدائش مبارک تک حضور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں تھے یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس کے تمام آباؤ واجداد والدہ محترمہ اور والد محترم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب پاکیزہ اور مومن تھے اور انبیاء اور اولیاء تھے چونکہ نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بہت بڑا انعام ہے اور یہ کسی کافر و مشرک کے نصیب میں نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں حضور کے میلاد پاک کو بیان فرمایا ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین ایمان والے تھے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چار سال (رضاعت) گذار کر اپنی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے آئے اور دو سال کا عرصہ والدہ محترمہ کے ساتھ گذارا جب آپ کی عمر مبارک چھ سال ہوئی تو آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو اور اپنی خادمہ اُم ایمن کو لے کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں حضور اقدس کے ننھیال مدینہ طیبہ میں رہائش پذیر تھے وہاں ایک مہینہ قیام فرمانے کے بعد جب واپس مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئیں تو راستے میں مقام ابوٰ پر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار ہوئیں اور وہیں انتقال فرما گئیں حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے کسی طرح مدینہ طیبہ پیغام بھجوایا اور حضور اقدس کے ننھیال سے رشتہ دار آئے اور شریعت ابراہیمی کے مطابق سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی آخری رسومات ادا کر کے مقام ابوا پر انہیں سپرد خاک کیا گیا اور حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا حضور اقدس کو بڑی حفاظت کے ساتھ لے کر مکہ معظمہ پہنچیں اور آپ کو دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا (بحوالہ روضۃ الاحباب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس مکہ پاک سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو جو جو باتیں مدینہ طیبہ میں اپنی والدہ پاک کے ہمراہ دیکھی تھیں اُن کو یاد کیا کرتے تھے اور اس گھر کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ یہاں ٹھہری تھیں اور مجھ کو یاد ہے کہ قوم یہود یہاں آیا کرتی تھی اور مجھ کو دیکھ کر کہا کرتی تھی کہ یہ آمنہ کا فرزند نبی آخر الزماں ہے اور یہ شہر اس کی ہجرت کی جگہ ہے (مدارج النبوۃ)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت اپنے پیارے بیٹے کی شان میں چند اشعار پڑھے کہ جن میں سے چند یہاں عرض کر رہے ہیں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ

فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلٰی الْاَنَامِ

مِنْ عِنْدَ ذِی الْجَلَالِ وَ الِاکْرَامِ

تَبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَ فِی الْحَرَامِ

تَبْعَثُ فِی التَّحْقِیْقِ وَ الْاِسْلَامِ

دِیْنُ اَبِیْكَ الْبَرُّ اِبْرَهَامِ

فَاللّٰهُ اَنْهَاكَ عَنِ الْاَصْنَامِ

اِنْ لَا تُوَ اِلَیْهَا مَعَ الْاَقْوَامِ

پھر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لاڈلے پیارے بیٹے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والضحیٰ مکھڑے کی زیارت کرتے ہوئے فرمایا ''کُلِّ حَیٍّ مَیِّتٌ وَکُلُّ جَدِیْدٍ بَالٍ وَکُلُّ کَثِیْرٍ یَفْنٰی وَاَنَا مَیِّتَةٌ وَذِکْرِیْ بَاقٍ وَقَدْ تَرَکْتُ خَیْرًا وَوَلَدْتُ طُهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ'
یعنی جو زندہ ہے مرجائے گا اور ہر نیا پرانا ہو جائے گا اور ہر ایک کثیر فنا ہو جائے گا میں مرتی ہوں میرا ذکر باقی رہے گا بے شک دنیا میں میں نے ایک خیر چھوڑا ہے اور ایک پاک فرزند جنا ہے پھر جناب آمنہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو کامل یقین تھا کہ اُن کا بیٹا نبی آخرالزمان ہوں گے۔

روایات میں آتا ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر جنات نے ان پر نوحہ اور ملال کیا حضور اقدس کے والد محترم سیدنا عبداللہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم حضور اقدس کی ولادت پاک سے پہلے فوت ہو چکے تھے اور حضور اقدس کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو اس وقت حضور اقدس کی عمر مبارک چھ سال تھی قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور حدیث مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور اقدس کے والدین کریمین کامل ایمان والے مومن مسلمان ہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ حضور اقدس کی خواہش مبارک پر اللہ تعالیٰ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اقدس کے والدین کریمین کو زندہ فرمایا اور انہوں نے حضور اقدس کے مبارک ہاتھوں پر کلمہ طیبہ پڑھا ایمان

لائے پھر حضور اقدس نے انہیں ان کی قبروں میں دوبارہ سپرد خاک فرمایا اُمت محمدیہ کے علما حق اولیاء کرام صوفیا کرام تمام کے تمام اس بات پر متفق ہیں کہ حضور اقدس کے والدین کریمین ناجی (جنتی) ہیں کیونکہ نبوت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہے اور اللہ کی رحمت کسی کافر و مشرک پر نازل نہیں ہوتی۔

زرقانی نے کہا ہے کہ اگر تجھ سے کوئی حضور اقدس کے والدین کریمین کا حال پوچھے تو کہہ دے "فَقُلْ هُمَا نَاجِيَانِ فِي الْجَنَّةِ" یعنی تو کہہ دے کہ وہ دونوں جنت میں نجات پائے ہوئے ہیں علامہ قرطبی اور دوسرے تمام علماء حق نے حضور اقدس کی اس حدیث پاک کی تصدیق کی ہے کہ جس میں فرمایا گیا کہ حضور اقدس کے والدین کریمین مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور حضور اقدس پر ایمان لائے

مواہب لدنیہ میں تو یوں لکھا ہے کہ خبردار خبردار ہرگز آپ کے والدین کریمین کا ذکر برائی سے نہ کرنا چاہیے اس سے آپ کو ایذا پہنچتی ہے اور آپ کو ایذا پہنچانا کفر ہے۔

ولی کامل شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اقدس کے والدین کریمین کے ایمان پر کئی رسالے لکھے ہیں اور قرآن کریم واحادیث مبارکہ سے حضور اقدس کے والدین کریمین کے ایمان کو تفصیل سے بیان کیا اور دونوں جہانوں میں عزت پائی ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اقدس کے کل آباؤ واجداد کو یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک سب کو اہل اسلام واہل ایمان شمار کیا ہے کیونکہ حضور اقدس نے فرمایا کہ میں ہمیشہ پاکوں کی پشت سے پاکوں کے رحم میں منتقل ہوتا رہا ہوں اور مشرکین نجس یعنی ناپاک ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ" یعنی مشرکین نجس ہیں اور پاکوں اور نجس کا کوئی جوڑ نہیں بنتا اس لئے یہ امر ثابت ہوا کہ حضور اقدس کے آباؤ واجداد میں کوئی بھی مشرک نہیں۔

علما کبار (علما حق) فرماتے ہیں کہ حضور اقدس کے والدین کریمین کے بارے

میں گفتگو کرتے وقت انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ادب کا مقام ہے اور سکوت اس میں احتیاط کی بات ہے علامہ حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھا لکھا ہے۔

حَبَا اللهُ النَّبِیَّ مَزِیْدَ فَضلٍ
علیٰ فضلٍ وَکَانَ بہٖ رَؤُفًا
فَاَحیٰ اُمَّہٗ وَ کَذَا اَبَاہُ
لِاِیْمَانٍ بِہٖ فَضْلًا لَطِیْفًا
مَسَلّمُ فَالْقَدِیْرِ بُذَا قَدِیْرٌ
وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ بہٖ ضَعِیْفًا

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بزرگی پہ بزرگی عنایت فرمائی اور اللہ تعالیٰ ان پر مہربان ہے ان کی والدہ اور والد کو ان پر ایمان لانے کے لئے اپنے فضل لطیف سے زندہ کیا اس امر کو تو بھی اسے مخاطب تسلیم کر لے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم اس بات پر قادر ہے کہ آپ کے والدین کو زندہ کر کے اپنی وحدانیت اور آپ کی رسالت پر شہادت دلائے اگرچہ اس بارے میں حدیث ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

بحوالہ انوار محمدیہ۔ روضۃ الاحباب۔ مدارج النبوۃ

خواب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (چاہ زم زم کی کھدائی اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایک بار ملک یمن کی طرف گیا تھا وہاں ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی وہ زبور شریف اور پہلی آسمانی کتب کی قرأت کرتا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میرا حال واحوال پوچھا جب اسے معلوم ہوا کہ میں بنو قریش سے ہوں اور حرم کعبہ سے ہوں تو اس نے کہا کہ تو مجھے اجازت دے کہ میں تیرے بدن کے بعض حصوں کو دیکھوں میں نے اجازت دے دی تو اس نے میری ناک کا ایک سوراخ پکڑا اور دوسرے کو مس کیا یعنی ہاتھ لگایا پھر کہا کہ میں ایک سوراخ سے نبوت کی آہٹ کرتا ہوں اور دوسرے سے سلطنت کی اور وہ درمیان دو عبدمناف کے ہوگی یعنی عبدمناف بن قصی اور عبدمناف بن زہری پھر اس نے پوچھا کہ کوئی تمہاری زوجہ ہے عبدالمطلب نے کہا نہیں تو اس نے کہا تم جو مکے میں جاؤ تو عبدمناف ابن زہری کی اولاد سے نکاح کرنا پھر عبد المطلب جب مکہ معظّمہ میں آئے تو وہب بن عبدمناف کی بیٹی ہالہ بنت وہب سے نکاح کیا اور پھر اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح آمنہ بنت وہب سے کیا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے خواب میں چاہ زم زم کی جگہ دیکھی تھی انہوں نے زم زم کے کنوئیں کو کھودنے کا ارادہ کیا مگر قریش کے لوگ رکاوٹ بنے اور لڑنے کو تیار ہوگئے اس وقت عبدالمطلب کا کوئی معین و مددگار نہ تھا اولاد بھی ان کی ابھی ایسی نہ تھی جو کام آئے صرف ایک بیٹا تھا وہ دونوں باپ بیٹا قریش سے لڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فتح یاب ہوئے اور چاہ زم زم کھودنا شروع کیا اس دن عبدالمطلب کو زیادہ اولاد نہ ہونے کا رنج ہوا اس وقت انہوں نے منت مانگی کہ اے اللہ اگر میرے دس بیٹے ہوں

اور میں چاہ زم زم کھود کے نکالوں تو ایک بیٹے کی قربانی تیری بارگاہ میں پیش کروں گا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عبدالمطلب کے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے اور عبدالمطلب نے زم زم کا کنواں بھی کھود نکالا تب انہوں نے اپنی منت کو پورا کرنے کے لیے قرعہ ڈالا کہ جس کا نام قرعہ میں نکلے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربان کروں۔

قرعہ اندازی میں سب سے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام نکلا حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کا ہاتھ پکڑ کر قربان گاہ میں لائے اور چاہا کہ ان کی قربانی کریں مگر تمام قریش مانع ہوئے کیونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارک میں نور محمدی روشن تھا اور نور محمدی کی برکت سے حضرت عبداللہ کی پیشانی بہت روشن تھی تمام قریش چاہتے تھے کہ عبداللہ ذبح نہ ہوں چنانچہ وہ سب مل کر ایک کاہنہ کے پاس گئے اور سارا قصہ بیان کیا تو وہ کہنے لگی کہ قرعہ اس طرح ڈالو کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبداللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ بڑھاتے جاؤ اور اسی طرح بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ نکل آئے حضرت عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا چنانچہ جب سو اونٹ پر پہنچے تو اس وقت اونٹوں کا نام قرعہ میں نکلا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ سو اونٹوں کی قربانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کی گئی اسی واسطے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انا ابن الذبیحین یعنی میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں ایک اسمعیل علیہ السلام اور دوسرے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پھر یہی خون بہا دین اسلام میں آدمی کا ٹھہرا۔

(بحوالہ سرور سینہ المعروف چراغ مدینہ ۱۸۸۶ ہجری)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری پاک کتاب قرآن کریم میں بار بار اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر فرمایا ہے تاکہ تا قیامت آنے والی امت محمدیہ جب بھی بارہ ربیع الاول شریف والے مقدس بابرکت دن اپنے نبی اکرم ﷺ کا میلاد پاک منائیں اور عید میلاد النبی شریف کا جلوس نکالیں یا محفل میلاد النبی شریف منعقد کریں تو انہیں علم ہو کہ وہ اپنے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کر رہے ہیں اور اپنے اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر کی پہلی آیات مبارکہ میں ولادت مصطفیٰ کریم کا ذکر فرمایا۔

" وَالْفَجْرِ ○وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ○وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ○هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ○"

''اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب چل دے کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی''

خوبصورت تفسیر نور العرفان میں لکھا ہے کہ فجر سے مراد یا تو صبح کی نماز ہے کیونکہ اس وقت رات و دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں یا صبح صادق کا وقت کہ اس وقت تمام مخلوق اللہ کا ذکر کرتی ہے نیز وہ صبح قیامت کا نمونہ ہے تمام سونے والے جاگ جاتے ہیں یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے اسلامی سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی صبح ہے یا حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک والی مقدس بابرکت صبح ہے جس میں آسمان نبوت پر مکہ المعظمہ کا سورج چمکا جس کی برکت سے کفر کی اندھیری رات گئی اور ایمان کا روشن دن نکلا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی برکت سے پوری دنیا میں نور کی بارش

ہوئی ہر طرف نور ہی نور پھیل گیا اور ہر قسم کے اندھیرے دور ہو گئے اس نور کی روشنی سے پوری دنیا کے لوگوں کو علم ہو گیا کہ آج رات وہ نبی مکرم پیدا ہوئے ہیں جن کی آمد کا انتظار صدیوں سے تھا حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کی خوشخبریاں دینے والوں کی پیشین گوئیاں سچی ثابت ہوئیں۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں والفجر میں حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کے مبارک وقت کی اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی ہے معلوم ہوا کہ جس وقت کو اللہ کے مقبولوں سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والا وقت ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ نے اس وقت کی قسم فرمائی ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ فجر کی چھ تفسیریں ہیں چار عالمانہ دو صوفیانہ اور دس راتوں کا ذکر فرمایا کہ بقرعید کی پہلی دس راتیں کہ اس زمانے میں حج کے ارکان ادا کئے جاتے ہیں یا رمضان کی آخری دس راتیں جن میں اعتکاف و شب قدر ہے یا محرم کی پہلی دس راتیں جن میں انبیاء کرام کے بڑے بڑے واقعات ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے اوقات بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں اور پیاروں سے نسبت رکھنے والی راتیں بھی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہیں صوفیا کرام فرماتے ہیں کہ انسان کی غفلت رات ہے جو خود اپنے نفس امارہ کی اصلی حالت ہے اور متوجہ الی اللہ ہونا دن ہے جو مدینہ طیبہ کے سورج کی توجہ سے ہوتا ہے مدینہ طیبہ کا سورج تمام کائنات کو نور بخشتا ہے حتی کہ آسمان کا سورج بھی مدینہ طیبہ کے سورج سِرَاجاً مُنِیْرًا سے نور حاصل کر کے روشن ہوتا ہے حضور اقدس ﷺ کا میلاد پاک بیان کرنا درحقیقت حضور اقدس ﷺ کی شان پاک کو بیان کرنا ہے حضور اقدس ﷺ کے اوصاف پاک معجزات پاک کو بیان کر کے اپنے قلوب واذہان کو نور ایمان سے منور کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی تفسیر ابن عباس میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے کمالات واوصاف پاک کو سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ ﷺ کی خوبیاں نہ چھپایا کرو علماء حق فرماتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کی کسی بھی آیت مبارک سے شان مصطفی کریم ﷺ بیان کر سکتے ہیں۔

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شملہ نور کا
اڑ رہا ہے عرش اعظم پر پھریرا نور کا
ڈھلک آیا ریش انور پر پسینہ نور کا
نور کے خوشے میں ہے ہر دانا دانا نور کا
معنی نورٌ علیٰ نور شب اسرا کو کھلے
چہرہ پُر نور پر باندھا جو سہرا نور کا
وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ
اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی
شب لحیہ و شادب ہے رخ روشن دن
گیسوئے دو شبِ قدر و براتِ مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں اور دو ابرو
وَالْفَجْر کے پہلو میں وَلَيَالٍ عَشْرٍ
ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ نورفزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
وہ خدانے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

خلق نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد مصطفی ﷺ کے نور پاک کی تخلیق سے لے کر آپ کے جسمانی ظہور پاک تک اور پھر تا قیام قیامت تک آپ ﷺ کو عظمت اور اعلیٰ شرف سے نواز دیا ہے ایسی عظمت و شرف اور فضل و کرم کسی اور کے مقدر میں نہیں آئے بلکہ جس جس کو جو عظمت و شرف عطا ہوا وہ سب حضور نبی اکرم ﷺ کے صدقے ہی عطا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے جب چاہا کہ اپنی ذات پاک کو ظاہر کرے اور اس کی پہچان ہو اس کو الہ العالمین اور رب العزت کے نام سے جانا پہچانا جائے تو اس نے اپنے نور پاک میں سے ایک قبضہ لیا یعنی ایک مشت نور اپنے نورانی ہاتھ میں لی اور اس سے فرمایا کن مُحمدا ہو جا تو محمد (ﷺ) محمد ﷺ کے معنی ہیں بڑا استودہ یعنی بہت تعریف کیا گیا اور ستودگی وہ صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاتحۃ الکتاب کی ابتداء میں فرمایا الحمد للہ سب تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے یعنی ستودگی کے لائق میں ہی ہوں پس یہ صفت خاص اپنی کہ اللہ تعالیٰ نے خطاب اول ہی میں اپنے حبیب پاک محمد ﷺ کو مرحمت فرمادی اور اس صفت پاک سے حضور اقدس ﷺ کی اعلیٰ عظمت و شرف کا اظہار ہوا پس جب اللہ تعالیٰ خود اپنی زبان اقدس سے حضور نبی اکرم ﷺ کو بڑا استودہ فرمائے آپ کی اعلیٰ تعریف فرمائے تو اب ماہ شما کی کیا قدرت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک کی مدح کا حق ادا کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات ومخلوقات کی پیدائش سے لاکھوں سال پہلے اپنے نور پاک سے اپنے حبیب پاک کا نور پیدا فرمایا پھر وہ نور بامر الٰہی عالم تعین میں جلوہ گر ہوا اور اللہ تعالیٰ مخلوقات علوی اور سفلی کل کو اسی نور پاک سے عالم ظہور میں لایا اور حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"یَا جَابِرُ اِنَّ اللہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ"

(رواہ عبدالرزاق بسندہ)

''فرمایا اے جابر! بیشک اللہ سبحانہ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔''

پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَ کُلُّ خَلَائِقِ مِّنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ۔''

(رواہ عبدالرزاق)

''فرمایا سب سے پہلے اللہ سبحانہ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔''

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس نور پاک کو خلق میں ظاہر کرنا چاہا چونکہ اس نور مجرد کو بے حجاب کے کوئی دیکھ نہ سکتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس واسطے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کو حکم فرمایا کہ زمین پر جا کر ایک قبضہ خاک پاک سفید مقام قبر انور جناب رسالت مآب سے لے آؤ چنانچہ جبرئیل مع میکائیل اور اسرافیل کے سرزمین مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور مقام قبر اطہر مبارک پر اترے اور زمین کو اللہ رب العزت کا فرمان پہنچایا زمین نہایت سرور سے خوشی میں آکر شق ہوگئی اللہ تعالیٰ نے زمین کو عزت سے نواز دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے درون مرکز زمین سے ایک مثقال خاک پاک لی اور اپنے ساتھی ملائکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے پھر حکم فرمایا کہ اے جبرئیل! بہشت میں جا اور وہاں سے تھوڑا سا کافور اور زعفران اور سنبل اور آب معین اور سلسبیل اور آب تسنیم لا کر اس خاک پاک میں سب اشیاء کو مخلوط کر حضرت جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس ترکیب کی حکمت دریافت کی تو حکم ہوا کہ کافور سے استخوان اور زعفران سے پٹھے اور مشک سے خون اور سنبل سے

بال اور سلسبیل سے کلام اور آب معین سے لب و جان اور آب تسنیم سے عبادات محمدی ہم کو خلق کرنا مقصود ہے تاکہ کلام بلیغ فرمائیں اور شفیع خلائق ہوں پھر جب وہ خاک پاک ان جنتی اجزا کے ساتھ خمیر ہوئی تو مثل کوکب دری کے درخشاں ہوگئی اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور آیت نمبر ۳۵ میں اسی چیز کا ذکر فرمایا:

"كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔"

"موتی سا چمکتا روشن۔"

حضور اقدس ﷺ کا نور پاک اس روشن موتی میں جلوہ افروز ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ تاریکیوں کے کھولنے والے اس نور کو طبقات سماوات کے گردو پیش پھراؤ اور مجالس ملائکہ کو اس سے منور کرو اور جنت کی نہروں میں اس کو غوطہ دو اور بر و بحر اور آسمانوں اور زمینوں پر اس کو پیش کرو اور ندا کرو۔

"هٰذَا حَبِيْبُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ مَشْهُوْدٌ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَ مَذْكُوْرٌ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔"

"یعنی یہ حبیب پروردگار عالم ہے ختم کرنے والا انبیاء اور مرسلین کا شفاعت کرنے والا گناہگاروں کا مشہور اگلوں میں مذکور پچھلوں میں۔"

پس اسی وقت سے خلعت نبوت حضور اقدس ﷺ کے جسم مبارک پر راست اور زیبا ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر کو جنت کی اشیاء نورانی سے بنایا یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا کیونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا بلکہ سب پر نور چھایا ہوتا ہے۔

(بحوالہ نجم الہدی فی ذکر سید الوری از لکھنو ۱۹۰۰ئ)

آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی کا تاج

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سے سب سے پہلے اپنے نور پاک سے اپنے حبیب پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا ابن القطان کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس قبل پیدا فرمایا اور وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا پھر ملائکہ پیدا ہوئے تو ملائکہ کی تسبیح بھی نور مصطفوی کی تسبیح سے تھی۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الوفا میں حضرت کعب الاحبار سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور سفید مٹی لاؤ حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ فردوس کے ساتھ مدینہ طیبہ کی پاک سرزمین پر اترے اور جہاں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے وہاں سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی جو سفید چمک رہی تھی وہ اس پاک مٹی کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مٹی کو آب تسنیم سے جنت کے چشمے میں خمیر کیا تسنیم جنت کا ایک چشمہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ -
(المطففین ۲۷)

یہاں تک کہ وہ ایک بڑے سفید موتی کی مانند ہوا اس موتی کے نور کی روشنی بہت دور تک پہنچتی تھی پھر فرشتوں نے اس نوری موتی کو عرش الہٰی کرسی اور زمین و آسمان کے اطراف میں پھیرایا یہاں تک کہ تمام فرشتوں نے زمین و آسمان نے بحر و بر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک ان کی پشت میں رکھا اور وہ نور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں آفتاب کی مانند چمکتا تھا اللہ تعالیٰ نے نور محمدی سے آدم علیہ السلام کی سجاوٹ کی اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۸

اور ۲۹ میں فرمایا:

"وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ"

''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں نے کہا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے۔''

"فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ"

''تو جب میں اسے سجالوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے نور پاک سے آدم علیہ السلام کی سجاوٹ کی اور نور محمدی کا تاج جب پیشانی آدم میں رکھا تو آدم علیہ السلام کی پیشانی اس نور محمدی سے چمک اٹھی اور یہ نور محمدی آدم علیہ السلام کے باقی کے نور پر غالب ہوگیا تھا۔

آدم علیہ السلام جب زمین پر اتارے گئے تو اس وقت بھی نور محمدی ان کی پیشانی میں چمکتا تھا آدم علیہ السلام سے وہ نور پاک حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اس نور پاک کو پاک ارحام میں ہی رکھے الغرض وہ نور پاک پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ عنہ کی پیشانی و پشت مبارک میں آیا وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آیا اس کے بعد والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مقدر بنا۔ (بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے بارے میں بتائیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے صحابہ! میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا ہوں انہوں نے میری ولادت پاک سے ڈھائی ہزار سال قبل میرے لیے دعا فرمائی۔

(مشکوۃ شریف)

اللہ تعالیٰ نے دعائے ابراہیمی کا ذکر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۹ میں فرمادیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَیُزَكِّیۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ"

''اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل کرنے کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا فرمائی یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک سے ڈھائی ہزار سال قبل فرمائی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت سی دعائیں مانگیں جو رب تعالیٰ نے لفظ بلفظ قبول فرمائیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مومن جماعت میں پیدا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کتاب رسول مرسل ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو

کتاب کے علاوہ حکمت بھی عطا ہو یعنی حدیث مبارک حضور اقدس ﷺ تمام جہان کے معلم ہوں کہ سب ان سے سیکھیں وہ بجز اللہ رب العزت کسی سے نہ سیکھیں حضور اقدس ﷺ کے پاس بیٹھنے والے سب پاک مومن ہوں کوئی فاسق وفاجر نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور حضور اقدس ﷺ کو امت مسلمہ میں پیدا فرمایا اور دعاءِ ابراہیمی سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے تمام آباؤ اجداد اہل ایمان مومن مسلمان تھے آپ ﷺ کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام آباؤ اجداد اہل ایمان مومن مسلمان تھے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایمان والوں میں سے نبی آخر الزمان کو پیدا کرنے کی دعا فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے والدین کریمین بلکہ تمام آباؤ اجداد کو ہر قسم کے شرک وکفر سے پاک رکھا اور ہر قسم کی برائیوں سے پاک وصاف رکھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے اللہ! تو اہل مکہ میں ایسا رسول ان میں سے مبعوث فرما کہ تیری آیات ان کو سنائے اور تیری کتاب ان کو پڑھائے چنانچہ اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو مکہ معظّمہ میں پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی یا رسول کو مکہ معظّمہ اور مکہ کے گردونواح میں پیدا نہیں فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے بارگاہ مصطفوی میں عرض پیش کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمیں اپنے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے صحابہ! میں اللہ پاک کے پاس خاتم النبین لکھا ہوا تھا اس وقت کہ جب ابھی آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔

خواب عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے نورانی ہاتھوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا جب قالب آدم علیہ السلام بن کر تیار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی معزز روح کو قالب آدم میں جانے کا حکم فرمایا تو نورانی روح آدم علیہ السلام کالبد خاکی دیکھ کر گھبرانے لگی پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کا تاج آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھ کر اس کی سجاوٹ کی تو روح کو قرار آ گیا اور وہ ہزار جان سے قربان ہو کر جسم آدم میں پرسکون ہو گئی اور اس کی ساری گھبراہٹ ختم ہو گئی وہ نورانی روح سمجھ گئی کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کا مقصد نور محمدی کو منظر عام پر لانا ہے۔

پھر جب آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زمین پر اتارا گیا اور نسل آدم کا سلسلہ چلا اور نور مصطفی کریم وہ آفتاب عرب طیبہ و پاکیزہ ارحام اور پاکیزہ اصلاب سے نقل کرتا زیب برج ہاشمی ہو کر حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پاک میں جگمگانے لگا اس نور پاک کو دیکھ کر ہر جانور ہر پتھر حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے جھک کر سلام پیش کرتے تھے۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات اپنے بستر پاک پر آرام فرما رہے تھے کہ ان کی تقدیر روشن ہو گئی انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شجر سرسبز و شاداب زمین سے اگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اتنا بلند ہو گیا کہ آسمان تک جا پہنچا اور اس درخت کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں اور اس سے ایک نور عظیم چمکا کہ سورج کی روشنی سے ستر گنا زیادہ نورانی تھا اور تمام عرب و عجم اس نور کے حضور سجدہ ریز تھا اور وہ درخت آناً فاناً بڑھتا اور زیادہ بلند و روشن ہوتا جاتا تھا کبھی ان کی نظروں سے چھپ جاتا اور کبھی ظاہر ہو جاتا اور کچھ قریشی لوگ اس کی شاخیں پکڑے بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ اس کو کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ اس درخت کو کاٹنے کے لیے اس کے قریب جاتے

ہیں تو ایک جوان کہ اس سے زیادہ خوبصورت اور خوشبودار کسی کو نہ دیکھا تھا ان کی پشت پر وار کے انہیں توڑ دیتا اور ان کی آنکھیں نکال دیتا ہے۔

حضرت عبدالمطلب نے اپنا ہاتھ بلند کیا کہ اس درخت سے بہرہ یاب ہوں تو ایک ندا آتی ہے کہ یہ تو ان کا حصہ ہو چکا ہے جو آگے سے اس تک پہنچ گئے ہیں اور اس کی ڈالیاں پکڑ لی ہیں اس خواب سے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حد خوشی اور راحت محسوس ہوئی اور ان کی آنکھ کھل گئی اور خواب کی روحانیت ان کے چہرے مبارک پر نظر آتی تھی۔

اس زمانہ میں ایک کاہنہ جو علم کہانت میں بے مثل و بے مثال تھی حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس گئے اور اپنا سارا خواب بیان فرمایا خواب کی کیفیت سنتے ہی اس کاہنہ کے ہوش اڑ گئے گھبرا گئی اور حواس باختہ ہو کر بولی اے عبد المطلب اگر یہ خواب سچا ہے تو تمہارے صلب سے وہ چمکتا ہوا آفتاب طلوع کرے گا جس کی ضیاء سے گرفتاران ظلمت و کفر کے دن پھر جائیں گے جس کی روشنی تحت الثری سے تا عالم بالا پہنچے گی اور قریب ہے کہ وہ بادشاہ اسلام پناہِ امت پرور غریب نواز بے کسوں کا والی بے یادوں کا حمایتی پیدا ہو جس کی قاہر حکومت عظیم سلطنت مشرق و مغرب کو گھیرے جس کے حضور تمام سرکشان عالم گردنیں جھکائیں سلطان و گدا سب اسی کا دم بھرتے نظر آئیں۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خواب کی تعبیر سن کر بہت شاد و خرم واپس آئے پھر اس نور پر تو تجلی طور نے پشت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قرار پکڑا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں جانب بطحا جاتا ہوں تو میری پشت سے ایک نور نکلتا ہے اور بشکل چتر میرے سر پر سایہ فگن ہوتا ہے درہائے فلک کھلتے ہیں پھر وہ نور سراپا ظہور بسان ابر وہاں جاتا ہے پھر میری پشت میں سما جاتا ہے جس درخت کے نیچے بیٹھتا ہوں وہ ہرا ہو جاتا ہے۔

جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ عنہ جوان ہوئے تو نور مصطفوی ﷺ کی برکت سے بڑے بڑے عالی شان گھرانوں سے رشتوں کی پیشکش ہوئی حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی کوششوں کے بعد ایک صالح پاکیزہ خاندان کی صالحہ پاکیزہ خاتون جو کہ انتہائی خوبصورت اور خوب سیرت تھی ان کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے چنا اور نکاح کر کے گھرے آئے پھر وہ نور مصطفی صلب پدر سے منتقل ہو کر رحم مادر میں جا گزین ہوا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے مہینے میں حضرت آدم علیہ السلام دوسرے مہینے میں حضرت ادریس علیہ السلام تیسرے مہینے میں نوح علیہ السلام چوتھے مہینے میں جناب ابراہیم علیہ السلام پانچویں مہینے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام چھٹے مہینے میں جناب موسیٰ علیہ السلام ساتویں مہینے میں داؤد علیہ السلام آٹھویں مہینے میں جناب سلیمان علیہ السلام اور نویں مہینے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مژدہ ولادت پسر نامور سناتے آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ کا یہ نور جلوہ افروز ہو اس کا نام پاک محمد ﷺ رکھنا۔

(بحوالہ نگارستان لطافت)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت اور ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہودی (بنی اسرائیل) قوم بڑی ظالم اور انبیاء کرام کی بے ادب اور گستاخ قوم تھی اس قوم یہود نے اپنے انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو بڑی بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس قوم یہود کی بڑی مذمت فرمائی ہے اس قوم یہود نے بڑے بڑے جلیل القدر نبیوں کو قتل کیا جن میں حضرت ذکریا علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں یہودیوں نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا تو اس وقت حضرت یحییٰ علیہ السلام نے سفید جبہ پہن رکھا تھا ان کے سفید جبہ پر ان کے خون پاک کے چھنٹوں کے نشانات تھے یہودیوں نے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا کہ جس دن حضرت یحییٰ علیہ السلام کے خون پاک کے دھبے اس جبہ پر سے اڑ جائیں گے اور تازہ خون کے قطرے ٹپکیں گے اس دن نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوں گے وہ جبہ شام کے یہودیوں کے پاس محفوظ تھا اور علماء یہود اور شام کے احبار یہود اس جبہ پر خاص نگاہ رکھتے تھے۔

جس رات حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی اس رات اس جبہ کا لگا ہوا خون تازہ سرخ ہوا اور کئی بوند خون کے اس سے ٹپکے یہود سمجھ گئے کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہو چکی اور اب نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت پاک کا وقت قریب آگیا اس سبب سے یہودی قوم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمن ہو گئی اور ان کے قتل کی بڑی کوششیں کیں مگر اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ہر حربے کو ناکام کر دیا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگہبانی اور بڑی حفاظت فرمائی۔

حضور اقدس ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت جوان اور بہت خوبصورت اور کمال صاحب کمال تھے اور نور مصطفوی ان کی پیشانی مبارک میں

ایسا چمکتا تھا جیسے سورج طلوع کے وقت چمکتا ہے جب قریش کے لوگ ملک شام اور اس کے قرب و جوار میں تجارت کے لیے جاتے تو یہودی ان سے پوچھتے کہ عبداللہ کا کیا حال ہے تو وہ بتاتے کہ عبداللہ ایک درخشندہ نور ہیں ہشاش بشاش ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وادی الجہا میں جارہا تھا کہ میری پشت سے دو روشنیاں نمودار ہوئیں جو مشرق و مغرب کو روشن کر رہی تھیں جب وہ دونوں آپس میں ملتیں سارا عالم روشن ہو جاتا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ سے فرمایا بیٹا! عنقریب تمہاری صلب سے ایک ایسا بیٹا پیدا ہونے والا ہے جس کے نور کا اجالا زمین و آسمان کو گھیر لے گا۔

شام کے ستر علماء یہود نے پروگرام بنایا کہ وہ حضرت عبداللہ کو قتل کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جائیں گے اور جب تک وہ عبداللہ کو قتل نہ کرلیں گے واپس شام نہیں آئیں گے ہر ایک نے ایک ایک تلوار زہر میں بھگولی اور وادی مکہ میں آٹھہرے وہ حضرت عبداللہ کی نقل وحرکت پر نگاہ رکھتے تھے ایک دن حضرت عبداللہ اکیلے شکارگاہ کی طرف جارہے تھے کہ صحرا میں ان ستر یہودیوں نے آپ کو گھیر لیا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد وہب بن عبدالمناف زہری نے ان لوگوں کو دیکھ لیا تو ان کا خون جوش میں آگیا اور کہنے لگا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک عربی نوجوان کو شام کے ستر یہودی قتل کر دیں اور ہم دیکھتے رہیں کہنے لگے کہ میں جان قربان کردوں گا مگر یہودیوں کو ان کی مذموم حرکت میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا وہ اکیلے ہی آگے بڑھے دیکھا کہ حضرت عبداللہ کی مدد کے لیے اور بھی بہت سے لوگ پہنچ رہے ہیں اور ان لوگوں کی شکلیں اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھیں (وہ فرشتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آگئی تھی) انہوں نے ان ستر یہودیوں کو مار بھگایا اور حضرت عبداللہ صحیح سلامت گھر آگئے۔

وہب بن عبدالمناف زہری نے سارا واقعہ حضرت عبدالمطلب کو سنایا اور اپنے گھر والوں کو بھی سنایا پھر اپنی بیٹی جو انتہائی خوبصورت صالحہ پاکیزہ تھی حضرت آمنہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ حضرت عبداللہ کے لیے پیش کیا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رضا مندی کا اظہار فرمایا اور وہب کی بیٹی سیدہ آمنہ کا نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کر دیا۔

قریش کی دوسری عورتوں کو اس رشتہ پر بڑا املال ہوا انہیں حضرت عبداللہ سے بڑی محبت تھی ہر عورت حضرت عبداللہ سے شادی کی خواہش مند تھی بائیس عورتیں اسی غم سے انتقال کر گئیں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر اپنے مگر تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ نور عطا فرمایا کہ دنیا بھر میں کسی عورت کے نصیب میں نہ ہوا اور جمعۃ المبارک کی رات نور محمدی صلب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رحم آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں منتقل ہوا اس رات اللہ تعالیٰ نے خازن بہشت کو حکم فرمایا کہ بہشت کے دروازے کھول دیئے جائیں اس دن تمام دنیا کے بتوں کو سرنگوں کر دیا گیا ابلیس کا تخت الٹا دیا گیا چالیس دن تک ابلیس پہاڑوں کی غاروں میں جا چھپا اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور اس کا رنگ فق ہو گیا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رحم پاک میں جس وقت نور مصطفوی منتقل ہوا تو ان دنوں سارا عرب قحط کی وجہ سے سخت پریشان تھا حضور اقدس ﷺ کے نور پاک کی منتقلی کی برکت سے زوردار بارشیں ہوئیں اور عرب کی سرزمین پر سے قحط ختم ہوا اور میدان سرسبز ہو گئے درخت بار آور ہو گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ابھی اپنی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں تھے تو کئی قسم کے شواہد اور علامات سامنے آئیں قریش کے مویشی بھی بعض اوقات زبان حال سے گفتگو کرتے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے اور گواہی دیتے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اہل دنیا کے لیے امان ہیں وہ دنیا کے لیے نور اور روشنی ہیں یہ علامات ہر کاہن اور ساحر کے سامنے آتیں ان دنوں ان کے علم کا کاہن بے بس ہو گئے دنیا کے بادشاہوں میں ایک بھی ایسا تخت سو تھا جو الٹ نہ گیا ہو

مغرب کے وحشی جانور مشرق کی سرزمینوں میں جاتے ایک دوسرے کو نبی آخرالزمان کی آمد کی خوشخبریاں دیتے دریا ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے ان کی موجوں پر قدرتی طور پر لکھا ہوا پایا جاتا تھا شاد باشید ابوالقاسم رحمۃ للعلمین ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔

(بحوالہ شرف النبی ﷺ)

نورِ مصطفیٰ پیشانی عبداللہ رضی اللہ عنہ میں

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنانے کے بعد اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کے نور پاک کے تاج کو پیشانیِ آدم میں رکھا اور پھر اپنی معزز روح پھونکی تو ان کی پیشانی نور محمدی سے روشن ہوگئی پھر جب وہ کھڑے ہوئے تو تمام ملائکہ نے آدم علیہ السلام کی پیشانی پاک میں نور مصطفوی ﷺ کو چمکتا دیکھا تو سب کے سب ملائکہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدے میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ کا حکم بجالا کر عزت سے سرفراز ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتار دیا تو نور محمدی کو ان کی پشت مبارک میں رکھا جس کا نور آدم علیہ السلام کی پیشانی میں مسلسل چمکتا رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جدہ میں اتارا اور حضرت آدم علیہ السلام کو سراندیپ میں اتار پھر آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبول فرما کر دونوں کو میدان عرفات میں ملایا اور پھر دونوں سے اولاد پیدا ہوئی پھر جب اللہ تعالیٰ نے نور مصطفوی ﷺ کو پاک اصلاب سے پاک ارحام کی طرف برابر منتقل کرنا چاہا تو سب سے پہلے حضرت شیث علیہ السلام کے ذریعے نور مصطفوی کا سفر شروع ہوا۔

حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں حضرت شیث علیہ السلام جب اپنی والدہ محترمہ حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رحم پاک میں آئے یعنی جب حضرت حوا حضرت شیث علیہ السلام کے لیے حاملہ ہوئیں تو نور مصطفوی ﷺ پشت آدم علیہ السلام سے رحم حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حضرت شیث علیہ السلام کے ذریعے منتقل ہوا تو نور مصطفوی ﷺ کی منتقلی سے حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیشانی روشن ہوگئی تو جو ملائکہ نور مصطفوی ﷺ کا دیدار کرنے کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف متوجہ تھے وہ سب کے سب حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہو گئے آدم علیہ السلام فرشتوں کے اس رویہ کی وجہ سے پریشان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض

پیش کی کہ یا اللہ! کیا مجھ سے پھر کوئی خطا سرزد ہوگئی ہے کہ ملائکہ نے میری جانب سے منہ پھیرلیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم! اب تجھ سے کوئی خطا نہیں ہوئی مگر نور محمدی جو تیری پیشانی میں تھا اور جس کی وجہ سے ملائکہ تیری طرف متوجہ تھے وہ نور پاک اب حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد ہوا ہے لہٰذا اب وہ تمام ملائکہ حوا کی طرف متوجہ ہوگئے ہیں پھر جب شیث علیہ السلام پیدا ہوئے اور جوان ہوئے تو نور محمدی ان کی پشت مبارک میں تھا جس کے نور سے ان کی پیشانی روشن رہتی تھی حضرت شیث علیہ السلام عمر میں اپنے سب بھائیوں سے چھوٹے تھے مگر نور محمدی کی برکت سے وہ مرتبہ میں اپنے سب بھائیوں پر فوقیت لے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور پاک کی عظمت کو ظاہر فرمایا کہ یہ وہ معظم ہے جو چھوٹے کو بڑا کر دیتا ہے جن جن خوش نصیبوں کے مقدر میں نور محمدی کا ظہور رہا وہ مرتبہ میں دوسرے تمام لوگوں سے ہمیشہ افضل و اعلیٰ رہے پھر وہ نور مصطفوی ﷺ حضرت شیث علیہ السلام سے ان کی اولاد پاک میں منتقل ہوا اور بہ ترتیب آباءِ نبوی پاک اصلاب سے پاک ارحام میں انتقال فرمانے لگا اور اہتمام الٰہی رسالت مآب کے نور کا انتقال برابر یہ جاری رہا کہ حضور اقدس ﷺ کے ہر جد اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ نور محمدی کی بدولت وہ شرف و عزت دیتا تھا کہ وہ جد اعلیٰ اپنے ہم عصروں میں سر برآوردہ اور معظم رہتا تھا چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں سے اولاد آدم کو برگزیدہ کیا اور اولاد آدم میں سے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور پھر اولاد ابراہیم میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ کیا۔

(بحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف)

حضور اقدس ﷺ کا نور پاک اسی اعلیٰ شان سے پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف چلتا رہا یہاں تک حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

پشت پاک میں تشریف لایا اور اس پاک نور کی برکت سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی روشن رہتی تھی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن اپنے والد حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں عرض کیا کہ اے ابا جان! جب میں بطحائے مکہ کے قریب جاتا ہوں تو ایک نور عظیم الشان کو اپنی پشت میں چمکتا پاتا ہوں پھر وہی نور ظاہر ہو کر دو حصوں میں بٹ جاتا ہے ایک ٹکڑا مغرب دوسرا مشرق کی طرف منتقل ہو کر تجلی فرماتا ہے کبھی پارہ ابر کی صورت میں میرے سر پر سایہ فگن ہوتا ہے پھر آسمان کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ملائکہ مقربین مدارجِ استقبال بجالاتے ہیں اور ہنگام اجلاس فرش ارض سے درود و سلام کی آواز آتی ہے۔

اے حاجب شہنشاہ دارین السلام
فانوس شمع محفل کونین السلام

''یعنی اے عبداللہ! نور محمدی ﷺ تیری پشت میں منور و موجود ہے تو قابل سلام وسزاوار درود ہے۔''

پھر کہا اے ابا جان! جس خشک درخت کے پاس سے میرا گزر ہوتا ہے وہ درخت فوراً سرسبز اور باء آور (پھل دار) ہو جاتا ہے اور اس کے پتے مجھ پر سایہ فگن ہوتے ہیں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ! تجھے بشارت ہو کہ تیرے صلب سے سید رُسل احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ پیدا ہوں گے جن کے جمال بے مثال پر تمام جن وانسان فریفتہ وشیدا ہوں گے۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بت خانہ کی طرف سے گزرتے تو بت بزبان حال چلاتے تھے کہ اے عبداللہ کے لیے ہمارے قریب مت آؤ ہم پر رحم کرو کیونکہ نور نبی آخر الزمان تمہاری پیشانی میں چمکتا ہے اور ہمارا تن بدن آتش

کفر سے دہکتا ہے۔

ہم ہلاک ہوں گے پھر سے خاک ہوں گے اس نبی آخر الزمان کا ظہور ہمارے حق میں آفت آسمانی ہے ہماری آتش کفر اس پاک نبی کے دریائے رحمت کے آگے پانی کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پاک میں نور محمدی ہر وقت روشن رہتا تھا جس کی وجہ سے مکہ پاک کی حسین و جمیل عورتیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شادی کی خواہش رکھتی تھیں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے قبیلہ بنو زہری کے وہب زہری کی نیک و پارساہ بیٹی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انتہائی خوبصورت اور خوب سیرت تھیں کہ ساتھ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح کر دیا اور یہ عقدِ نکاح رجب المرجب کے مہینہ میں جمعۃ المبارک کی شب منعقد ہوا تو اسی رات وہ پاک نورِ محمدی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو کہ شکم اطہر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں آ گیا۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار میرٹھ)

نورِ محمدی کی شکمِ اطہر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا میں تشریف آوری

حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ماہ رجب کے شروع میں ہوا اور ماہ رجب کی چوتھی تاریخ شب جمعۃ المبارک کو نور محبوب رب العالمین حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صلب پاک سے منتقل ہو کر سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاک رحم میں تشریف فرما ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے نور کی برکت سے ان کے شکم مبارک کو منور اور متبرک فرمایا۔

صحیح روایات میں آتا ہے کہ اہل ایمان مسلمانوں پر عیاں ہے کہ جس رات نور مصطفوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منتقل ہوا سو عورتیں حسرت سے مر گئیں انہیں ایسا رشک ہوا کہ دنیا سے گزر گئیں ہیں اس رات کو ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی (اظہار خوشی) زمین تک پہنچایا اور اہل زمین نے اپنی خوشیوں سے اہل آسمان کو آگاہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا بیخِ ضلالت کو تختہ ہستی سے اکھاڑ پھینکا جنت کے دروازے کھول دیئے گئے تمام عالم انوار قدس سے معمور ہوا شیشہ دل ابلیس لعین سنگ الم سے چور ہوا چالیس شبانہ روز گرفتار و نالاں رہا بعد رہائی کے چالیس دن کوہ و صحرا میں پنہاں و سرگراں رہا تمام روئے زمین کے بت سرنگوں ہوئے قریش کے تمام جانور صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ بولنے لگے زبان خوش الحان درود میں کھولنے لگے مغرب کے وحوش و طیور نے مشرق کے چرند و پرند کو مژدہ سنایا کہ آج ماہتاب رسالت آفتاب نبوت برج حمل آمنہ میں آ گیا اب خیر البشر ابو القاسم کے ظہور کا زمانہ نزدیک آ گیا ہے شیاطین کے فتور کا زور ختم ہوا اور حق تعالیٰ نے مخلوقات معظّمہ کو بخلعت خطاب سرفراز فرمایا اور یوں ممتاز فرمایا۔

اے عرش برقعہ نور پہن لے اے کرسی فخر کی چادریں اوڑھ لے اے ملائکہ آسمان تم سب کمر باندھ کے عرش کے گرد کھڑے ہو جاؤ اے سدرۃ المنتہیٰ تو کھل جا اور

نورانی ہو جا اے حوران جنت تم کھل بیٹھو تم صاحب بینات و معجزات کے سبب آسمانوں پر فخر کرو اے زمینوں تم بسبب اول و آخر فخر کرو اے قبہ زم زم یہ ہے نبی اعظم اے مروہ اے صفایہ ہے نبی مصطفی ﷺ اے حرا کے پہاڑ یہ خیر الوری کی ولادت کی جگہ ہے اے عرفات کے پہاڑ یہ ہلاکتوں سے نجات دینے والا ہے اے ابوقبیس کے پہاڑ یہ مسرت اور خوشی کا صاحب ہے اے مسجد خیف تحقیق کہ تجھ میں بزرگ مہمان آ پہنچا اے منیٰ کے لوگو تحقیق کہ تم کو خوشی اور مبارک باد حاصل ہوگئی۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کا نور پاک میرے شکم اطہر میں آیا تو میں ایام حمل میں ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رہی اور تبدیلی ذائقہ اور تغیروں وضعف اعضاء وغیرہ سے محفوظ رہی چند مدت پہلے اہل قریش خشک سالی کی وجہ سے نہایت پریشان محتاج آب و نان تھے جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاملہ ہوئیں تو ایسا پانی برسا کہ تمام درخت خشک و سرسبز لہلہانے لگے خشک سالی ختم ہوگئی اور اہل مکہ سب کی جان میں جان آئی لوگ خوش ہو گئے۔

حضور اقدس کی ولادت پاک سے کچھ عرصہ قبل حضور اقدس ﷺ کے والد محترم حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتفاق سفر ہوا ہنگام مراجعت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا گزر ہوا سفر آخرت پیش آیا اثنائے راہ میں انتقال فرمایا حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قیامت خیز سانحہ سے نہایت دکھ ہوا اور حضور اقدس ﷺ کی یتیمی کا کمال صدمہ و غم ہوا کہ ہنوز رحم مادر سے گلشن دنیا میں قدم ناز نہ رکھا کہ باپ نے سال آخرت کا پھل چکھا حالانکہ اس گوہر دریائے وحدت آبرو و ندرت کی یتیمی کی شان اعلیٰ مرتبت و عظمت کی تھی سراسر خلّاق العلیم کی حکمت تھی۔

جس وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت کا وقت قریب آیا کوائف دردزہ نمودار ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزات و عجائبات کا ظہور ہوا سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ درد اول میں ایک ایسی آواز مہیب میرے کان میں آئی جس سے

میرے دل میں کمال ہیبت و دہشت سمائی دفعتہ ایک سفید مرغ نے اپنا بازو میرے قلب پر ملا فوراً وہ خوف جاتا رہا اور کثرت نور بصر (آنکھوں کی روشنی) سے مغرب و مشرق کا حال کھلا دوسرے دور میں دیکھا کہ تین علم (جھنڈے) سبز ایک مشرق دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہے محض قدرت رحمت رب ہے اور ایک چادر نورانی ہے جو آسمان سے زمین تک طولانی ہے اور کچھ مرد نظر آئے جو زمین و آسمان کے درمیان ہوا میں معلق ہیں انتہائی مودب ہاتھوں میں طشت ہیں انہیں دیکھنے سے مجھے پسینہ آیا غیرت شرماتی تھی اور حق عرق پسینہ کے ہر قطرے سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

تیسری مرتبہ شدت دردزہ میں مجھے اپنی تنہائی کا خیال آیا دعا کے واسطے ہاتھ اٹھایا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اس وقت عبد مناف کی کوئی لڑکی میرے پاس موجود نہیں اور کوئی اس حالت درد کا شریک نہیں ابھی دعا سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ تمام گھر عورتوں سے معمور ہو گیا چاروں طرف نور کا ظہور ہو گیا اس میں تین بیبیاں باعز واحترام غایت عالی مقام نظر آئیں بشاشت بشرہ سے نمایاں گویا کوئی خوشخبری لائیں سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں حیران ہوئی نہایت ششدر ہوئی ان سے پوچھا کہ تم کون ہو کہاں سے آئی ہو تمہارا نام کیا ہے انہوں نے جواب میں کہا اے آمنہ! تو خوف نہ کر ہم حوا و مریم و آسیہ ہیں آپ کے ہاں محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا اہتمام ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے وقت ولادت پر آپ کی خدمت گزاری کے لیے جنت سے حاضر ہوئیں ہیں۔

اس کے بعد ایک فرشتہ انسانی صورت میں حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ شربت کا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید تھا کہنے لگا اے آمنہ! پی لو تین مرتبہ کہا پھر اپنے کافوری ہاتھوں سے حضرت آمنہ کو پلایا جب انہوں نے خوب سیر ہو کر پیا تب اس نے اپنے ہاتھ سے ان کے پیٹ پر مسح کیا اور کہا ظاہر ہو جایئے اے رسولوں کے سردار ظاہر ہو جایئے اے خاتم النبیین ظاہر ہو جایئے اے رحمۃ للعلمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر یا خیر خلق اللہ اظہر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظہر یا محمد بن عبد اللہ پس ظاہر ہوئے رسول اللہ ﷺ مثل چودھویں رات کے چاند کے روشن یعنی بارہ ربیع الاول پیر کے دن صبح صادق کے وقت۔

(اکحل البصر فی ولادت خیر البشر لکھنو)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں بار بار اپنے حبیب پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک (میلاد پاک) کا ذکر فرمایا ہے اور صاحب قرآن جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بار بار صحابہ کرام کے عظیم الشان اجتماعات میں اپنے خلق کی کیفیت اور اپنی ولادت پاک کا حال بیان فرمایا ہے اور پہلے انبیاء کرام بھی اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی امتوں کے سامنے میلاد مصطفی کریم کا بیان فرماتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد فرما رہا ہے:

(المائدہ ۱۵)

"قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ"

"بیشک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔"

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں ہی حضور اقدس ہیں اور تفسیر کبیر و مدارک میں لکھا ہے کہ نور سے مراد امام الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین سے مراد کلام اللہ قرآن کریم ہے قرآن کریم بھی نور ہے اور صاحب قرآن محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے پروردگار عالم کے روبرو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے ایک نور تھا۔

(بحوالہ ابن القطان)

اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا تو اس پاک ذات کریمی نے اپنے

نور مبارک سے ایک مٹھی نور کی لی اور فرمایا کُن مُحَمَّدًا تو نور محمدی عالم ظہور میں جلوہ افروز ہو گیا اللہ تعالیٰ خلق العلیم ہے اللہ تعالیٰ نے تمام خلق کو لفظ کن سے پیدا فرمایا اور کن تامہ فرمایا یعنی نیست ہو ہست ہو جا اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نور پاک کو کن ناقصہ کہا کن محمدا یعنی ہو جاؤ ستودہ یعنی صفت ستودگی کو اختیار کرو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے خطاب ہی نور محمدی سے کیا کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہ تھا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خطاب فرماتا اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب اول ہی سے ظاہر کر دیا کہ از روئے خلقت سے محمد ﷺ بے مثل اور یکتا ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام خلق میں کسی سے وہ خطاب نہ فرمایا جو خطاب حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا اور اس نور محمدی کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نور محمدی پاک کو اپنی صفات پاک کے حجابات کی سیر کروائی اللہ تعالیٰ جسم کی مثل سے پاک ہے حجاب اس کو کہتے ہیں جو دوسرے کو چھپالے اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو عالم تعین میں ظاہر کیا اور پھر کمال محبت سے اپنی صفات پاک میں چھپالیا پس وہ نور محمدی اللہ تعالیٰ کی صفات پاک کا مظہر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی تمام صفات پاک کے انوار و برکات سے مزین فرما کر محمد رسول اللہ ﷺ بنا کر دنیا میں بھیجا۔

امت محمدیہ کے اولیاء کرام میں سے ایک ولی باکمال مفسر قرآن حضرت الشیخ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر بحر الحقائق میں قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۵۔

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ"

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب محمد ﷺ کو نور فرمایا اور نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نور قدم سے ظلمت کدہ عدم سے وجود میں جس کو لایا وہ محمد مصطفی ﷺ کا نور مبارک تھا۔

ولادت پاک نور مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا اور زمین کو پست اور آسمانوں کو بلند کرنا چاہا تو اس پاک ذات نے اپنے نور کی ایک مٹھی بھر کر فرمایا اے نور تو میرا حبیب محمد ﷺ بن جا چنانچہ وہ نور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پانچ سو برس پیشتر عرش الٰہی کے اردگرد طواف کرتا رہا دوران طواف اس نور سے یہ صدا پیدا ہوئی الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی لیے میں نے تیرا نام محمد ﷺ رکھا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے پھر اللہ تعالیٰ نے نور محمدی ﷺ سے آدم علیہ السلام کا نور پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے کی مٹی سے حضور نبی اکرم ﷺ کا جسم لطیف پیدا کیا پھر نور محمدی ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں میں رکھا جب وہ نور اقدس حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں آیا تو فرشتے اس کی زیارت سے بہرہ اندوز ہونے کی غرض سے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک کی جانب صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (نوریوں کو ہی نور کی پہچان ہوتی ہے) حضرت آدم علیہ السلام حیرت میں آ کر دریافت کرنے لگے یا الٰہی! ان فرشتوں کو کیا ہوا کہ میری پشت کی جانب صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نور محمدی ﷺ کو تیری پشت میں دیکھ کر اس کے آگے صف بستہ باادب کھڑے رہتے ہیں۔

تب آدم علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا یا الٰہی! تو نور پاک کو میری پیشانی میں منتقل کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس روشن نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کر دیا جب وہ نور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں آ گیا تو فرشتے اس کے آگے صف بستہ کھڑے ہو گئے اور نور محمدی کا دیدار کرنے لگے اب حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں اس نور کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور اشتیاق کی آگ سینہ میں شعلہ زن

ہوئی تو بے تابانہ شوق کے ساتھ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا الٰہی! اپنے حبیب پاک کے نور کو میرے بدن کے کسی ایسے حصہ میں منتقل کردے جس کی میں بھی زیارت کرسکوں۔

اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو آدم علیہ السلام کی شہادت کی انگلی میں منتقل کردیا حضرت آدم علیہ السلام کی نگاہ اس نور مبارک پر پڑی تو اسی وقت انگشت شہادت بلند کر کے پڑھا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ"

کلمہ شہادت سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے پڑھا جب آدم علیہ السلام معصیت الٰہی کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے تو نور محمدی ان کی پشت میں منتقل ہو کر چلا آیا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عرفات کے میدان میں ملا دیا اور ان کی اس مقام پر یکجائی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے جنت کی ایک نہر رواں فرمائی جس میں آدم علیہ السلام نے غسل کیا پھر حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہم بستر ہوئے تو وہ نور پاک ان کی پشت سے منتقل ہو کر حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیشانی میں جگمگ جگمگ کرنے لگا اور پھر اس زمانہ سے لے کر ولادت مصطفوی تک یوں ہی ایک پشت مبارک سے دوسری پشت مبارک تک اور ایک پاک اور ستھرے شکم مبارک سے دوسرے پاکیزہ شکم مبارک کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں آ کر ٹھہرا اور پھر وہ نور محمدی اسی طرح پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت مبارک میں جلوہ افروز ہوا اور پھر وہاں سے ان کے سب سے پیارے اور لاڈلے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت مبارک میں جلوہ افروز ہوا پھر حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی اور یہ عقد رجب کے مہینہ میں جمعۃ المبارک کی شب کو منعقد ہوا تو اسی رات وہ نور محمدی حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو کر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

شکم اطہر میں آ گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس رات نور محمدی ﷺ شکم آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں منتقل ہوا تو قریش کا کوئی چوپایہ ایسا باقی نہ رہا جو اس رات نہ بولا ہو ہر ایک جانور نے باآواز بلند پکارا رب کعبہ کی قسم آج محمد ﷺ کا پیٹ رہا اور مشرق افق کا چمکتا ہوا تارا برج آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں منتقل ہو کر آیا وہ دنیا کا پشت پناہ اور اہل دنیا کا روشن چراغ ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب محمد ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو جنت کے دربان رضوان کو حکم فرمایا کہ آج کی رات فردوس کے تمام دروازے چوپٹ کھول دیئے جائیں اور ایک منادی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں باآواز بلند پکارے کہ اے ساکنان آسمان اور اے ساکنان زمین ہوشیار ہو جاؤ کہ جو نور مخزون اور پوشیدہ تھا اس رات اپنی والدہ کے شکم اطہر میں جا ٹھہرا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سات سال کا بچہ تھا ایک یہودی کو میں نے دیکھا کہ وہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں پکارتا پھرتا ہے کہ اے یہود کے گروہ آج رات کو جناب محمد مصطفی ﷺ کے ستارے نے طلوع کیا ہے۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار از شاہ محمد فاضل بزمی میرٹھی)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں

والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور پرنور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک میرے شکم اطہر میں تشریف فرما ہوا تو حمل شریف کے پہلے مہینے میں نے خواب میں ایک دراز قد آدمی دیکھا جس نے مجھے بڑی تشفی کے لہجہ میں کہا اے آمنہ تجھے بشارت ہو کہ تو نبیوں کے امام وسردار کی والدہ بننے والی ہو میں نے پوچھا اے بزرگوار محترم آپ کون ہیں تو فرمایا میں ان کا باپ آدم علیہ السلام ہوں۔

دوسرے مہینے کے شروع میں میں نے خواب میں ایک نورانی شکل والے آدمی کی زیارت کی انہوں نے کہا اے آمنہ! مجھے مبارک ہو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ تو ایک بزرگ اور معزز نبی کو پیٹ میں لیے ہوئے ہے میں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے فرمانے لگے میں شیث علیہ السلام ہوں۔

جب تیسرا مہینہ شروع ہوا تو ایک اور نورانی صورت والے آدمی کی زیارت ہوئی انہوں نے کہا تجھے بشارت ہو کہ تو پہلے تمام نبیوں کے سردار کی والدہ ہو میں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں چوتھے مہینے میں ایک اور بزرگ اور نورانی صورت والے آدمی نے خواب میں آ کر مجھے کہا اے آمنہ! تجھے مبارک ہو تو بزرگ سردار اور پاکدامن نبی کی والدہ بننے والی ہو میں نے ان کا نام پوچھا تو فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب چار مہینے پورے ہو گئے اور پانچواں مہینہ شروع ہوا تو ایک اور معزز ہستی کو خواب میں دیکھا وہ کہہ رہے تھے تجھے مبارک ہو تیرے پیٹ میں سید البشر ہیں میں نے اس ہستی سے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا میں ھود علیہ السلام ہوں۔

چھٹے مہینے میں میں نے خواب میں ایک انتہائی خوبصورت شخص کی زیارت کی انہوں نے مجھے فرمایا اے آمنہ! تجھے خوش ہونا چاہیے کہ تو نبی ہاشمی کی والدہ ہو میں نے ان

کا نام دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ میں ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

ساتواں مہینہ شروع ہوا تو ایک اور مقدس نورانی صورت والے بزرگ خواب میں ملے جو کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے آمنہ! تجھے مبارک ہو تیرے پیٹ میں ایک ایسا مکرم و محترم بچہ ہے جسے رب العالمین دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا اے بزرگوار محترم آپ کون ہیں فرمایا میں اسماعیل علیہ السلام ہوں اماں جان فرماتی ہیں کہ انہی ایام میں شاہ کسریٰ کا محل شق ہو گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے۔

سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آٹھواں مہینہ لگا تو ایک اور نورانی ہستی کا دیدار ہوا فرمانے لگے اے آمنہ! تجھے مبارک بشارت ہو تو خاتم النبیین کو جنم دینے والی ہو میں نے ان سے ان کا نام پوچھا تو فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں اماں جان فرماتی ہیں کہ اسی مہینہ میں فارس کی آگ جو کئی سو سال سے بھڑک رہی تھی خود بخود سرد پڑ گئی۔

اماں جان سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نواں مہینہ شروع ہوا تو پھر خواب میں ایک روشن چہرہ والے شخص کی زیارت ہوئی انہوں نے مجھے مبارک باد دی اور فرمایا اے آمنہ! تجھے مبارک ہو تو نبیوں کے امام محمد ﷺ کو جنم دینے والی ہو میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں تو فرمایا میں عیسیٰ ابن مریم ہوں اور اسی مہینہ میں ایران کے بادشاہ کسریٰ کے سر پر سے تاج گر پڑا۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار)

یہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باری باری مبارک باریں پیش کرتے رہے سیرت پاک کی تمام خوبصورت کتابوں میں سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ عنہا کے اس خواب پاک اور انبیاء کرام کی بشارتوں اور مبارک بادوں کا ذکر موجود ہے تو ثابت ہو رہا ہے کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی میلاد پاک کی خوشیاں منانا اور ایک دوسرے مومن مسلمان کو مبارک باد دینا یہ انبیاء کرام کی سنت ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ ہے۔

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ"

(التوبۃ ۳۳)

"وہی جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔"

ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی شان کے مظہر ہیں حضور اقدس رب تعالیٰ کی پہچان ہیں اگر رب تعالیٰ کو پہچاننا ہو تو یوں پہچانو کہ رب کریم وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا ہے لہٰذا حضور اقدس ذات پاک وصفات پاک کے مظہر ہیں قرآن کریم کی اس آیت مبارک سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ سچا دین اور ہدایت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ساتھ وابستہ ہیں اور ایسے وابستہ ہیں جیسے آفتاب کے ساتھ روشنی وابستہ ہوتی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہ ہدایت ملتی ہے نہ ہی سچا دین ملتا ہے اگر صرف قرآن کریم سے ہدایت مل جاتی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں کیوں بھیجا جاتا اہم بات یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ہدایت اور سچے دین سے الگ نہ ہوئے کیونکہ یہ دونوں ہدایت اور سچا دین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیجے گئے ہیں جو انہیں ایک آن (لمحہ) کے لیے بھی ہدایت سے الگ مانے وہ بے دین ملحد ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ اسی واسطے بھیجا ہے کہ دین اسلام کو سب دینوں پر غالب کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اپنے سچے دین کو اس طرح غالب کر دیا کہ آپ کے دین سے پہلے تمام آسمانی دین منسوخ فرمادئے اور سچے دین دینِ اسلام کو دوسرے تمام دینوں پر دینی غلبہ حاصل ہو گیا لہٰذا آج اس وقت ۱۴۳۸ ہجری ۲۰۱۷ عیسوی دین اسلام تمام پہلے دینوں

پر غالب ہے اور قرآن کریم تمام پہلی دینی کتابوں پر غالب ہے آج قرآن کریم ہی صرف اصلی حالت میں قائم ودائم ہے اور سب سے زیادہ پڑھی جانے والی مقدس کتاب صرف قرآن کریم ہی ہے اسی طرح دین اسلام کی عبادت گاہیں مساجد تمام دینی عبادت گاہوں پر غالب ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا چرچا تمام دینی پیشواؤں پر غالب ہے دنیا میں تمام انبیاء کرام سے زیادہ عزت وشہرت حضور اقدس کے حصہ میں آئی سب سے زیادہ درود و سلام حضور اقدس ﷺ پر پڑھا جارہا ہے اور نعت شریف ومنقبت شریف سب سے زیادہ حضور اقدس ﷺ کی پڑھی جارہی ہے یہی حضور اقدس ﷺ کا چرچا ہے جو پہلے تمام دینی پیشواؤں پر غالب ہے اور یہ غلبہ تا قیامت قائم ودائم رہے گا اور سچا دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ اس دین حق کو لانے والے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نبی حق ہیں اور موجود ہیں اور تمام انبیاء کرام کے امام وسردار ہیں اور جب آخری وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو وہ دین اسلام پر ہی قائم ہوں گے اور ان کی تشریف آوری پر تمام دنیا میں صرف سچا دین دین اسلام ہی رہ جائے گا باقی تمام دین مٹ جائیں گے قرآن کریم کی اس آیات مبارکہ سے یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت وعزت کو ناپسند کرے وہ مشرک ہے۔

(بحوالہ تفسیر نور العرفان)

وقت ولادت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بوقت صبح صادق بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۲۲ اپریل ۵۷۱ء شہر مکہ معظمہ جبل ابو قبیس کے دامن میں محلہ بنی ہاشم سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں سید المرسلین محمد مصطفی ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں اللہ تعالیٰ کے نور کی جلوہ گری ہوئی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت ایسا نور مستنیر (روشن) ہوا کہ فرش تا عرش یکدم منور ہو گیا اور سارا عالم دور ونزدیک مجھ پر روشن ہو گیا اس نور کی روشنی سے میں نے ملک شام کے محلات دیکھ لیے اور ایک ایسی خوشبو مہکی جس سے مشام دماغ معطر ہو گئے اور تمام زمین و آسمان خوشبو مصطفی سے بھر گیا ہر طرف ایک خاص قسم کی خوشبو پھیل گئی ایسی اعلیٰ خوشبو جو پہلے کائنات ارض وسماوی کے نصیب میں نہ آئی تھی عالم دنیا اس خوشبو سے مہک اٹھی اور خوشبوئے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں تمام ملائکہ کرام خوشی اور مسرت سے جھوم اٹھے جنت میں حوروں نے خوشی کے ترانے پڑے باد صبا اور باد نسیم جگہ جگہ خوشیاں بکھیر نے لگیں اور ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگیں۔

اماں جان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پر نور محمد مصطفی ﷺ نے ولادت پاک کے فوراً بعد سب سے پہلے اپنے اللہ رب العزت کے حضور سجدہ کیا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ پڑھا اس کے بعد یہ کلمات تذکیر وتہلیل تحمید وتمجید تسبیح وتقدیس پڑھے۔

اَللهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا"

حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کی برکت سے ایوان کسریٰ پاش پاش ہو گیا اور اس کا لشکر بکھر گیا نوشیرواں کے محل کے چودہ کنگرے از خود زمین پر گر گئے اور فارس کے آتش کدے جو زرتشیوں (آگ کی پوجا کرنے والوں) نے ہزار ہا سال سے جلا

رکھے تھے یکدم بجھ گئے یعنی نور مصطفی کریم ﷺ نے نار ابلیس کو بجھا دیا اور بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا جو پہلے پانی سے بھرا رہتا تھا بیت اللہ شریف حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے در اقدس کی طرف تعظیماً جھک گیا اور پھر حضور پرنور محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ کیا اور جب بیت اللہ شریف نے آمنہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک گھر کی طرف جھک کر سجدہ کیا تو کافروں کی طرف سے بیت اللہ شریف میں رکھے ہوئے تمام بت سر کے بل گر پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ ولادت مصطفوی کی شب اور دن میں روئے زمین کے تمام بت اوندھے منہ گر پڑے شیاطین کا آسمان پر چڑھنا موقوف ہو گیا ہر گھر روشن ہو گیا اور کوئی جگہ ایسی نہ تھی جو منور و جگمگا نہ رہی ہو اور روئے زمین کے تمام جانوروں نے بزبان فصیح کلام کیا اور حضور اقدس ﷺ کی آمد کی خوشخبری سنائی یہاں تک کہ طائران مشرق (پرندوں) نے طائران مغرب کو مبارک باد دیں ایک روایت میں ہے کہ قریش مکہ کے گھروں کے ہر جانور نے فصیح زبان میں کلام کیا اور آمد مصطفی کی خوشخبری سنائی۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ محترمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حاضر تھی اس رات مجھے ہر چیز آفتاب کی مانند روشن نظر آتی تھی ستاروں کو میں نے دیکھا تو یوں معلوم ہوتے تھے جیسے میری طرف چلے آ رہے ہیں۔

(شواہد النبوۃ)

حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی ولادت پاک کے بعد اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ فرمایا اور اپنی امت کو یاد فرمایا اور فرمایا رب ھب لی امتی اے اللہ میری امت کو بخش دے اس دعا میں حضور اقدس ﷺ نے اپنی نبوت کا اظہار بھی فرما دیا کیونکہ امت ہوتی ہی نبی اللہ

کی ہے نبی اللہ ہوتے ہیں تو امت ہوتی ہے پھر اپنی ساری امت سے محبت کا اظہار بھی فرمادیا۔

رب ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوۃ والسلام
پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگارئ امت پہ لاکھوں سلام

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا خواب اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی والدہ مطہرہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب جو انہوں نے میری ولادت سے قبل دیکھا کی تعبیر ہوں۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ولادت مصطفی کی رات آئی وہ شب دوشنبہ تھی اور فجر کے پھوٹنے کا وقت تھا تو میں نے ایک مختصر سی جماعت کو آسمان سے اترتے دیکھا جن کے ساتھ تین بڑے عالی شان اور سفید جھنڈے تھے انہوں نے ایک جھنڈا تو کعبہ کی چھت پر نصب کیا اور ایک میرے گھر کے صحن میں نصب کر دیا اور جو ایک باقی رہا اسے بیت المقدس کی چھت پر نصب کر دیا اس سہانی رات میں آسمان کے تارے جھک جھک کر میرے قریب ہوتے جاتے تھے جس سے خیال ہوتا تھا کہ کوئی دم میں مجھ پر گرتے پڑتے ہیں میں نے دیکھا کہ تاروں نے اپنی روشنی سے تمام دنیا کو نور سے بھر دیا ہے آسمان کے تمام دروازے کھل گئے اور میرے گھر میں بہت سے پرند جانور جن کی خوبصورت چونچ زبرجد کی اور پر بیش قیمت یاقوت کے تھے آ کر بیٹھے میں نے دیکھا کہ نہایت عمدہ اور وزنی دیباج کا بچھونہ آسمان و زمین کے درمیان بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک نورانی چادر اس سرے سے لے کر اس سرے تک تنی ہوئی ہے میں نے چند مردوں کو ہوا میں اڑتے دیکھا جو ہاتھوں میں چاندی کے آفتابے جن میں سونے کی زنجیریں پڑی ہوئی تھیں لیے ہوئے تھے چونکہ میں اس وقت پیاس کے مارے بیتاب تھی لہٰذا ان آفتابوں میں سے ایک آفتاب سے میں نے خوشگوار اور شیریں پانی پیا میں اس وقت اپنے رنج و فکر میں ڈوبی ہوئی تھی اور تنہائی کی وجہ سے میرا دل گھبرا رہا تھا کہ دفعتاً چند حسین و جمیل عورتیں دیکھیں ان جیسی حسین عورتیں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔

اس وقت مشرق و مغرب کی درمیانی تمام چیزوں کو میرے لیے چمکیلا بنا دیا پھر

مجھے دردزہ اٹھا جس نے سخت بے چین کر دیا اسی وقت ایک خوبصورت مرغ آیا اور میرے پیٹ پر اپنے پروں کو آہستہ آہستہ ملنا شروع کر دیا تو میں نے محمد ﷺ کو سیدھا جنم دیا یعنی جس طرح عام مولود سر نیچا اور پاؤں اوپر کر کے منکوسی پیدا ہوتے ہیں مگر حضور اقدس ﷺ کی پیدائش مبارک اس طرح ہوئی کہ آپ نے پہلے اپنے بزرگ قدم بساط دنیا پر رکھے اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حدود اور اس کے باندھے ہوئے قاعدوں پر ہمیشہ قائم اور ثابت قدم رہیں گے اس طرح شان محمدی کی ابتدا ہوئی اور دنیا میں برابر یہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ جلوہ نما ہوتا چلا آیا یہاں تک کہ اب وہ وقت آیا کہ خود ذات بابرکات محمدی ﷺ صفحہ ہستی پر جلوہ گر ہو کر نور الٰہی سے دنیا کے فسق و فجور کی ظلمت کو پراگندہ کرے اور جب آپ ﷺ تولد ہوئے اور نہایت فصیح زبان سے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی زبان پاک سے ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ولادت مصطفی کریم ﷺ ایک ابر آسمان سے عیاں ہوا اور ناگاہ حضور اقدس ﷺ کو آغوش رحمت میں لے کر نہاں ہوا طرفۃ العین میں وہ ابر برق جمالِ محمدی ﷺ سے چمکتا مانند نیر تاباں کے دمکتا نظر آیا اور میں نے اپنے لخت جگر محمد مصطفی ﷺ کو ایک پارچہ میں لپٹا ہوا پایا مگر اسی قلیل زمانہ مفارقت میں منادی ندا کرتا تھا کہ محمد ﷺ کو چاروں طرف عالم کے لے جاؤ اور تمام جن و انس اور ملائکہ کو ان کا جمال جہاں آرا دکھاؤ تاکہ سب پہچانیں اور جانیں کہ جو کمالات و اعزازات پہلے انبیاء کرام کو جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب کے سب محمد مصطفی ﷺ کو پہلے سے مرحمت ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور اقدس ﷺ کو مجموعہ صفات نبی رسول بنا کر ہی بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت آدم علیہ السلام ملک سلیمان حسن یوسف خلعت ابراہیم کلام موسیٰ کرم عیسیٰ عبادت یونس شکر نوح لسان اسمٰعیل بشرائے یعقوب صوت داؤد صبر ایوب زہد یحییٰ عطا فرمایا اور سوا اس کے ولایت محبوبیت حق رویت وقرب مطلق اصطفا منصب قضا افتاء اجتہاد واحتساب شفاعت عظمیٰ علم وسیع عرفان اتم اور جو کچھ صوری ومعنوی کمالات تھے خاصۃ موزوں وفریب ذات بابرکات تھے سب کے سب عطا فرمادیے سواء رتبہ شہادت کے کہ باسباب ظاہر شان نبوت کے خلاف تھا معاندین کو اعتراض کا موقع صاف تھا سو وہ بھی آپ کے جگر گوشہ قرۃ العینین یعنی حضرات حسنین کریمین علیہما السلام کو بجان ودل قبول ہوا معناً کوئی کمال ظاہری وباطنی ذات مجموعہ کمالات سے باقی نہ رہا سب کچھ آپ ہی کو حصول ہوا۔

جدا جدا جو کمالاتِ انبیاء میں تھے
وہ جدِ شاہ شہیدان کربلا میں تھے

حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی اماں حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ

عنہا فرماتی ہیں کہ وقت ولادت مصطفی کریم ﷺ تمام گھر نور سے معمور ہوا اور اس نور کی روشنی میں چھ قسم کے اعجاز کا ظہور ہوا ایک تو یہ کہ سب سے پہلے محمد ﷺ نے سر مبارک سجدے کے لیے جھکایا اور آہستہ آہستہ یارب امتی امتی فرمایا دوسرا یہ کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ اس فصاحت اور بلاغت سے فرمایا کہ سننے والوں کو تعجب آیا تیسرے جلوہ جمال بے مثال حضور اقدس ﷺ روشنی چراغ سے زیادہ فروزاں تھا کیوں نہ ہو خاص نور یزادان تھا چوتھے میں نے چاہا کہ حضور اقدس ﷺ کو نہلاوں موافق دستور جنین عمل میں لاؤں کہ ایک ندا آئی کہ اے صفیہ! ہم نے محمد ﷺ کو شستہ اور پاک بھیجا ہے تیرے نہلانے کی احتیاج کیا ہے پانچویں حضور اقدس ﷺ ناف بریدہ اور ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے الحق نئے نئے معاملے ہویدا ہوئے چھٹے میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ستارہ صبح سے زیادہ روشن ہے اس میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخط نور مزین ومبرہن ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ وقت ولادت مصطفی تین شخص غیب سے آئے ان کے رخسار مثل آفتاب کے چمکتے پائے ایک صراحی نقرئی دوسرا طشت زمردین تیسرا حریر سفید ہاتھ میں لایا اور محمد ﷺ کو طشت میں بٹھا کر سات بار نہلایا بعد اس کے وہ حریر سفید جسم اطہر میں پہنایا اور چشم نرگسیں کو بوسہ دے کر کہا کہ بشارت ہو اے محمد ﷺ کہ تم کو علم اولین وآخرین اور کمالات ظاہری وباطنی حق تعالیٰ نے مرحمت فرمائے اور مفاتیح نصرت وعظمت ومراتب شجاعت وہیبت عنایت فرمائے بعد ولادت مصطفی کریم ﷺ طاق کسریٰ شق ہو گیا اور چودہ کنگرے ایوان کسری کے گر گئے جمیع کفار لشکر رنج والم میں گھر گئے بلکہ ایک شبانہ روز تمام بادشاہان روئے زمین گونگے ہو گئے نطق سے عادی ہوئے آتش فارس ہزار برس کی مشعل بجھ گئی دریائے سادہ خشک ہو گیا اور صحرائے سماوی میں دریا جاری ہو گئے۔

(بحوالہ الکحل البصر فی ولادت خیر البشر لکھنو ۱۳۱۰ ہجری)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ پیدائشی نبی و رسول ہیں ہم اپنے اللہ کریم جل شانہ کی رحمتوں کے صدقے جائیں کہ اللہ کریم نے اپنے حبیب اور ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام صفات پاک کو قرآن کریم میں بیان فرما کر ہم تمام اہل ایمان مومن مسلمانوں پر بڑا ہی کرم فرما دیا ہے وگرنہ آج ۱۴۳۸ ہجری ۲۰۱۸ عیسوی کے پر فتن دور میں بعض بد بخت پڑھے لکھے جاہل صوفی جو پیر مریدی بھی کرتے ہیں وہ لوگوں کو مرید کرتے وقت یا حضور اقدس ﷺ کا ذکر کرتے وقت کہہ رہے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی وہ حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک کے پہلے چالیس سال کا ذکر ہی نہیں کرتے وہ بعثت کانفرنس مناتے ہیں اور میلاد مصطفی منانے کے قائل نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک الہامی آخری کتاب میں بار بار ذکر میلاد مصطفی کریم کر کے ایسے بد عقیدہ لوگوں کے اعقائد کی نفی فرما دی ہے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو پیدائشی رسول بنا کر بھیجا ہے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۱ فرما رہا ہے:

"وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ"

"اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا تو کتاب والوں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے۔"

اس آیت مبارک میں واضح طور پر بتلایا جا رہا ہے کہ پہلی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لانے سے پہلے رب تعالیٰ

کے قرب خاص میں حاضر تھے وہاں سے رب تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آئے ہیں ہم لوگ دنیا میں آئے ہیں اور حضور اقدس ﷺ بھیجے گئے ہیں ہم اپنے ذمہ پر آئے اور حضور اقدس ﷺ بھیجے گئے ہیں اسی لیے ہم رسول نہیں بلکہ حضور اقدس ﷺ رسول ہیں ہم اپنے ذمہ پر آئے ہیں اور حضور اقدس ﷺ رب تعالیٰ کی ذمہ داری پر آئے ہیں۔

(تفسیر نور العرفان)

اس آیت مبارکہ میں پہلی قوموں سے بھی خطاب ہے جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی نشانیاں توراۃ شریف میں دیکھ کر حضور اقدس ﷺ کی نبوت و رسالت کا انکار کیا پہلی قوموں میں سے یہودی قوم کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا اس وقت یہودیوں کے چار فرقے تھے ایک فرقہ توریت کے حقوق ادا کرنے والا جو بعد میں حضور اقدس ﷺ پر بھی ایمان لائے دوسرا وہ فرقہ جو اعلانیہ توریت کی حدود توڑ کر سرکش ہوا نبذ فریق منھم میں ان کا ذکر ہے تیسرا وہ فرقہ جس نے جہالت سے عہد شکنی عملاً کی اس کا اعلان نہ کیا ان کے لیے کاُھم لا یعلمون ہے چوتھا فرقہ وہ جس نے بظاہر عہد مانے مگر بباطن عناد کرتے رہے یہ جاہل بنتے تھے ان کے لیے بل اکثر ہم لا یؤمنون ہے۔

(یہ مضمون تفسیر نور العرفان سے لیا گیا ہے)

اس آیت مبارکہ اور اس سے پہلی آیات مبارکہ کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ پر عمل نہ کرنا اسے پیٹھ پیچھے ڈالنا ہے اگرچہ اسے روز پڑھے اور اچھے کپڑوں میں لپیٹ کر رکھے جیسا کہ یہود توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور اقدس ﷺ پر ایمان نہ لائے حالانکہ توریت میں حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے لے کر ہجرت تک حضور اقدس ﷺ کی صورت پاک سے لے کر سیرت پاک تک تمام اوصاف مصطفی کا واضح ذکر موجود تھا یہود نے جانتے بوجھتے ہوئے بھی حضور اقدس ﷺ پر ایمان نہ لائے تو انہوں نے توریت پر عمل نہ کیا گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ قرآن کریم کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہیے کہ یہ بے رخی اور بے توجہی اور بے ادبی کی علامت ہے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ بے عمل عالم جاہل کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔

اس آیت مبارکہ میں آج کے دور کے بے عمل عالموں کا بھی ذکر ہے جو قرآن کریم روزانہ پڑھتے ہیں قرآن کریم میں آیات میلاد مصطفی کریم ﷺ دیکھتے بھی ہیں پڑھتے بھی ہیں مگر مانتے نہیں ہیں بلکہ انکار در انکار کرتے چلے جارہے ہیں وہ گروہ ہے جس نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی ہے ایسے جاہل بے عمل عالم سورۃ مریم کی آیت نمبر ۱۷ تا ۳۳ کو پڑھتے ہیں ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھتے ہیں مگر عقل پر پڑے پردے کھلتے نہیں ہیں کہ جس وقت حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں لے کر اپنی قوم کے پاس آئیں تو ان کی قوم نے کہا اے مریم تو نے بہت بری بات کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا نہ تیری ماں بدکار اس پر مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچہ (عیسیٰ) کی طرف اشارہ کیا وہ بولے (قوم کے لوگ) ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے تو بچہ نے فرمایا (ابھی ولادت پاک کو چند گھنٹے ہی گزرے ہیں)

"قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا"

"بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔"

(تفسیر نور العرفان)

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی ولادت پاک کے چند گھنٹے بعد اپنی قوم سے خطاب فرمایا اور قرآن کریم نے اس خطاب کا ذکر فرمایا امت محمدیہ کے وہ عالم دین جو سر عام کہہ رہے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی وہ عیسیٰ علیہ السلام کی

پیدائشی نبوت کے قائل ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے امام سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدائشی نبی ورسول ماننے کے منکر ہیں بلکہ سر عام انکار کررہے ہیں کیا انہیں اپنے نبی پاک کی زبان پاک پر بھی ایمان نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے اللہ رب العزت کو سجدہ کیا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور اس کے بعد یہ کلمات تذکیر تکبیر وتہلیل تحمید وتمجید تسبیح وتقدیس پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔

''سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس کی راوی ہیں۔''

یہ ان لوگوں کو اپنے نبی پاک ﷺ کی زبان پاک پر اور قرآن پاک پر یقین نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم آیت نمبر ۳۳ میں فرمایا:

"وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا"۔

''اور وہی سلام (سلامتی) مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔''

اس سے پہلے آیت نمبر ۱۵ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا"۔

''اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔''

یعنی انبیاء کرام کی ولادت پاک والے مبارک دن پر بھی سلام جس دن پردہ

فرمائیں اس مبارک دن پر بھی سلام اور جس دن زندہ اٹھائیں جائیں گے یعنی روز حشر اس دن پر بھی سلام ہے اور یہ سلام صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک سے ارشاد ہوا تو سب سے پہلے صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت پاک والے مبارک دن پیر ۱۲ ربیع الاول شریف پر سلام ہے پھر جس دن بروز پیر ۱۲ ربیع الاول شریف آپ نے اس ظاہری دنیا سے پردہ فرمایا اس پر سلام ہے اور جس دن اپنی قبر انور سے زندہ اٹھائے جائیں گے یعنی قیامت والے دن اس پر بھی سلام ہے پھر سلام کی اتنی تاکید کے باوجود کچھ جاہل عالم دین پوچھتے ہیں کہ یہ سلام کہاں سے آ گیا تو عرض ہے کہ اللہ تمہیں ہدایت دے یہ سلام قرآن کریم سے آیا ہے بس دل کی آنکھیں کھول کر قرآن کریم پڑھیں سب کچھ نظر آجائے گا اور حضور اقدس ﷺ کی ساری شانیں تمام اوصاف پاک پیدائشی نبی ورسول نور مصطفی شفاعت مصطفی علم غیب مصطفی اختیار مصطفی معجزات مصطفی حاضر وناظر صفات مصطفی سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہیں اور خاص طور پر میلاد مصطفی کا ذکر بار بار فرمایا گیا ہے بس اپنے ایمان کو صحیح کر کے شک وشبہ سے باہر نکل کر قرآن کریم کی تلاوت کریں اور ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ محبت والی عینک لگا کر کریں ان شاء اللہ ہر چیز معلوم ہو جائے گی ایک پنجابی نعت گو شاعر نے تو کیا خوب کہا ہے:

دساں کی میں مصطفی دی کڈی سوہنی شان ایں
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن ایں
پڑھ کے تو ویکھ جہیڑا مرضی سپارا
قسم خدادی مہینوں سب نالوں پیارا
کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا
قسم خدا دی مہینوں سب نالوں پیارا

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرشتوں کی حفاظت میں وقت ولادت پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲ ربیع الاول شریف پیر ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی موسم بہار کی جس بابرکت رات میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اس رات مصطفی کریم ﷺ کی پیدائش پاک سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے نوری فرشتوں کا ایک گروہ (محافظین نبوت) حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حفاظت کے لیے زمین پر بھیج دیا تاکہ سرکش جنات اور شیطاطین کی نظر بد سے ان کو محفوظ رکھیں فرشتوں کے اس گروہ نے ولادت مصطفی پاک سے پہلے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر مبارک کو چاروں طرف سے اپنے حصار میں لے لیا۔

(بحوالہ روضۃ الاحباب)

حضور اقدس ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ہوئی تو اس وقت میں بیت اللہ شریف میں تھا میں نے آدھی رات کے وقت دیکھا کہ خانہ کعبہ کی دیواریں مقام ابراہیم کی طرف جھک گئیں اور سجدہ کیا ان سے آواز آتی تھی۔

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبِّ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی اَلْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَ اَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ۔"

"اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے وہ محمد مصطفی کا پروردگار ہے بیشک اب مجھ کو میرے پروردگار نے بتوں کی نجاست اور مشرکین کی پلیدی سے پاک کیا۔"

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد خانہ کعبہ کے

گرد جو بت تھے وہ پارہ پارہ ہو گئے اور بڑا بت ھبل نامی سرنگوں ہو گیا۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ندا آئی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو چکے ہیں اور ابر رحمت ان پر نازل ہوا ہے اور ایک طشت فردوس سے ان کے غسل کے لیے آیا ہے۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلقت کو ظلمت اور جہالت سے ہدایت کی روشنی میں لائے گا وہ چراغ روشن اور اللہ کی طرف بلانے والا رسول اور تمام خلق کو نصیحت کرنے والا ہوگا اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے ان کو تمام خزانوں کی کنجیاں عنایت کی ہیں تم ان کے یوم ولادت کو اپنے لیے عید بناؤ اور قیامت تک ہر سال ان کی پیدائش کے دن تبرک حاصل کرو۔

(روضۃ الاحباب)

اس روایت معتبر سے ہر سال عید میلا دالنبی شریف منانے مولود شریف پڑھنے اور خوشی کرنے کی سند ملتی ہے حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ (شائر اللہ) کے پتھر خوشی سے اچھلتے تھے اور میں حیران ہوتا تھا کہ میں نیند میں ہوں یا خواب دیکھ رہا ہوں۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کی خوشیاں اور ہاتف غیبی سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشخبری سن کر میں اپنے گھر کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے اپنے گھر کو خوشبو اور انوارات سے پر رونق پایا اور جب میں نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں جانے کا ارادہ کیا جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی تو ایک شخص قوی ہیکل عظیم الشان ظاہر ہوا اور کہنے لگا اے بزرگوار محترم آپ ٹھہر جائیں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو چکے ہیں اس وقت تمام زمین و آسمان کے کروڑوں فرشتے آپ کی زیارت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں

اور جب تک حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے تمام فرشتے مشرف نہ ہوں گے تب تک بنی آدم (انسانوں میں سے) آپ ﷺ کی زیارت نہیں کر سکتے پھر میں وہیں ٹھہر گیا اور جب تمام فرشتے زیارت مصطفی ﷺ سے فارغ ہو گئے تب مجھے اجازت ملی اور جب میں نے اپنے پوتے محمد ﷺ کو دیکھا تو میرا دل بہت خوش ہوا اور میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم ۱۸۹۵ ہجری از دہلی ۔ روضۃ الاحباب)

شب ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت کی حوروں کی آمد

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ولادت مصطفی کریم ﷺ کا وقت قریب آیا تو مجھے دردزہ کا احساس ہوا تو میں نے اپنے ہاتھوں کو ذات باری تعالیٰ کے حضور پھیلا دیا اور عرض کیا اے میرے رب تو ہر باطن و مخفی حالت کا راز دار ہے میری حالت تجھ سے چھپی نہیں میرے پاس عبد مناف میں اسے کوئی عورت اس وقت موجود نہیں جو میری مددگار ہو ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین و جمیل طویل القامت سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں اور کہنے لگیں اے آمنہ! کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود مبارک سے برکت لینے کے لیے جسے تم اس رات جنم دینے والی ہو تمہاری طرف بھیجا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا مددگار بنا کر بھیجا ہے۔

اماں جان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا اور ایک نرم و نازک جوان کی صورت اختیار کر لی اور اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو تو میں نے اسے پی لیا پھر اس نے مجھ سے کہا سیر ہو کر پیئو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا پھر اس نے کہا اور پیئو میں نے اور پیا پھر اس نے اپنا مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم اطہر پر پھیر کر کہا اے سید المرسلین ﷺ ظہور فرمائیں اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جایئے اے رحمۃ العالمین قدم رنجہ فرمایئے اے نبی اللہ رونق افروز ہو جایئے اے رسول اللہ تشریف لایئے اے خیر الخلق اللہ جہاں کو منور فرمایئے پھر جان کائنات باعث تخلیق کائنات محمد مصطفی ﷺ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے اس جہان میں رونق افروز ہوئے اور اس دنیا سے کفر و شرک کے اندھیرے دور ہوئے اور ہر طرف نور ہی نور چھا گیا اور ہر طرف سویرا ہو گیا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے اپنی چشم پاک سے آسمان کی طرف اشارہ کرر ہے تھے۔

حضور اقدس ﷺ نے پیدا ہوئے ہی قرب الٰہی کے مصلیٰ پر سجدہ کیا اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے نور پاک نے حجاب عظمت تک رسائی حاصل کی اور راستے کی ہر رکاوٹ کو دور فرمادیا۔

اماں جان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دردزہ کی شدت اصلاً محسوس نہ کی اور نہ کوئی ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو جب حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے تو ملائکہ کے نوری سرداروں نے حضور اقدس ﷺ کو اپنے نورانی ہاتھوں پر اٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور حضور اقدس ﷺ کے نور پاک سے جہان کا ہر گوشہ بھر گیا اور ہر طرح کا اندھیرا دور ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمر بستہ سعادت فرمایا تا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا نور پوری دنیا میں پھیل جائے اور کفر وشرک کے اندھیرے دور ہو جائیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ ختنہ شدہ اور آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے اور حضور اقدس ﷺ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں اور ایسا نور ظاہر ہوا وقت ولادت کہ اماں جان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شام کے محلات کو ملاحظہ فرمایا ولادت پاک کے بعد جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کے چہرہ پاک پر نظر ڈالی تو وہ حضور اقدس ﷺ کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران رہ گئیں اور از حد خوشی محسوس کی بلا شبہ آپ ﷺ وقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور نوری فرشتے حضور اقدس ﷺ کے گرداگرد صف بستہ ہو کر کھڑے تھے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے

سنا کہ حضور کو روئے زمین کے مشارق و مغارب ہر برو بحر چرندو پرند جنات کی خلوتوں کی سیر کرواؤ اور تمام روحانیت پر مصطفی کریم کو پیش کروتا کہ وہ باعث تخلیق کائنات محمد مصطفی ﷺ کی ولادت پاک اور اسم پاک کو پہچان جائیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت گاہوں کی زیارت کرواؤ تا کہ وہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی برکت سے فیض یاب ہوسکیں۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک ندا سنی کہ حضور اقدس ﷺ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور محمد مصطفی ﷺ کو آدم علیہ السلام کی صفوت شیث علیہ السلام کی رفعت نوح علیہ السلام کی رقت ابراہیم علیہ السلام کی خلعت اسماعیل علیہ السلام کی اطاعت ایوب علیہ السلام کا صبر و استقامت یعقوب علیہ السلام کا شکر یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال داؤد علیہ السلام کی آواز سلیمان علیہ السلام کی حکومت لقمان علیہ السلام کی حکمت موسیٰ علیہ السلام کی قوت یحییٰ علیہ السلام کا زہد عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت عطا کرو اور انبیاء کرام و مرسلین علیہم السلام کے اخلاق میں مصطفی کریم ﷺ کو ڈھانپ دو۔

(بحوالہ میلاد جان کائنات ﷺ)

بیت اللہ شریف میں روشن نور اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں میں ایک جماعت کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے مکہ معظّمہ آیا ایک رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک نور نہایت روشن خانہ کعبہ سے ظاہر ہوا اور بلند ہو کر پھیل گیا اس روشن نور کی روشنی میں کوہ یثرب معلوم ہوتی تھی اور اس نور میں سے یہ آواز آتی تھی اِنْقَشَعَتِ الظُّلَمُ وَ سَطَعَ الضِیَا وَ بُعِثَ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ یعنی پراگندہ ہو گیا ظلم اور چمک اٹھی روشنی اور مبعوث ہوئے خاتم الانبیاء پھر وہ نور خوب چمکنے لگا اس نور کی روشنی میں میں نے حیرہ اور مدائن کے محل دیکھے اور پھر اس نور میں سے یہ آواز آئی ظَهَرَ الْاِسْلَامُ وَ كُسِرَتِ الْاَصْنَامُ وَ وُصِلَتِ الْاَرْحَامُ یعنی ظاہر ہوا اسلام اور شکستہ ہوئے بت اور مل گئے رشتہ ناتہ باہم اس خواب کو دیکھ کر میں خوف زدہ ہو کر بیدار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوئی نادر واقعہ قریش میں ظہور پذیر ہوگا اور اپنا خواب ان سے بیان کیا پھر ہم مکہ سے رخصت ہو کر اپنے ملک میں آ گئے تھوڑے دنوں میں مجھ کو خبر پہنچی کہ ایک شخص احمد مکہ میں پیدا ہوئے ہیں اور نبوت کا دعوی کرتے ہیں میرا باپ بت خانے کا محافظ تھا میں بت خانہ میں آیا اور بت کو توڑ کر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اپنا خواب آپ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمام بندوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں اور سب کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بتوں کے ترک کرنے کا حکم کرتا ہوں جو کوئی میری بات قبول کرے گا اس کے لیے جنت ہے اور جو کوئی نافرمانی کرے گا اس کے لیے نار جہنم ہے تو اے عمرو بن مرہ ایمان لاتا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم کی ہول سے بے خوف کرے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چند شعر جو کہ آپ کی خبر سن کر تصنیف کئے تھے آپ کے روبرو پڑھے ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

شَهَدتُ بِاَنَّ اللہَ حَقٌ وَ اِنَّنِی

لِاٰلِھَۃُ الْاَحجَارِ اَوَّلُ تَارِکٍ

''یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ حق اور سچا ہے اور میں پتھر کے خداؤں یعنی بتوں کو اولاً چھوڑتا ہوں۔''

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم رام پور ۱۸۹۵)

وقت ولادت پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں

والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک زمین پر رکھے اور سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور دونوا بیٹھے اور اپنی انگلیوں کو بند کرلیا اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرتے تھے گویا تسبیح کرتے ہیں آپ اپنے انگوٹھے چوستے تھے اور دودھ اس سے رواں تھا پھر آپ نے ایک خاک زمین سے اٹھائی اور بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نور مجھ سے ظاہر ہوا اور اس نور کی روشنی میں میں نے بصریٰ اور شام کے محلات کو دیکھ لیا اس وقت ایک ابر کا ٹکڑا آسمان سے اترا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوا اور آپ کو اپنے سے ملایا اور اٹھایا اور میری نگاہوں سے غائب کردیا اور میں نے ایک ندا سنی منادی کہہ رہا تھا کہ ان کو زمین مشرق اور مغرب میں پھراؤ اور مقاماتِ ولادت انبیاء میں رکھو تاکہ ان کے واسطے برکت کی دعا کریں اور ان کو جامۂ ملت حنفیہ پہناؤ اور ان کو ان کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور تمام دریاؤں کی سیر کرواؤ تاکہ اہل دریا ان کو ان کے اسم ذات اور صفات اور صورت پاک و سیرت پاک سے پہچان لیں بالتحقیق ان کا نام دریاؤں میں ماحی ہے جس قدر شرک زمین پر ہے ان کے زمانہ میں مخفی (مٹ) ہوجائے گا پھر کچھ وقت کے بعد ان کو واپس لایا گیا کہ صوف کے ایک قطعہ میں لپیٹے ہوئے تھے جو کہ برف سے زیادہ سفید تھا دودھ سے زیادہ سفید تھا اور ان کو سبز حریر کے اوپر رکھا اور چند کنجیاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دی گئی اور کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلید نبوت اور کلید نصرت اور کلید خزانہ (خزانوں

کی کنجیوں) کو لے لیا۔

اماں جان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ایک اور ٹکڑا ابر کا آیا جو پہلے سے زیادہ نورانی اور عظیم تھا میں اس سے آوازیں سنتی تھی جیسے صہیل اسپ اور مرغوں اور آدمیوں کی باتیں کرتے کی آوازیں تھیں اس نورانی ابر نے بھی حضور اقدس ﷺ کو اپنے ساتھ ملایا اور میری نظر سے غائب کیا اور میں نے سنا ایک منادی کہتا تھا محمد ﷺ کے لیے جاؤ اور اطراف زمین میں پھراؤ اور ان کو تمام روحانیوں انس وجن پر پیش کرو یعنی تمام مخلوقات کو ان کا تعارف کرواؤ اور ان کو صفوت آدم علیہ السلام رقت و شدت اور قوت نوح علیہ السلام اور خلعت ابراہیم علیہ السلام اور صبر ایوب علیہ السلام عطا کرو اور انہیں فصاحتِ اسمعیل علیہ السلام بشارت یعقوب علیہ السلام جمالِ یوسف علیہ السلام صوت (آواز) داؤد علیہ السلام زہد یحییٰ علیہ السلام اور کرم عیسیٰ علیہ السلام عطا کرو اور انہیں تمام انبیاء کرام کا اخلاق عطا کرو۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ واپس میرے پاس تشریف لائے کہ آپ پارہ حریر میں لپیٹے ہوئے اور آپ کے ہاتھ میں سے قطرات آب زلال کے اس حریر پارہ سے ٹپکتے تھے اور ہاتف غیبی سے آواز آتی تھی کہ محمد ﷺ نے تمام دنیا پر قبضہ کر لیا تمام مخلوق دنیا ان کے قبضہ تسخیر میں آئے گی بطوع ورغبت باذن اللہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔

اماں جان فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے تو تین شخص میرے پاس حاضر ہوئے ان کے چہرے سورج کی طرح روشن تھے ایک کے ہاتھ میں ابریق نقرہ تھی جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت زمرد سبز کا تھا اور اس کے چار گوشے تھے ہر گوشے پر موتی تھے اور ہاتف غیب سے آواز آتی تھی کہ یہ دنیا ہے شرق اور غرب اور بر اور بحر یا حبیب اللہ! آپ اس میں سے جس گوشہ کو چاہو پکڑ لو حضور اقدس ﷺ نے اپنا دست مبارک طشت کے درمیان رکھ دیا غیب سے آواز آئی

حضور اقدس ﷺ نے کعبہ کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اس مقدس جگہ کو ان کا قبلہ اور مسکن شریف کیا تیسرے شخص کے ہاتھ میں سفید ٹکڑا حریر کا تھا اس نے حضور اقدس ﷺ کو سات مرتبہ اس طشت میں نہلایا جس میں ابریق نقرہ تھی اور پھر اس پارہ حریر میں لپیٹا اور ایک بند گویا مشک ازفر سے تھا اس حریر کے اوپر باندھا اس کے بعد اس صاحب حریر نے حضور اقدس ﷺ کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب یہ خبر حضور اقدس ﷺ کے حضور گوش گزار کرتے تھے حضور اقدس ﷺ فرماتے تھے کہ وہ نورانی شخص رضوان تھا بہشت کا خازن رضوان تھا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ایک لحظہ کے رضوان جنت آپ ﷺ کو اپنے بازو کے نیچے سے باہر لایا اور آپ کے گوش مبارک میں بہت سی باتیں کہیں کہ میں کچھ نہ سمجھی پھر اس نے حضور اقدس ﷺ کے دونوں چشمانِ مبارک کے درمیان بوسہ دیا اور کہا اے محمد ﷺ! تم کو بشارت ہو کہ تمام نبیوں کا علم آپ کو دیا گیا اور آپ کا علم اور شجاعت سب سے بڑھ کر ہے اور نصرت کی کنجیاں آپ کے ساتھ کر دی گئیں اور آپ کی ہیبت اور عظمت لوگوں کے دلوں میں ڈالی گئی کہ آپ کا ذکر سننے سے ان کے دل لرزاں اور ہراساں ہوں گے اگرچہ آپ کو دیکھا بھی نہ ہو۔

(روضۃ الاحباب۔ انوار محمدیہ)

وقت ولادت پاک ہیبت اور جلال نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۲ ربیع الاول شریف بروز پیر ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کریم کے حضور سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا امتی امتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت سے غسل یافتہ پیدا ہوئے اور پاک وطاہر پیدا ہوئے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی تو اس مبارک دن پورا دن تمام ملوک روئے زمین کی زبان بند ہوئی یعنی غایت ہیبت اور شکوہ اور عظمت اور شوکت اور جلال نبوی سے مہر سکوت دہان سلاطین عرب اور عجم پر ہوگئی بادشاہوں سے لے کر عام انسان تک سب پر ہیبت نبوی اور جلال نبی کا رعب طاری ہوگیا اور پورا دن اسی ہیبت اور جلال نبی کی وجہ سے کوئی انسان کلام نہ کرسکا اور اسی رات چودہ کنگرے طاق کسریٰ کے شکستہ ہوئے کہ جن کے گرنے سے نوشیرواں بادشاہ کا دل شکستہ ہوا۔

(بحوالہ مدارج النبوۃ)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ولادت مصطفی کریم کی رات میں طواف کعبہ میں مشغول تھا آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبۃ اللہ سجدہ ریز ہورہا ہے پھر سجدہ کرنے کے بعد اٹھا تو میں نے تکبیر سنی کعبۃ اللہ کہہ رہا تھا:

"اللہ اکبر الله اکبر رب محمد المصطفی الا ان قد طھر نی من ربی من انجاس المشرکین وارجاس الجاھلیۃ۔"

"اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کفر وشرک کی نجاستوں سے پاک فرمایا۔"

پھر تمام بت کانپنے لگے اور منہ کے بل گر پڑے سب سے بڑا بت ہبل منہ کے بل اوندھا گرا اور کسی کی آواز سنائی دی کہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا

ہوئے ہیں اور فردوس بریں سے یہ طشت ان کے غسل کے لیے لایا جارہا ہے۔

(شرف النبی ﷺ)

حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ولادت پاک والی بابرکت رات تمام بت سر کے بل گر گئے اور لات وعزی اپنی جگہ سے نکل گئے اور ان میں سے آواز آتی تھی کہ بتاہی ہے قریش کی آیا ان کے پاس امین اور آیا ان کے پاس صدیق اور قریش واقف نہیں کہ ان کو کیا واقعہ پیش آئے گا اور کعبۃ اللہ کے اندر سے چند روز یہ آواز آتی رہی کہ اب میرا نور مجھ میں واپس آئے گا اب میری زیارت کرنے والے آئیں گے اب میں زمانہ کی جاہلیت کی نجاستوں سے پاک ہوں گا اے عزی تو ہلاک ہوگیا تین دن تین رات کعبہ کو برابر زلزلہ آتا رہا۔

(بحوالہ انوار محمدیہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پاک سے سارا عالم نور ایمان سے منور ہو گیا

۱۲ ربیع الاول شریف ۵۷۱ء پیر کے دن صبح صادق کے وقت سورج نکلنے سے پہلے آفتاب نور محمدی نے اس دنیا میں جلوہ گری فرمائی اور اس طرح جلوہ گری فرمائی کہ آپ کے نور پاک سے سارا عالم نور ایمان سے منور ہو گیا اور شرک و کفر کی تاریکی یکسر دور ہو گئی تمام زمین و آسمان میں جا بجا قدرت الٰہی کا عجب جلوہ نظر آیا تمام روئے زمین پر ہر طرف نور ہی نور تھا شوکت محمدی کا ظہور تھا ہر مذہب اور ہر ملت کے علماء اور راہنماؤں نے اپنی اپنی قوم کو ظہور نور محمدی کی خبر دی روایت صیحہ میں آیا ہے کہ دادا جان حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے پوتے اپنے نور نظر کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور ان کو گود میں اٹھا کر کعبۃ اللہ میں لے گئے اور پناہ حق میں سونپ دیا اور محمد ﷺ نام مبارک رکھا پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے کر واپس آئے اور فرمایا اے آمنہ! میرے بیٹے کی اچھی طرح حفاظت کرنا اور فرمایا میرا یہ فرزند بڑی عالی شان کا مالک ہو گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت حضور نبی اکرم ﷺ پیدا ہوئے تو رضوان جنت (داروغہ جنت) آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا اور زیارت مصطفوی کے بعد اس نے حضور کے کان میں کہا کہ اے محمد ﷺ آپ کو خوشخبری ہو اب کسی نبی کا علم باقی نہیں رہا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر علم عنایات فرما دیا ہے پس آپ علم اور شجاعت میں پہلے تمام انبیاء کرام سے زیادہ ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ وقت ولادت پاک مصطفی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر تھی جب حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ہوئی تو ایک نور ظاہر ہوا کہ اس کی روشنی میں

کئی چیزیں عجیب وغریب میں نے دیکھیں پہلے یہ کہ جب حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے تو سجدہ کیا اور امتی امتی کہا دوسرے یہ کہ حضور کا نور پاک چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے یہ کہ میں نے چاہا کہ حضور کو نہلاوں تو غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اس کو دھو یا دھلا یا (نہلا دھلا) پیدا فرمایا ہے حضور اقدس ﷺ کا فرمان عالی شان بھی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نہلا یا گیا پانی رحمت سے اور میں ازل سے پاک صاف پیدا ہوا ہوں۔

(بحوالہ نادر رسائل میلاد النبی)

زمانہ فترت اور ظہور نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمانہ فترت اس زمانے کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی یا رسول کو نہ بھیجا گیا ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کے درمیانی عرصہ کو زمانہ فترت کہا جاتا ہے اس زمانے کو زمانہ جاہلیت بھی کہا جاتا ہے کہ جس زمانے میں امتداد زمانہ سے انبیاء کرام کا تعلیم کیا ہوا مذہب (دین اسلام) دنیا سے جاتا رہا تھا اور نئی نئی اختراعین اور نئی بدعتیں مل مل کر بہت سے مذاہب کو جنم دے چکی تھیں اس زمانے میں ساری دنیا ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں میں گرفتار تھی بے حیائی اور بداخلاقی انتہا کی تھی بت پرستی کا طوفان چاروں طرف تباہی مچا رہا تھا کفر و شرک کی آگ ہر گھر میں لگی ہوئی تھی گمراہی اور ضلالت کا اندھیرا ہر سو چھایا ہوا تھا قرنا اور ناقوس کی بے سری آواز نے سب کے کان سن کر دیئے تھے۔

زمین کی ہوائیں اور آسمانوں کی فضائیں اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک کے نام سے ترس رہی تھیں خالق کائنات کا نام لیوا دور دور تک نظر نہ آتا تھا چرند پرند بھی سہمے ہوئے نظر آتے تھے تعصب کی دلسوز گرمی سے سب کی آنکھیں اندھی ہو چکی تھیں ساری دنیا جہالت کے اندھے کنویں میں گری پڑی تھی جس سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔

باپ حقیقی بیٹے کا دشمن بھائی حقیقی بھائی کے خون کا پیاسا تھا بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دینا یا زندہ دفن کر دینا رواج پا چکا تھا عورت کی عزت برائے نام بھی نہ تھی سینکڑوں بیویاں کرنا عام رسم سمجھی جاتی تھا لوگوں کے عقاہد تباہ و برباد ہو چکے تھے کہ اپنے ہی ہاتھوں سے پتھر اور مٹی کی بنائی ہوئی مورتی (بت) کو اللہ مان رہے تھے اور بے جان مورتیوں کے آگے سجدے کر رہے تھے حقیقی اللہ اللہ رب العزت کو بھول چکے تھے کوئی سورج کی پوجا کر رہا تھا کوئی آگ کی پوجا میں لگا ہوا تھا کوئی دریا کو خدا مان رہا تھا اور کوئی پہاڑ کو خدا مان رہا تھا کوئی کسی درخت کو پوج رہا تھا کوئی کسی حیوان کو دیوتا مانے بیٹھا تھا اور

کوئی مرے ہوئے آدمیوں کی مورتی بنا کر اس بت کی پوجا کرنے پر لگا ہوا تھا کوئی عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مان کر کوئی عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا مان کر ان کی پوجا کر رہا تھا ایک گروہ عورتوں کی مورتیاں بنا کر انہیں اللہ مان کر ان کی عبادت کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۷ میں بھی فرمایا ہے:

"اِن یَّدۡعُونَ مِن دُونِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِن یَّدۡعُونَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا"

"یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو۔"

کفار عرب فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہہ کر پوجتے تھے نیز گزشتہ مری ہوئی بعض عورتوں کے بت بنا کر انہیں سونے کے زیور سے آراستہ کر کے ان کی پوجا کرتے تھے جیسے آج کے دور کے ہندو (ہندوستان والے) ہند، گنگا، کالی، شیراں والی وغیرہ کو عورت مان کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔

زمانہ جہالیت میں تو یہ خرافات ہر گھر میں بسیرا کئے ہوئے تھی اور شیطان نے لوگوں کے دلوں میں سے بھی رب تعالیٰ کا نام نکال دیا تھا ابلیس لعین ہر طرف اپنی ذریت کے لشکر کے ہاتھ پڑاؤ ڈالے ہوا تھا اس کی کوشش یہی تھی کہ ساری دنیا کو اپنی پوجا پر لگا کر تباہ و برباد کر دے کہ یکا یک اللہ تعالیٰ جو وحدہ لاشریک الہ العلمین ہے کی غیرت جوش میں آئی اس پاک ذات نے چاہا کہ لوگ اس کو اپنے حقیقی رب العالمین کو پہچانیں اور الہ العالمین مانیں اور اسی کی عبادت کریں اور شیطان اور بتوں سے دور ہو جائیں ان ناپاکوں سے نفرت کریں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت موجزن ہوا اور نور مصطفوی جو عرش کا چشم و چراغ تھا مکہ معظمہ کی طرف بڑھا اور اہل مکہ میں سے اولاد اسمعیل ذبیح اللہ کی طرف آیا اور ان میں سے خاندان بنی ہاشم کی طرف جو خانہ کعبہ کا متولی اور ساری قوم میں سب سے

زیادہ معزز وممتاز مان جاتا تھا ان میں سے حضرت عبدالمطلب کی طرف جو اپنے زمانے کے بہت بڑے امیر اور مکہ کے سردار تھے ان سے منتقل ہو کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی میں طلوع ہوا جو نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم ہیں۔

جس سال حبشی قوم بہت سے ہاتھیوں کے ساتھ خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوئے تھے اور عذاب الٰہی کا شکار ہو کر ذلیل وخوار ہوئے اور صفحہ ہستی ہی سے مٹ گئے تھے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کے نام سے سورہ فیل میں فرمایا اور یہ وقت خسرو اعظم کسریٰ نوشیروان کا چالیسواں سال تھا کہ بارہویں ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت بائیس اپریل ۵۷۱ء) سیدنا ونبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور اپنے مبارک قدم سے اس تاریک دنیا کو ایسا روشن کیا کہ تا قیامت روشن رہے گی۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر ستاروں کی گواہی

مکہ معظّمہ میں یہودی بھی رہتے تھے وہ ستارہ شناس تھے جس رات مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک ہوئی ساکن نامی ایک یہودی قریش مکہ کی مجلس میں آکر پوچھنے لگا کہ کیا پیر کی رات کو تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے قریش نے کہا کہ ابھی تو رات گزری ہے اور صبح طلوع ہوئی ہے ابھی ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ قریشیوں میں سے کسی کے گھر کسی لڑکے کی پیدائش ہوئی ہے وہ یہودی کہنے لگا اگر تم میں سے ہو گزرا تو پرواہ نہیں لیکن اس پیر کو اس امت کا رسول پیدا ہوا ہے ستارے بتاتے ہیں کہ آخری نبی کی ولادت ہو چکی ہے اگر تم میں سے نہیں ہوا تو فلسطین میں پیدا ہوا ہوگا اس نبی کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس کے کندھوں کے درمیان چند بال ہوں گے متواتر دو رات تک دودھ نہیں پئے گا کیونکہ کوئی بدروح اس کے منہ میں انگلی ڈال کر اسے دودھ پینے سے باز رکھے گی قریش مکہ اس یہودی کی بات سن کر حیرانگی سے منتشر ہو کر اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے انہیں علم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اور اس کا نام محمد ﷺ رکھا گیا ہے قریش مکہ نے اس یہودی کو بتایا کہ واقعی پیر کی رات عبداللہ ابن عبدالمطلب کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے چنانچہ وہ یہودی قریش کے لوگوں کو ساتھ لے کر سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آیا اور بیٹے کو دیکھنے کی خواہش کی جب اس یہودی نے حضور نبی اکرم ﷺ کے کندھوں کے درمیان وہ علامات دیکھیں یعنی مہر نبوت دیکھی تو بے ہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا اللہ کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہو کر قریش کی طرف آگئی ہے پھر کہنے لگا تمہیں اس کی ولادت سے خوشی ہو رہی ہے اللہ کی قسم وہ تم پر ایسا غلبہ اور سختی کرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ جان لیں گے۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

دربار مصطفوی ﷺ کے نعت گو شاعر اور نعت خوان حضرت حسان بن ثابت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ولادت نبوی ﷺ کے وقت میں آٹھ سال کی عمر کا بچہ تھا اور میں نے یہ سنا اور دیکھا کہ ایک یہودی اپنی قوم کو پکار رہا تھا کہ آج رات ''احمد'' نام کے تارے نے طلوع کر لیا ہے۔

(بحوالہ حلیہ از ابو نعیم مذاہب لدنیہ)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی نبی آخر الزمان ﷺ کے ولادت پاک کے زمانہ کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبر دی کہ فلاں ستارہ جس وقت حرکت کرے اور اپنی جگہ سے گزرے تو جان لو کہ وہ وقت مبارک ولادت پاک مصطفیٰ کریم ﷺ کا ہے چنانچہ بنی اسرائیل کے علماء میں ہمیشہ پشت در پشت حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کی اس خاص علامت کی تلقین ہوتی رہی۔

(بحوالہ سیرت حلبی)

وقت ولادت پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت سے معزز خواتین کی تشریف آوری

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ولادت پاک مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت قریب آیا اور مجھے دردزہ لاحق ہوئی تو اس وقت اپنے کمرہ میں تنہا تھی تو میں نے ایک بڑی آواز سنی جس سے مجھے خوف محسوس ہوا میں نے دیکھا کہ ایک مرغ سفید اپنے پروں سے میرے سینے کو مل رہا ہے اس سے میری درد وخوف کی کیفیت جاتی رہی اور اس وقت مجھے ایک پیالہ جس میں سفید رنگ کا شربت تھا پینے کو دیا گیا جس سے مجھے سکون ہو گیا اور میں نے ایک مینارہ نور کا بلند دیکھا اور میں نے دیکھا کہ چار عورتیں کہ ان کے قد گویا قبیلہ بنی عبد مناف کی عورتوں کی طرح تھے یعنی طویل قد والی چار عورتیں میرے پاس آئیں اور میں ان کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی تو ان میں سے ایک نے کہا میں حوا زوجہ آدم علیہ السلام ہوں دوسری خاتون نے کہا میں سارہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام ہوں تیسری خاتون نے کہا میں آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہوں (حضرت موسی علیہ السلام کی رضاعی والدہ ہوں) اور چوتھی خاتون نے کہا میں مریم بنت عمران والدہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور یہ عورتیں گویا حور عین ہیں یہ چاروں معزز خواتین کہنے لگیں اے آمنہ! تجھے مبارک ہو تیری گود میں امام الانبیاء آنے والے ہیں ہم سب جنت سے تیری مدد کے لیے آئی ہیں انہوں نے مجھے اپنے جھرمٹ میں لے لیا میں اس پر تعجب ہی کر رہی تھی کہ میں نے دیکھا کہ آسمان وزمین کے درمیان سفید فرش بچھایا گیا اور کسی نے کہا اس نومولود کو لوگوں کی آنکھوں سے بچاؤ۔

سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ مرد فضا میں اپنے ہاتھوں میں چاندی کے برتن لیے کھڑے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ پرندوں کی ایک ٹکڑی میری روبرو آئی پھر انہوں نے میری گود کو ڈھانپ لیا اور ان پرندوں کی چونچ

زمرد کی اور باز و یاقوت کے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجابات بالکل دور فرمادیئے میں نے اس وقت دنیا کے مشارق ومغارب کا مشاہدہ کیا میں نے دیکھا تین جھنڈے نصب کئے گئے ہیں ایک مشرق اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا بیت اللہ کی چھت پر نصب کیا گیا اس وقت مجھے دردِ زہ ہوا اور حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے ولادت کے بعد میں نے آپ کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں ہیں اور انگلیوں کو اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی گریہ زاری کرنے والا اٹھاتا ہے پھر میں نے سفید ابر دیکھا جو آسمان کی جانب سے آرہا تھا یہاں تک کہ اس نے آپ کو مجھ سے روپوش کرلیا پھر وہ غائب ہوگیا پھر میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا حضور اقدس ﷺ کو زمین کے مشارق ومغارب میں لے جاؤ اور سمندروں کی سیر کراؤ تاکہ وہ سب آپ کے نام پاک اور اوصاف پاک اور صورت پاک کو پہچان لیں اور جان لیں کہ آپ کا اسم پاک اور نام پاک دریاؤں میں ''ماحی'' رقم کیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے شرک اور اس کے لوازمات واسباب کو مٹادے گا۔

(بحوالہ ابن حبان حاکم والخصاص الکبری)

وقت ولادت فرشتوں کی آمد اور دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید المرسلین محمد مصطفی ﷺ کی ولادت پاک کے وقت سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاملان عرش ملائکہ اور دوسرے فرشتوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر حاضر ہوئے اور سب ملائکہ نبی مکرم ﷺ کے والضحیٰ مکھڑے پاک کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے اور اور خوش ہو ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درود وسلام عرض کرتے تھے۔

(تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار)

حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا جان سیدنا عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ولادت پاک کے وقت میں کعبۃ اللہ شریف کی مرمت کروا رہا تھا میرے سب بیٹے میرے مددگار تھے کہ اچانک میں نے دیکھا کہ بیت اللہ شریف میرے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر مبارک کی طرف جھک کر سلامی پیش کر رہا ہے میں حیران ہو کر دیکھ رہا تھا کہ مجھے مصطفی کریم ﷺ کی ولادت پاک کی اطلاع ملی تو میں جلدی جلدی اپنے بیٹے کے گھر کی طرف روانہ ہوا اور جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک حسین و جمیل اجنبی نوجوان نے مجھے روکا اور کہا ٹھہریئے میں ایک اجنبی کو اپنے بیٹے کے گھر کی دہلیز پر کھڑا دیکھ کر پریشان ہوا تو وہ نوجوان کہنے لگا آپ گھبرایئے نہیں میں ایک فرشتہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے عرش عظیم پر مامور ہوں اللہ رب العرش العظیم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ مصطفی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کروائی جائے گی اس وقت میرے ساتھ عرش العظیم سے کثیر تعداد میں فرشتے یہاں آئے ہوئے ہیں اور اس وقت فرشتے مصطفی کریم ﷺ کو لے کر عرش الٰہی اور جنت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں تاکہ حاملین عرش اور جنت کی تمام مخلوق کو زیارت مصطفی ہو جائے اور تعارف ہو جائے لہٰذا جب مصطفی کریم ﷺ عرش اور جنت کی سیر کر کے واپس تشریف لائیں گے تو

سب سے پہلے ہم زیارت کریں گے پھر آپ کو زیارت کی اجازت ہوگی حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہیں پر بیٹھ گیا جب حضور اقدس ﷺ کی واپسی ہوئی تو پہلے تمام فرشتوں نے زیارت کی اور پھر مجھے زیارت مصطفی کی اجازت ملی۔

(تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم صاحب قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک اور ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا ہے بس ایمان والا دل اور ایمان والی آنکھ چاہیے قرآن کریم میں ہر جگہ پر ذکر مصطفی عظمت وشان مصطفی اور ذکر میلاد مصطفی نظر آئے گا اللہ تعالیٰ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۸۱ میں ارشاد فرما رہا ہے:

"قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ"

"آپ فرما دیجئے بفرض محال رحمن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔"

شان نزول

نضر بن حارث نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید میں یہ آیت مبارک نازل فرمائی نضر خوش ہوا کہ قرآن میں میری تصدیق آگئی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش نہ ہو اس میں تیری تردید ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے محبوب آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ناممکن ہے کیونکہ بیٹا باپ کی جنس ہوتا ہے لہٰذا اللہ کا بیٹا ہوتا تو وہ بھی اللہ ہوتا فرمایا اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عبادت کرتا کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خلقت میں مخلوق میں سب سے پہلے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے نور محمدی کو پیدا فرمایا اور ساری مخلوق میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت نور محمدی نے کی اس وقت دوسری اور کوئی مخلوق موجود نہ تھی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا سجدے کرتا اور تسبیح بیان کرتا تھا اس وقت ابھی جبرئیل علیہ السلام اور دوسرے مقربین فرشتے بھی پیدا نہ فرمائے گئے تھے۔

ایمان والوں کے ذہن میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نور پاک سے نور مصطفوی ﷺ کو پیدا فرمایا تو اس وقت اربعہ عناصر آگ ہوا پانی اور مٹی نہ تھے کہ جس سے حضور اقدس ﷺ کی تخلیق کی جاتی حضور اقدس ﷺ اس سے بنے جو حضور اقدس ﷺ سے پہلے موجود تھا اور حضور اقدس ﷺ سے پہلے صرف اللہ تعالیٰ تھا جو کہ سراپا نور ہے تو حضور اقدس ﷺ نور الٰہ سے بنے پھر ساری کائنات نور مصطفی سے بنائی گئی

جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سوال پیش کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا یعنی ہر شئے سے پہلے اپنے ارادہ امر کن کے ظہورات سے بھی بہت پہلے عرش وفرش سے پہلے جنت وجہنم سے پہلے شمس وقمر سے پہلے ذرہ و پہاڑ سے پہلے زمین وزمان سے پہلے قطرہ ودریا سے پہلے لوح وقلم سے پہلے خاک وآب سے پہلے آگ وہوا سے بھی بہت پہلے بلکہ عالم ملکوت عالم جبروت عالم ناسوت عالم لاہوت غرضیکہ ہفت اقلیم کے اٹھارہ ہزار عالم معہ چودہ طبق سے بھی بہت پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔

تفسیر نور العرفان وتحفہ الصلوۃ

ولادت پاک سے پہلے ہی چرچا میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک ۵۷۱ عیسوی میں ہوئی مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کے چرچے پہلی تمام امتوں میں ہوتے چلے آرہے تھے پہلی تمام امتوں کے ایمان والے مومن مسلمان نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر تھے اور غائبانہ طور پر وہ تمام اہل کتاب مومن مسلمان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے اور عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب ان پر کوئی مشکل آن پڑتی یا دشمن کفار ان پر حملہ آور ہوتے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ اور وسیلہ پیش کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کی ہر مشکل کو آسان فرما دیتا اور کافروں پر ان کو فتح عطا فرماتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸۹ میں فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ"

"اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔"

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری اور سچی کتاب ہے اس پاک کتاب نے اپنے سے پہلی تمام کتابوں توریت زبور انجیل کو سچا ثابت کر دیا کیونکہ ان کتب نے قرآن کریم آمد کی خبر دی تھی قرآن کریم کے آنے سے ان کتابوں کی خبریں سچی ثابت ہو گئیں اور قرآن کریم نے ان سب کتابوں کو سچا کہا بلکہ قرآن کریم نے ان سب کتب کو دنیا والوں کی

زبان سے سچا کہلوایا اگر قرآن کریم ان کتب کی تصدیق نہ کرتا تو کوئی انہیں جانتا بھی نہیں دیکھ لیں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نبی ورسول بھیجے ہیں اور جن نبیوں اور رسولوں کا ذکر قرآن کریم نے کیا دنیا ان انبیاء کرام کو جاننے لگی اور جن انبیاء کرام کا ذکر قرآن کریم نے نہیں کیا ان کے نام گم ہو گئے۔

پہلی تمام امتیں ہمارے حضور محمد مصطفی ﷺ کو ولادت پاک سے ہی دلائل سے پہچانتے تھے اللہ تعالیٰ نے پہچان مصطفی کا ذکر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۶ میں فرمایا ہے:

"الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ

"جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔"

جن کو کتاب فرمائی اس سے مراد پہلی امتیں ہیں جن کو تورات زبور اور انجیل عطا فرمائی گئی یعنی پہلی تمام اہل کتاب امتیں خاص طور پر بنی اسرائیل حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے بہت پہلے ہی حضور کو پہچانتے تھے کہ ایک نبی آخر الزمان آنے والے ہین جن کا نام پاک محمد ﷺ ہوگا جو مکہ المعظمہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ طیبہ ان کی ہجرت گاہ ہوگا مگر حضور اقدس ﷺ کی پہچان ایمان نہیں بلکہ حضور اقدس ﷺ کو ماننا ایمان ہے حضور اقدس ﷺ کو نبی آخر الزمان ماننا اور تمام اوصاف پاک کے ساتھ ماننا تمام صفات پاک جو قرآن کریم میں بیان ہوئیں ہیں کے ساتھ ماننا ایمان ہے جاننے اور ماننے میں بڑا فرق ہے آج کے دور کے بھی تمام کفار (یہود ونصاریٰ ہنود بدھ سکھ وغیرہ) سب جانتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آخری رسول ہیں مگر مانتے نہیں ان کا نہ ماننا حسد وبغض کی وجہ سے ہے اور شیطان کی وجہ سے ہے جو کہ حضور اقدس ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کی پہچان کو بیٹے کی پہچان

سے تشبیہ دی ہے حالانکہ حضور اقدس ﷺ تو باپ کی مثل ہیں اس کی دو وجہ بیان فرمائی گئیں ہیں ایک یہ کہ باپ اپنے بیٹے کو دلائل سے جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور بیٹا اپنے باپ کو محض سن کر باپ مانتا ہے دوسرے یہ کہ باپ اپنے بیٹے کو پیدائش سے پہلے ہی جانتا ہے مگر بیٹا ہوش سنبھالنے کے بعد اپنے باپ کو جانتا ہے مگر یہ اہل کتاب (کفار) ہمارے حضور اقدس ﷺ کو پیدائش سے پہلے ہی دلائل سے پہچانتے تھے اور جب بھی ان پر کوئی مشکل آن پڑتی دشمن حملہ آور ہوتا یا آسمانی وزمینی آفات نازل ہوتیں تو وہ کفار اپنی مشکل کو مصیبت کو پریشانی کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پاک کا واسطہ اور وسیلہ پیش کرتے اور نام مصطفی کے صدقے اپنی بلاؤں وباؤں مصیبتوں کو دور کرنے کی دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کا صدقہ ان کی دعائیں قبول فرما کر ان کی ہر قسم کی پریشانی مصیبت دور فرما دیتا تھا۔

حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے بہت پہلے حضور اقدس ﷺ کی میلاد پاک کے چرچے گھر گھر میں ہوتے تھے لوگ اپنی اولادوں کو سامنے بٹھا کر حضور اقدس ﷺ کی آمد کا ذکر کرتے تھے اور اپنی اولادوں کو نبی آخر الزمان پر ایمان لانے کی تلقین کرتے تھے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کئے

عمرو بن قتیبہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے والد پہلی الہامی کتابوں کے عالم و فاضل تھے وہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت مصطفی کریم کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ آج آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیں اس دن سورج کی روشنی میں زبردست اضافہ کر دیا گیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس پورے سال کے دوران سب کی سب لڑکوں کو جنم دیں حتی کہ تمام دنیا کے جانوروں میں بھی اس سال نر پیدا ہوئے۔

(انوار محمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کی ولادت پاک کی خوشی میں پورا سال بیٹے تقسیم فرمائے کیونکہ اس وقت دنیا کا یہ عالم تھا کہ جس کے گھر میں بیٹی پیدا ہوتی اس گھر میں صف ماتم بچھ جاتی اور لوگوں کے چہرے مرجھا جاتے لوگ غمگین ہو جاتے کئی کئی دن تک اس بچی کے گھر والے اپنے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ہرگز ہرگز پسند نہ فرمایا کہ اس کے حبیب پاک کی ولادت ہو اور کسی کے گھر سے رونے کی آواز آئے یا کسی کا چہرہ غمناک ہو یا کوئی دوسرے لوگوں سے اپنا چہرہ چھپائے اللہ تعالیٰ نے اس سال ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی سے لے کر ۲۲ اپریل ۵۷۲ عیسوی تک پوری دنیا میں بیٹے تقسیم فرمائے کسی گھر میں بیٹی کی پیدائش نہ ہوئی حتی کہ جانوروں میں بھی صرف نر ہی پیدا ہوئے یہ سب کرم ولادت مصطفی کریم ﷺ کی برکت سے تھا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں اچھی چیز تقسیم کرنا بہترین کھانا اور اچھی مٹھائی تقسیم کرنا یہ سنت اللہ رب العزت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ولادت

حبیب کے صدقے پوری دنیا کو بیٹے عطا فرمائے اس لیے تمام ایمان والوں پر واجب ہے کہ وہ بھی اپنے حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی مناتے ہوئے بہتر سے بہتر چیز لوگوں میں تقسیم کریں تا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا و خوشنودی نصیب ہو جائے۔

فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ نے محفل میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجائی

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا کہ ہم زمین پر اپنا ایک خلیفہ پیدا کرنے والے ہیں سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۰ میں اللہ تعالیٰ نے اسی بات کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً"

''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں۔''

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست پیش کی:

"قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ"

''فرشتے بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو ان میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔''

فرشتوں نے اعتراض کیا کہ وہ زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزیاں کرے گا پھر اپنی عبادت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم تمام فرشتے تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ"

''اللہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ملائکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اسی آدم علیہ السلام کی پشت سے ہم ایسا شہسوار وحدانیت پیدا کریں گے جس کے رکاب چومنے کو تم اپنا فخر سمجھو گے اور جس کے قدموں کی خاک پاک کو جنت کی حوریں اپنا سرمہ چشم بنائیں گی ہم اس ہستی کو

پیدا کریں گے جس کی خاطر تم کو اور تمام کائنات کو ہم ظہور میں لائے ہیں ہم اس ہستی کو پیدا کریں گے جس کو ہم جانیں گے اور وہ ہم کو پہچانے گا۔

لکھا ہے کہ جس دم یہ ہوا عزم الٰہی
اپنے میں سے پیدا کریں اک نور کماہی
وہ نور دے اللہ کی قدرت پہ گواہی
میں خود ہوں شہنشاہ مگر دوں اسے شاہی

پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے نورانی ہاتھوں سے بنایا اور پھر نور محمدی کا تاج آدم علیہ السلام کی پیشانی پر سجایا اور ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا پتلا اپنے نورانی ہاتھوں سے تیار کیا تمام فرشتے دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نورانی ہاتھوں سے کچھ بنا رہا ہے جب آدم علیہ السلام کا جسم تیار ہو گیا سر مبارک سے لے کر پاؤں مبارک تک سب جسم مکمل ہو گیا فرشتے دیکھ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ۔

(الحجر۲۹)

"تو جب میں اسے سجالوں اور اس میں اپنی طرف کی معزز روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔"

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا جسم مبارک تیار کر کے ان کے ماتھے میں نور مصطفوی ﷺ کا تاج رکھا اور پھر جسم آدم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی معزز روح پھونکی اور آدم علیہ السلام کے جسم پاک میں جان پڑی اور کھڑے ہوئے تو ان کی پیشانی مبارک میں نور مصطفوی روشن ستارے کی مانند چمکنے لگا تو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں نور پاک محمدی کو دیکھا تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے فرشتوں

نے نور محمدی کو پہچان لیا فرشتوں کا سجدہ آدم علیہ السلام کو نہ تھا بلکہ وہ سجدہ نور مصطفوی ﷺ کو تھا۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار میرٹھ)

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت دی اور ملائکہ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے زینت بخشی اور جنت کو زینت دی قصور سے اور انبیاء کرام کو زینت بخشی مجھ محمد ﷺ کے نور سے اور تمام کتابوں کو زینت بخشی قرآن کریم سے اور قرآن کریم کو زینت بخشی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے۔

(بحوالہ سرور سینہ معروف بہ چراغ مدینہ لکھنو)

جبرئیل علیہ السلام اور صحابہ کرام کی موجودگی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی میلاد پاک کا ذکر فرمایا

حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ کریمی میں عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر! بیشک اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں۔

(رواہ عبدالرزاق بسندہ)

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے یعنی اپنے ارادہ امر کن کے ظہورات سے بھی بہت پہلے عالم ملکوت عالم جبروت عالم ناسوت اور عالم لاہوت سے بھی بہت پہلے اپنے نور سے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا اے جابر! عرش سے پہلے فرش سے پہلے جنت و جہنم سے پہلے شمس و قمر سے پہلے ذرہ و پہاڑ سے پہلے زمین و زمان سے پہلے قطرہ و دریا سے پہلے لوح و قلم سے پہلے خاک و آب سے پہلے اور آگ و ہوا سے بھی بہت پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور کی تجلی سے پیدا فرمایا اس وقت ابھی مادہ بھی نہ بنا تھا اس وقت صرف اور صرف اللہ رب العزت تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام اپنے نبی اکرم ﷺ کی زبان اقدس سے حضور کے نور پاک کا بیان سماعت فرمار ہے تھے کہ جناب جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پیش کیا پھر درود وسلام کا ہدیہ پیش کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا اے جبرئیل! تمہاری عمر کتنی ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نہیں جانتا کہ میری عمر کتنی ہے مگر یارسول اللہ! حجاب رابع عرش پر ایک نوری ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا جس کو میں نے ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے اب آپ خود ہی میری عمر کا اندازہ لگالیں۔

جناب جبرئیل علیہ السلام کی بات سن کر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

یہ سن کر مصطفیٰ نے کہا جان سکو گے
اے جبرئیل! وہ تارہ اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے عمامہ جو سر سے ہٹایا
پیشانی مصطفیٰ پہ وہ چمکتا تارا نظر آیا

حضور اقدس ﷺ نے اپنی پیشانی مبارک سے عمامہ جو ہٹایا تو پیشانی مصطفیٰ میں جبرئیل کو وہی تارہ چمکتا نظر آیا تو جبرئیل علیہ السلام پکارا اٹھے یارسول اللہ! یہی وہ نورانی ستارہ تھا جس کی میں نے ستر ہزار مرتبہ زیارت کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جبرئیل وہ ستارہ میں ہی تھا، اے جبرئیل! میں ستر ہزار سال قیام کرتا اور ستر ہزار سال اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا تھا حالت قیام میں مجھے تم دیکھتے تھے اور جب میں سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(رواۃ البخاری فی تاریخہ مصنف عبدالرزاق از بیروت)

صحابہ کرام کی ایک کثیر تعداد اپنے نبی اکرم ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کی نورانی گفتگو کو سماعت فرما کر اپنے دلوں کو اپنے اذہان کو نور ایمان سے منور فرمار ہے تھے اور صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اس بات پر کامل یقین تھا کہ تمام کائنات سے اربوں سال پہلے نور ذات محمدی کی تخلیق ہو چکی تھی اور اس وقت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات موجود تھی اور دوسری ذات نور محمدی کی نورانی صورت میں موجود تھی اس وقت سے رب کریم اپنے حبیب مصطفی کریم ﷺ پر درود شریف کی صورت میں رحمتیں نازل فرما رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک پر اتنی رحمتوں کا نزول کیا کہ پوری کائنات کے لیے رحمۃ للعلمین بنا دیا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا اے صحابہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔"

''فرمایا میں مخفی خزانہ تھا مجھے محبت آئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد مصطفی ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنی توحید کا مخفی خزانہ تھا احد تھا صمد تھا لم یلد ولم یولد تھا اور اپنی ذات پاک وصفات پاک میں ولم یکن لہ کفوا احد تھا میں نے چاہا میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں میری پہچان ہو تو میں نے محمد ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور محمد مصطفی ﷺ سے ہے میری پہچان ذات محمد ﷺ سے ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ نُوْرِیْ"

''فرمایا میں اللہ کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔''

(مصنف عبدالرزاق از بیروت)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں مسجد نبوی شریف میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابی رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت خوان ہیں ایک دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان! میرے منبر پاک پر بیٹھو اور مجھے میری نعت سناؤ جب حضرت حسان منبر پاک پر بیٹھنے لگے تو فرمایا اے حسان! ٹھہر پھر حضور نے اپنی کملی شریف خود اپنے نورانی ہاتھوں سے منبر پاک پر بچھائی پھر فرمایا اے حسان! اب بیٹھ اور مجھے میری نعت سنا اور دعا فرمائی۔

"اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ"

"اے اللہ میرے حسانؓ کی جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعے مدد فرما۔"

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پاک پر بیٹھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ان کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرہ مصطفیٰ کا دیدار کرتے ہوئے یوں عرض کیا:

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُ عَيْنِى
وَ اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاء
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

"یارسول اللہ! آپ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں
اور نہ ہی آپ جیسا حسین کسی ماں نے جنا نہیں

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا گویا جیسا آپ نے
چاہا ویسا ہی رب تعالیٰ نے بنا دیا

ان اشعار مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر خیر ہے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر رسول پر بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ مل بیٹھ کر سن رہے ہیں اور خوش بھی ہو رہے ہیں اور ساتھ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرما رہے ہیں اے حسان! تو میری نعت پڑھ یہ دیکھ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین علیہ السلام کو تیری مدد کے لیے بھیج دیا ہے۔

(مشکوۃ شریف بخاری شریف)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان عربی اشعار کا ترجمہ اردو زبان میں ولی کامل شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں کیا ہے

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گُمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زمان نہیں

شاعر قصور حضرت محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عربی اشعار کا پنجابی زبان میں انتہائی خوبصورتی کے ساتھ ترجمہ کرکے بارگاہ مصطفوٰی میں ہدیہ نعت پیش کیا ہے:

دنیاتے آیا کوئی تیری نہ مثال دا
میں لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا
چہرہ تیرا نور ونڈے ساری کائنات نوں
رب وی سلام بھیجے اک تیری ذات نوں

شیدا اے زمانہ تیرے حسن و جمال دا
دنیاتے آیا کوئی تیری نہ مثال دا
تیریاں تے صفتاں دا کوئی وی حساب نہیں
توں تا کیتھے تیریاں غلاماں دا جواب نہیں
حوراں نوں تو روپ ونڈے حبشی بلالؓ دا
دنیا تے آیا کوئی تیری نہ مثال دا

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ کے میلاد پاک کو اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اس قدر خوبصورتی اور محبت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ پڑھنے والا مومن مسلمان جوں جوں آیات میلاد مصطفیٰ کی تلاوت کرتا جاتا ہے اس کا دل و دماغ نور ایمان سے لبریز ہوتا چلا جاتا ہے اور تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کی زبان سے سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کے کلمات بھی ادا ہوتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۱ میں ہمارے حضور اقدس ﷺ کی میلاد پاک کا ذکر انتہائی خوبصورتی اور محبت کے ساتھ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا"

''اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔''

حق سے مراد ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ ہیں تو جب حضور اقدس ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو نور آیا اندھیرا بھاگ گیا اسلام آیا کفر بھاگ گیا قرآن آیا شیطان دفع ہوا خیر آئی شر دور ہوئی ہدایت آئی گمراہی دور ہوگئی یہ سب کرم حضور اقدس ﷺ کے دم قدم سے ہوا ساری بہار حضور اقدس ﷺ کی بدولت ہے۔

۱۲ ربیع الاول بروز پیر صبح صادق کے وقت جب ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اس وقت جو آیات اور آثار ظاہر ہوئے ان کا شمار بہت دشوار ہے اس وقت کی مشہور علامتوں میں سے چند علامات یہ ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کے وقت نوشیرواں بادشاہ کے محل ہل گئے اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور دریا ساوہ خشک ہو گیا جو کبھی خشک نہ ہوا تھا اور جنگل سماوہ میں ایک نہر جو ہزار برس سے خشک پڑی تھی اس سے پانی جاری ہو گیا اس میں اس بات کا اشارہ بھی تھا کہ دریائے کفر خشک ہو جائیں گے اور دریائے اسلام جاری ہوں گے اور فارسیوں کے زرتشوں کی آگ

جو ہزار سال سے مسلسل جلتی آ رہی تھی اور کبھی بھی بجھی نہ تھی وہ آگ بجھ گئی۔

جب ایسے سانحے ظاہر ہوئے تو کسریٰ بادشاہ وقت گھبرایا اور نہایت خوف و ترس میں آ کر دل میں یہ کہنے لگا کہ یہ کیا ماجرا ہے جو ایسے عجیب و غریب معاملے پیدا ہوئے ہیں وہ کچھ وقت خاموش رہا اور اپنے وزیروں مشیروں پر اپنے خوف اور ڈر کو ظاہر نہ ہونے دیا آخر قاضی شہر موبدان نے خواب میں دیکھا کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑوں کو کھینچتے ہیں یہاں تک کہ دریائے دجلہ سے گزر گئے اور شہروں میں منتشر ہوئے موبدان قاضی شہر نے خواب کی تعبیر یوں کی کہ بلاد عرب میں ایک حادثہ پیدا ہوگا کہ اس کے سبب سے ملک عجم مغلوب ہو جائے گا۔

قاضی شہر موبدان کے مشورہ پر نوشیرواں نے اس حال کو دریافت کرنے کے واسطے اپنے آدمی جا بجا کاہنوں کے پاس بھیجے کہ جو غیب کی خبریں بتاتے تھے ان کاہنوں میں ایک کاہن سطیح نامی کہ علم کہانت میں یکتائے روزگار تھا اور حال اس کاہن کا یہ تھا کہ وہ عجیب و غریب جسم کا مالک تھا اس کے بدن میں کوئی جوڑ کوئی بند نہ تھا اس وجہ سے وہ کھڑا نہ ہوسکتا تھا نہ چل پھر سکتا تھا اس کے اعضا میں ہڈیاں نہ تھیں اور اس کے ہاتھ اور انگلیاں ایسے تھے جیسے گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے اس کو کسی مقام پر لے جانا ہوتا تو ایسے لپیٹ لیتے جیسے کاغذ یا کپڑے کو لپیٹ لیتے ہین اور اس کا منہ سینے میں تھا اور اس کے سر اور گردن نہ تھی اس کی عمر اس وقت چھ سو برس کے قریب تھی جس کسی نے معلوم کرنا ہوتا کہ وہ کہانت کرے اور غیب کی خبریں بتائے اس کو ہلاتے جیسے مشک و دغ کو ہلاتے ہیں اس وقت اس میں دم آ جاتا اور غیب کی باتیں بتاتا۔

بادشاہ کسریٰ نے اپنا ایک ایلچی عبدالمسیح نامی سطیح کے پاس بھیجا جب وہ قاصد سطیح کے شہر میں آیا اور اس کو سکراتِ موت میں پایا قاصد نے اس کو بادشاہ کا سلام پیش کیا مگر سطیح نے کوئی جواب نہ دیا اس پھر عبدالمسیح قاصد نے کئی بیتیں پڑھیں کہ وہ کسریٰ بادشاہ کے احوال پر اور اس کے سوال پر مشتمل تھیں سطیح کاہن نے جب ان بیتوں کا سنا تو کہا کہ

عبدالمسیح آیا ہے سطیح کے پاس اس طرح جیسے تھکے ہوئے اونٹ کا سوار ہوتا ہے اور آیا بھی اس وقت کہ جب سطیح قبر میں داخل ہونے کے قریب ہے یعنی سطیح کا وقت موت قریب آچکا ہے اور پوچھنے آیا ہے کہ نوشیرواں کا محل کیوں لرزا اور اس کے چودہ کنگرے کیوں گر پڑے اور فارسیوں کی ہزار سالہ آگ کیوں بجھی اور قاضی موبدان نے جو خواب دیکھا کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑوں کو کھینچتے ہیں یہاں تک کہ دریائے دجلہ سے گزرے تو سن اے عبدالمسیح جس وقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن کریم کا پڑھنا اور ظاہر ہو صاحب عقبیٰ یعنی محمد مصطفی ﷺ اور جاری ہو نہر ساوہ اور خشک ہو جائے دریائے ساوہ اور بجھے آگ فارس والوں کی بابل مقام فارسیوں اور شام مقام سطیح نہ ہو یعنی حکومت فارس والوں کی زمین بابل سے دور ہو اور سطیح مر جائے اور علم کہانت زمین شام میں نہ رہے اور چودہ آدمی حکومت کریں مردوں اور عورتوں اولاد کسریٰ میں سے بعد اس کے سختیاں اور بڑے بڑے کام پیدا ہوں اور جو کچھ آنے والا تھا سو آیا سطیح نے یہ کلام تمام کیا اور فوت ہو گیا قاصد عبدالمسیح واپس روانہ ہوا اور کسریٰ بادشاہ کے پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اور جیسا سطیح کاہن نے کہا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے کیا اور حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اور زمین کفر و شرک سے پاک ہوئی اور حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

(بحوالہ خدا کی رحمت مطبع کانپور ۱۲۸۱ ہجری)

تذکرہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بادشاہ سیف ذی الیزن کا دربار

حضور نبی اکرم ﷺ کے نور پاک کی برکت سے یمن کے بادشاہ ابراہہ اور اس کے لشکر اور ہاتھیوں کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے ابابیل پرندوں کے ذریعے تہس نہس کردیا ابراہہ کی موت اور ہاتھیوں اور لشکر کی تباہی سے یمن اور اردگرد کے ممالک خوف زدہ ہوگئے اور عربوں کی ازحد عزت کرنے لگے ابراہہ کی موت کے بعد اس کا بیٹا یکسوم تخت نشین ہوا وہ بھی جلد ہی مرگیا پھر اس کا بھائی مسروق بن ابراہہ تخت نشین ہوا وہ بھی قتل کردیا گیا پھر اس کی جگہ سیف ذی الیزن تخت نشین ہوا وہ اہل عرب کی عزت کرتا تھا اور احتراماً کہا کرتا تھا کہ یہ لوگ اہل اللہ ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دشمنوں کو تباہ کردیتا ہے عربوں نے بھی سیف ذی الیزن کا بڑا احترام کیا اور تخت نشینی پر اسے مبارک باد دی اس نے تمام عربوں کی بڑی عزت افزائی کی اور قبیلہ قریش کے لوگوں کو خصوصی شرف واحترام سے اچھا سلوک کیا اور بے پناہ انعامات وافضال سے نوازا۔

ابراہہ کی موت کے بعد سیف ذی الیزن کی رسم تاجپوشی میں حضور اقدس ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وفد کے ساتھ شرکت فرمائی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت چاہی کہ انہیں دربار میں بات کرنے کی اجازت دی جائے سیف بادشاہ نے گفتگو کی اجازت دی تو حضرت عبدالمطلب نے سب سے پہلے اپنا تعارف پیش کیا اور فرمایا میں عبدالمطلب ہوں ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا ہوں ہم مکہ معظمہ سے یہاں اس لیے آئے ہیں کہ آپ کو مبارک باد دیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ ملک اور بادشاہی عطا کی ہے۔

سیف بادشاہ نے کہا مرحبا اہلاً وسہلاً آپ ہمارے بھائی کے فرزند ہیں میں نے آپ کی باتیں سنیں اور قرابت کے رشتہ سے واقف ہوا ہوں آپ کے خیالات کی قدر کرتا ہوں اور آپ کے وسیلے کو قبول کرتا ہوں آپ میرے معزز مہمان ہیں جب تک چاہیں

آپ یہاں قیام کریں آپ شاہی مہمان کی حیثیت سے یہاں رہیں گے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہفتہ وہاں قیام فرمایا پھر واپسی کے لیے اجازت طلب کی تو سیف بادشاہ نے آپ کو بلوا بھیجا اور کہا کہ میں آپ سے ایک خفیہ بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ میں آپ کو راز دار پاتا ہوں اور اس راز کا اہل بھی سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ بات کسی سے نہ کہی جائے تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ ہو جائے۔

پھر سیف بادشاہ نے کہا اے عبدالمطلب! میں نے پہلی الہامی اور مذہبی کتابوں میں یہ لکھا پایا ہے اور یہ کتابیں ہمارے خاندان کے لیے درِ مکنون اور علم مخزون کا درجہ رکھتی ہیں اور ہم کسی دوسرے کو دیکھنے کی اجازت بھی نہیں دیتے کیونکہ ان کے صفحات پر بڑی بڑی اہم خبریں اور علامات پائی جاتی ہیں حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے بادشاہ انصاف پسند! مجھے آپ جیسے حق گو اور پاکیزہ حکمران سے یہی توقع ہے کہ آپ کی بات سچ اور اہم ہوگی آپ مجھے بتائیں کہ وہ راز کیا ہے سیف بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک ایسا بیٹا عطا کرے گا جو ساری وادی تہامہ کو پاکیزہ بنا کر متحد کرے گا اور پورے عالم کا پیشوا بنے گا آپ کے اس بیٹے کی وجہ سے آپ کی عزت اور شرف میں بے پناہ اضافہ ہوگا حضرت عبدالمطلب نے کہا مجھے آپ جیسے شہنشاہ کی زبانی اتنی بڑی خوشخبری مل رہی ہے جسے میں لے کر اپنے وطن جاؤں گا مگر آپ اس کی مزید وضاحت فرما دیں تو مجھے بہت خوشی ہوگی سیف ذی الیزن نے کہا کہ عنقریب آپ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہے جس کا اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ہوگا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان نشان نبوت ہوگا جسے مہر نبوت کہا جائے گا اس کے والدین بچپن ہی میں انتقال کر جائیں گے اس کا دادا اور چچا اس کی پرورش کریں گے اس کے دشمن کئی بار اس پر جان لیوا حملہ کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے گا اور وہ ہمیشہ دشمنوں پر فتح یاب ہوگا اپنوں کو عزت دے گا دوستوں کا احترام کرے گا اس کے دشمن ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے وہ رحمٰن کی عبادت

کرے گا شیطان کو مار بھگائے گا بتوں کو توڑے گا اس کی آمد سے آتش زرتشت ٹھنڈی پڑ جائے گی اس کا فرمان حق ہوگا اس کا حکم عدل کی علامت ہوگا معروف (اچھائی) کا حکم کرے گا اور منکرات سے روکے گا۔

بادشاہ کی گفتگو سن کر حضرت عبدالمطلب نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکرانہ ادا کیا بادشاہ نے کہا آپ سر اٹھائیں اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل کیا ہے پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ حضرت عبدالمطلب کے ساتھ جتنے آدمی آئے ہیں ہر ایک کو سو سو اونٹ دیئے جائیں دس دس رطل سونا اور دس دس رطل چاندی دی جائے ہر ایک کو ایک ایک مشکیزہ عنبر دیا جائے اور حضرت عبدالمطلب کو تمام کا دس گناہ زیادہ دیا جائے۔

پھر حضرت عبدالمطلب کو الوداع کہتے وقت کہا کہ جب محمد ﷺ پیدا ہوں تو مجھے خبر دی جائے۔

حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے پہلے آپ ﷺ کی آمد کی خوشخبری اور مبارک باد مل رہی تھی مغرب کے وحشی جانور مشرق کی سرزمین میں جاتے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے دریا ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے ان کی موجوں پر اکثر یہ لکھا پایا جاتا کہ شاد باشید ابوالقاسم رحمۃ اللعلمین تشریف لانے والے ہیں۔

(بحوالہ شرف النبی ﷺ)

ابا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں جنت میں ابا محمد کے نام سے پکارا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو الہام کیا کہ وہ دریافت کریں کہ اے اللہ! تو مجھ کو ابا محمد کیوں کہتا ہے جب آدم علیہ السلام نے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے آدم! اپنا سر اوپر اٹھا تاکہ تو اس بات پر سے مطلع ہو جائے کہ تجھے ابا محمد کیوں کہا جاتا ہے چنانچہ آدم علیہ السلام نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا تو سراوق عرش کو نور محمد سے مالا مال پایا آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! یہ کیسا نور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایک نبی کا نور ہے جو تیری اولاد میں سے پیدا ہوگا آسمان میں اس کا نام احمد اور زمین میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اگر وہ نہ ہوتے تو تجھ کو اور زمین وآسمان کو پیدا نہ کرتا۔

(انوار محمدیہ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں سے کفر کو مٹائے گا میں حاشر ہوں کیونکہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا میں عاقب ہوں کیونکہ میرے بعد اور کوئی نبی نہیں۔

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس میرے دس نام ہیں میں محمد ہوں احمد، ابو القاسم، فاتح، خاتم عاقب، حاشر، ماحی ہوں راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہی نام یاد رہے ابو جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ طٰہٰ اور یٰسین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں۔

(بحوالہ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار)

ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی میں آسمان میں ستون بنائے گئے

حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو تمام دنیا نور سے معمور ہوگئی اور فرشتوں نے باہم خوشی کی اور ہر ایک آسمان پر ایک ستون زبرجد اور ایک یاقوت کا بنایا گیا کہ جس سے ہر ایک آسمان منور ہوگیا وہ تمام ستون آسمانوں میں مشہور ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے شب معراج ان ستونوں کو ملاحظہ فرمایا آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! یہ ستون آپ کی ولادت پاک کی مبارک بادی میں بنائے گئے ہیں اور جس رات آپ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے دونوں کناروں پر ستر ہزار درخت مشک ازفر کے پیدا کئے اور ان کے پھلوں کو اہل جنت کا بخور بنایا اور تمام آسمان والے اللہ تعالیٰ کو سلامتی کے ساتھ پکارتے تھے۔

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم)

کعبہ شریف کی پاکیزگی اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابونعیم عمرو بن قتیبہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہتے تھے جب بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ولادت پاک کا وقت قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ سے فرمایا کہ تمام آسمان اور بہشت کے دروازے کھول دیں اور تمام ملائکہ کو حکم ہوا کہ بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوں پھر فرشتے اس حال میں اترے کہ ایک دوسرے کو بشارت دیتے تھے اس دن دنیا کے پہاڑ اور بلند ہوئے اور دریاؤں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی ہر فرشتہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدہ پر حاضر ہوا اور شیطان کو ستر زنجیروں میں قید کر دیا گیا اور دریائے سبز کے وسط میں ڈال دیا گیا اس کی ذریت شیاطین سب کے سب قید کر دیئے گئے اس روز آفتاب کو نور عظیم کا لباس پہنایا گیا اور بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرہانے ستر ہزار حوریں ہوا میں کھڑی کر دی گئیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا انتظار کرتی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سال سب کی سب لڑکے جنیں اور پوری دنیا میں خوف ختم ہو گیا اور ہر طرف امن وامان ہو گیا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو تمام دنیا نور سے بھر گئی اور فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے وقت تمام دنیا کے بت اوندھے گر گئے لات وعزیٰ دونوں اپنے اپنے مکان سے گر گئے اور کہتے تھے وائے ہے قریش کو ان کے پاس امین آیا ہے ان کے پاس صدیق آیا ہے اور قریش نہیں جانتے کہ ان کو کیا پہنچا ہے اور چند روز مسلسل کعبہ کے اندر سے آواز سنائی دیتی تھی کہ اب میرا نور آیا اور اب میری زیارت کرنے والے گناہ نہ کریں گے اور اب میں پاک ہو جاؤں گا جہالت کی تمام نجاستیں مجھ سے دور ہو جائیں گی اے عزیٰ (بڑا بت) تو ہلاک ہوا اور تین رات دن تک کعبہ میں زلزلے کی کیفیت رہی اور تین دن کے بعد کعبہ کو سکون آیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی یہ اول علامت ہے جو قریش نے دیکھی۔

(ربیع الابرار فی مولد سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم)

بنی اسرائیل کے ولی حضرت بلوقیا رحمۃ اللہ علیہ اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امت محمدیہ کے ولی کامل حضرت شیخ ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان خرگوشی نیشا پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا وصال مبارک ۴۰۷ ہجری ہے یہ وہ وقت ہے جب لاہور شہر پاکستان میں سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دین اسلام کا نام روشن کر رہے تھے اور اسی صدی میں ولی باکمال اور شیخ طریقت و شریعت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور پھر اولیاء اللہ کے سردار سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش ہوئی اور ان ہستیوں نے دین اسلام کا نام خوب روشن کیا۔

شیخ ابوسعید خرگوشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیرت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شرف النبی کے نام سے ایک انتہائی خوبصورت کتاب لکھی ہے جو آج بھی اہل ایمان مومن مسلمانوں کے قلوب و اذہان کو نور ایمان سے منور کر رہی ہے ہم نے اپنی حاضر کتاب قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے دوران سیرت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان سے استفادہ حاصل کیا اور شرف النبی کے مطالعہ کے دوران یہ بات سمجھ میں آئی کہ امت محمدیہ کے علماء حق نے اپنے اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد پاک کی محافل بھی سجائیں اور اپنی اپنی تصانیف میں میلاد مصطفی کریم پر انتہائی خوبصورتی کے ساتھ مضامین بھی لکھے ہیں سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلی امتیں اپنے اپنے وقت میں ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھتے اور میلاد مصطفی کی محافل سجاتے رہے ہیں اور ان محافل کو سجانا نعت نبی پڑھنا وہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے۔

حضرت ابوسعید خرگوشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی

اسرائیل کے ایک ولی حضرت بلوقیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نورانی واقعہ بڑی خوبصورتی کے ساتھ تحریر فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی روایات کے مطابق بنی اسرائیل میں ارشا نامی ایک شخص تھا جو اپنے وقت کے علماء اور صوفیاء کرام میں شمار ہوتا تھا وہ شخص بڑا مال دار تھا اور بنی اسرائیل کا راہنما بھی تھا بہت سی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا اسے حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور اوصاف پاک سے بڑی واقفیت حاصل تھی وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت (اللہ کی محبوب امت) کے احوال سے شناسا تھا۔

توراۃ شریف کے جن حصوں (ابواب) میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف پاک تحریر تھے وہ علیحدہ کر کے لکھ لیتا اور اپنے گھر میں خفیہ طور پر محفوظ کر کے پڑھتا رہتا اور خوش ہوتا رہتا تھا پھر اوصاف مصطفیٰ اور نعت مصطفیٰ کے اوراق کو کستوری کی خوشبو میں لپیٹ کر محفوظ کر لیتا تھا وہ وقت حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے زمانہ کے بعد کا قریب زمانہ تھا جب ارشا نے وفات پائی تو اس کا بیٹا بلوقیا اپنے باپ کا جانشین اور خلیفہ بنا بنی اسرائیل نے بلوقیا کی خلافت و امامت اور قضا کو تسلیم کر لیا۔

بلوقیا نے اپنے باپ کے خزانے کھولے تو ایک مقفل تابوت ملا اور قفل پر ایک مہر لگی ہوئی تھی بلوقیا نے خزانے کے نگرانوں سے پوچھا کہ اس تابوت مقفل میں کیا ہے انہوں نے بتایا کہ ہمیں تو اس کا علم نہیں ہے بلوقیا نے مہر توڑی اور قفل اتارا تو اندر سے ایک چاندی کا ڈبہ ملا اس پر بھی سونے کا قفل لگا ہوا تھا اور اس پر خالص کستوری کی مہر لگی ہوئی تھی اس نے ڈبہ کھولا تو اس میں سے ایک ورق ملا جو ریشم کے کپڑے میں لپٹا ہوا تھا اور اس پر بھی ایک مہر جڑی ہوئی تھی جب مہر کھولی گئی تو ایک ورق برآمد ہوا اس سے کستوری کی خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں اس ورق پر حضور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف پاک اور نعت شریف لکھی ہوئی تھی اور امت محمدیہ کے حالات درج تھے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک اور بعثت پاک کی علامات درج تھیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اور کرامت کی تفصیل موجود تھی لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے شفیع المذنبین ہوں گے شفیع روز قیامت ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین اور آخرین کی

شفاعت فرمائیں گے اور آپ ﷺ کی امت پہلے انبیاء کرام کی صداقت کی گواہی دے گی پھر آخیر میں یہ بھی لکھا تھا کہ جب تک امت رسول عربی جنت میں داخل نہ ہوگی دوسری امتوں پر جنت حرام ہوگی (حضور اقدس ﷺ صفات پاک اور نعت پاک کی حفاظت ایسی کی جاتی تھی جیسے مال و دولت کی حفاظت کی جاتی ہے)

حضرت بلوقیا رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس مقدس ورق کو باہر لائے اور بنی اسرائیل کے سامنے پڑھنے لگے تو لوگوں نے سن کر کہا اسے خدا تباہ کرے (ارشا کو) کہ اس نے حق کی بات ہم لوگوں سے چھپائے رکھی اور مخلوق خدا کے ساتھ خیانت کرتا رہا بلوقیا ہمارے امام اور پیشوا ہیں ورنہ ہم ارشا کی قبر اکھیڑ کر باہر نکالتے اور اسے جلا کر راکھ کر دیتے (بنی اسرائیل میں بھی حضور اقدس ﷺ کی نعت شریف اور اوصاف پاک کو چھپانے والوں سے نفرت کی جاتی تھی اور ایسے لوگوں کو ناپسند کیا جاتا تھا۔

حضرت بلوقیا نے کہا اگر میرے باپ نے کوئی گناہ کیا ہے تو اپنے لیے کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی تو تمہاری تجویز کردہ سزا سے زیادہ ہوگی اسے اللہ تعالیٰ کا غصہ کافی ہے اب تم ایسا کرو کہ تم حضور نبی اکرم ﷺ کی نعت شریف اور اوصاف پاک کو تورات شریف میں دوبارہ درج کرلو۔

بلوقیا کی والدہ بلقابنت بریا ابھی زندہ تھی بلوقیا نے ان سے کہا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ساری دنیا کا سفر کروں کوہ و دریا دیکھوں تر و خشک کا مشاہدہ کروں اور محمد مصطفی ﷺ کو تلاش کروں اور انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کروں اوران کی والدہ نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرو اسی پاک ذات کی امداد سے حضور اقدس ﷺ کی زیارت اور ملاقات نصیب ہو سکتی ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور اقدس ﷺ کی امت میں شامل ہو سکتے ہو اور پھر حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کے حق دار بن سکو گے (پہلی امتوں کے مومن امت محمدیہ میں شامل ہونے کے کتنے خواہش مند تھے اور جانتے تھے کہ امت محمدیہ کی شفاعت سب سے پہلے ہے۔

ولادت پاک کی برکت فتح وخوشی کا سال

حضور نبی اکرم ﷺ کے والد گرامی قدر کا نام عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ان کے والد عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہ والد محترم کی طرف سے شجرہ مبارک ہے اور حضور نبی اکرم کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ اور ان سے آگے والدہ محترمہ اور والد محترم کا خاندان آپس میں مل جاتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کے والدین کریمین کی طرف سے آپ کے تمام آباؤ اجداد صالحین اور پاکیزہ تھے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے آباؤ واجداد کے تمام سلسلوں کو دوسرے خاندانوں سے اعلیٰ بنایا اور اپنا پسندیدہ بنایا اور اللہ تعالیٰ کسی کافر یا مشرک کو اپنا پسندیدہ نہیں بناتا اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور انتخاب کئے ہوئے صرف اور صرف ایمان والے صالحین اور پاکیزہ لوگ ہی ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کے والد محترم سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی میں نور محمدی آفتاب کی مانند چمکتا تھا حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام بیٹوں میں سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے خوبصورت صاحب جمال اور شجاع اور تیر انداز تھے جس وقت آپ اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے تو قریش کی خواتین ان کے جمال پر فریفتہ ہو جاتیں اور ان کے ساتھ شادی کی خواہش کا اظہار کرتیں حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس حال کی خبر ملی تو انہوں نے فوراً اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کر دی تا کہ نور محمدی کی حفاظت ہو جائے۔

کتب سیر میں لکھا ہے کہ وہ نور متبرک (نور محمدی) بارہ جمادی الآخر جمعة

المبارک کی شب کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو کر سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تفویض ہوا۔

حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے بطن آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حضور محمد مصطفی ﷺ کی پیدائش کا ارادہ فرمایا تو نور محمدی جمعۃ المبارک کی رات حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منتقل ہوا اللہ تعالیٰ نے جنت کے داروغہ کو حکم فرمایا کہ جنت کے دروازے کھول دے ایک منادی نے زمین و آسمان میں ندا دی کہ آگاہ رہو وہ نور مکنون و مخزون کہ جس سے راہنما نبی کا ظہور ہوگا آج کی رات اپنی والدہ کے شکم اطہر میں قرار پاتا ہے اور وہ بشیر و نذیر عنقریب اہل عالم پر خروج فرماتا ہے۔

(انوار محمدیہ)

اس رات کی برکت سے ملائکہ آسمان خوشی میں جھومنے لگے اور جبرئیل علیہ السلام زمین پر آئے اور علم سبز محمدی خانہ کعبہ کے اوپر کھڑا کیا اور تمام زمین میں بشارت دی گئی کہ نور محمدی نے رحم آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں قرار پایا تاکہ افضل الخلائق ہوں اور بہترین امم کی طرف خروج فرمائیں کیسی خوش قسمت ہے وہ امت کہ جن کا نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور یہ بشارت سن کر دنیا کے تمام بت سر کے بل گر گئے اور شیطان کا تخت الٹ گیا اور ایک فرشتہ چالیس روز تک اس لعین کو دریا میں ڈبوتا رہا شیطان نہایت اندوہ ناک اور پریشان ہوا اور جبل ابوقیس پر آ کر فریاد کرتا تھا اور روتا تھا اس کی ذریت اس کے پاس آئی اور پوچھا کہ اے سردار کیا حال ہے شیطان نے کہا کہ تم سب نہایت سخت ہلاک ہوئے کیونکہ محمد ﷺ نے شکم پاک آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں قرار پایا ہے اور تمام دین و دنیا کی عزت ان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے اب کسی بت کی عبادت نہ ہوگی اور وہ تمام بتوں کو توڑیں گے اور باطل کریں گے اور لات و عزیٰ پر بربادی آئے گی تمام دینوں کو بدل دیں گے اور منسوخ کریں گے زنا کاری اور قمار بازی اور شراب خوری حرام کریں گے

اور علم کہانت بالکل برباد ہو جائے گا اور ان کی وجہ سے میں (شیطان) آسمان پر جانے
سے اب منع کیا جاؤں گا وہ ظلم کو مٹائیں گے اور انصاف فرمائیں گے اور حق بات کریں گے
اور زمین کو مسجدوں سے ایسا آراستہ کریں گے کہ جیسے آسمان ستاروں سے مزین ہے۔

اس رات کی برکت سے بادشاہوں کے تخت الٹ گئے اور بادشاہوں کی زبان
بند ہو گئی وہ ہرگز کلام نہ کر سکے اس رات تمام مکان اور در و دیوار اس نور پاک سے چمک
اٹھے اور تمام چوپائے بول اٹھے کعب الاحبار سے روایت ہے کہ اس شب کو آسمان و زمین
کے اطراف و جوانب میں ندا دی گئی کہ وہ نور جو پوشیدہ تھا اور مستور تھا جس سے نبی
آخر الزمان ﷺ کا ظہور ہوگا آج کی رات آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں قرار
پاتا ہے خوشخبری ہو آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان دنوں قریش نہایت تنگی اور قحط سالی میں مبتلا
تھے جب حضور اقدس ﷺ بطن مادر میں راحت پذیر ہوئے تو ان کو ہر طرف سے
فتوحات ہوئیں زمین سرسبز اور شاداب ہوئی درختوں کو خوب پھل آیا اور اس سال کا نام
سنۃ الفتح ولا بتہاج قرار پایا یعنی فتح وخوشی کا سال۔

(بحوالہ روضۃ الاحباب۔ انوار محمدیہ)

حضرت حلیمہ سعدیہ کی شکر گزاری اور برکات میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے بعد ایک منادی غیب نے دنیا میں ڈنکا بجادیا کہ اے مخلوق کے گروہ (تمام مخلوقات سے خطاب فرمایا گیا) یہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس خوش بخت نے اسے جنم دیا اسے خوشی اور مبارک ہو اور مبارک باد اس کے لیے جو اسے دودھ پلائے گی یہ الٰہی ندا سن کر پرند جانور بولے یا الٰہی اگر اجازت ہو تو ہم اسے اپنے گھونسلوں میں اٹھا لائیں اور زمین کی ستھری پاکیزہ چیزوں سے اس کا پیٹ بھریں بادل نے عرض کی اے ہمارے پروردگار! اگر حکم ہو تو ہم انہیں زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں میں اٹھا کر لے جائیں اور نہایت عمدہ طور سے ان کی پرورش کریں فرشتے بولے یا الٰہی! ہم اس کی پرورش کا زیادہ حق رکھتے ہیں یہ تمام مخلوق رب تعالیٰ کی رضا اور خوش نصیبی کو سمیٹنا چاہتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے سب کے جواب میں فرمایا کہ یہ ابدی سعادت حلیمہ سعدیہ کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے اور اس اہم اور مقدس و پاکیزہ کام کو ہم نے حلیمہ سعدیہ کے لیے اٹھا رکھا ہے ان دنوں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت ہی تنگی اور افلاس کی حالت میں زندگی بسر کر رہی تھی اس کی عمر کا وہ حصہ بڑی ہی عسرت اور سختی میں گزر رہا تھا اتنی تنگی اور افلاس کے لیے باوجود وہ نیک بخت بی بی ہر وقت الحمد للہ کہا کرتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے اسے یہ ابدی سعادت پہنچانی چاہی تو اس کے شہروں میں خشک سالی اور قحط ڈال دیا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افلاس کی وجہ سے زمین کی سبزی اور نباتات سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا پیٹ پالنے لگی انہی دنوں ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس وقت ان پر سات دن ایسے گزرے کہ جن میں انہیں بہت کم کھانے کو ملا بھوک کے مارے بیتاب اور مضطرب تھی مگر کھانے کو نہ ملتا تھا اسی بے تابی بے چینی کے عالم میں انہیں

نیند آ گئی خواب میں دیکھتی ہیں کہ ایک شخص ان کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہا ہے کہ تیرے واسطے ایک نہر ہے جس کا پانی دودھ سے بڑھ کر سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے یہ لے اے حلیمہ اسے پی لے اماں حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے لے کر سارا پانی پی لیا اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا تو نے مجھے پہچانا میں کون ہوں اماں حلیمہ نے کہا نہیں کہا میں وہ حمد ہوں جو تو تنگی اور فراخی میں میرے ساتھ اللہ کی حمد کیا کرتی تھی اے حلیمہ! اب تو مکہ معظّمہ جا کیونکہ تیرے لیے وہاں کشادہ روزی اور فراخ رزق ہے مگر تو اپنی حالت چھپا کر رکھنا یعنی اپنی مفلس اور تنگی کو ظاہر نہ کرنا۔

اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نیند سے بیدار ہوئی تو اپنے آپ کو نہایت حسین اور خوبصورت پایا اور میری چھاتی میں اس قدر دودھ اتر آیا کہ دودھ کے بوجھ سے اپنی چھاتیوں کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھتی تھی پس عورتوں نے میری یہ کیفیت دیکھ کر تعجب کیا اور دریائے حیرت میں ڈوب گئیں اس کے بعد ہم چند عورتیں ایک دن زمین کے سبزہ کی تلاش میں جنگل کی طرف نکل گئیں وہاں ہم نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ سن لو! اللہ تعالیٰ نے مکہ پاک میں ایک مقدس بچہ پیدا کیا ہے اس کی دودھ پلانے والی کو خوشی اور مبارک ہو جب میرے ساتھ عورتوں نے یہ غیبی آواز سنی تو اپنے گھروں کی طرف پلٹ آئیں اور اپنے گھر والوں کی اس مسرت خیز واقعہ کی خبر دی اور دس عورتیں اپنے شہر سے نکل کر مکہ معظّمہ کی طرف چل کھڑی ہوئیں میں بھی ان کے ساتھ اپنی ایک لاغر اور ضعیف گدھی پر سوار ہو کر نکلی ہم آہستہ آہستہ وہ دشوار گزار راہیں طے کرتے چلے جاتے تھے کہ اثناء راہ میں درختوں کے جھنڈ نظر پڑے اور ایک درخت میں سے ایک شخص نکلا جس کے پاس ایک قسم کا حربہ تھا اس نے قریب آ کر میری گدھی کے ایک مکا مارا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین کی دودھ پلائی کو جلدی لے جا ہم مکہ کی طرف جلدی جلدی بڑھے میری قوم کی عورتیں ہم سے سبقت لے گئیں سب عورتیں مکہ میں ہے داخل ہوئیں اور میرے ساتھ کی عورتیں تمام بچوں کی طرف سبقت لے گئیں یعنی ہر ایک دودھ پلائی

نے ایک ایک بچہ دودھ پلانے کے لیے گود لیا اور میں تنہا رہ گئی مجھے کوئی بچہ نہ ملا (کتاب العقائق میں لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان عورتوں کے دودھ بہت تھا)

اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ کوئی دودھ پلانے کے لیے بچہ ہے حضرت عبدالمطلب نے جواب میں کہا کہ میرے پاس ایک بن باپ کا یتیم بچہ ہے اگرچہ میں نے اسے ہر عورت پر پیش کیا مگر سب نے اس سے یتیمی کی وجہ سے پہلوتہی کی تمہارے ساتھ کی کوئی عورت ایسی باقی نہیں رہی جس پر میں نے اسے پیش نہ کیا ہو مگر جب کہا گیا کہ اس کا والد فوت ہو چکا ہے تو اس نے اپنے مقصد (مالی مقصد) پر کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس کے لینے سے انکار کر دیا حلیمہ بولیں کہ میں اس کی خوبصورتی اور جمال پر راضی ہوں اور مجھے اس کے علاوہ کسی اور چیز کی رغبت نہیں حضرت عبدالمطلب نے کہا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا حلیمہ سعدیہ عبدالمطلب بولے حلم اور سعد میں تو ابدی عزت اور دوامی بزرگی ہے تو عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر لے گئے میں نے محمد ﷺ کو سوتا پایا میں نے ان کے پاس بیٹھ کر جو ان کے سینہ اقدس پر ہاتھ رکھا تو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نے جھٹ آنکھ کھول دی ان کی سرگین آنکھوں سے اس قدر نور نکلا کہ آسمان کی بدلی تک جا ملا میں نے جوش محبت سے ان کے منہ میں اپنی دائیں چھاتی دی اور آپ نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا پھر بائیں چھاتی منہ کے قریب کی مگر آپ نے اس پر منہ نہ ڈالا اور یہ آپ کے عدل وانصاف کا نمونہ تھا کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس دودھ میں ایک اور شخص بھی شریک ہے۔

اماں جان حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کو لے کر چلی اور ان کی والدہ محترمہ سے رخصت ہوئی اور جب میں نے سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کو گدھی پر اپنے آگے بٹھایا تو گدھی نے اول تو کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے تین دفعہ سجدہ کیا پھر ایسا تیز قدم بڑھایا جیسا کہ کوئی تیز دوڑنے والا گھوڑا

قدم مارتا ہے اس عجیب بات کو دیکھ کر میرے ساتھ والی عورتوں نے تعجب کر کے کہا حلیمہ کیا بات ہے یہ تیری گدھی وہ نہیں ہے اس کی تو ایک عجیب شان معلوم ہوتی ہے اس سے پہلے کہ میں جواب دیتی میری گدھی نے خود بزبان فصیح کہا تم میرے مرتبہ سے غفلت میں پڑی ہوئی ہو آج میری پشت پر براق کا سوار بیٹھا ہوا ہے۔

اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ یوں ہی منازل طے کرتا چلا جاتا تھا کہ اثناءراہ میں چالیس نصرانی (عیسائی) کھڑے جناب محمد ﷺ کا کچھ تذکرہ کررہے تھے ان کے ہاتھوں میں بجھی ہوئی بڑی تیز اور آبدار تلواریں تھیں جب میں ان کے پاس سے گزری تو ان کے ایک مسن اور بوڑھے شخص کی نظر محمد ﷺ پر پڑی تو جھنجھلا کر اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا تم ہلاک ہو جاؤ اس لڑکے کو پکڑ کے مارڈالو یہی تو وہ لڑکا ہے جس کی تلاش میں تم اس قدر زحمتیں اٹھاتے پھرتے ہو میں نے ان کی یہ وحشت ناک اور ڈرادینے والی باتیں سن کر کانپ اٹھی اور کہنے لگی وامحمد آہ افسوس اے محمد ﷺ! اتنے میں آپ نے دونوں آنکھیں کھولیں اور آسمان کی طرف گوشہ چشم سے دیکھا کہ دفعۃ آسمان سے ایک تیز آگ اتری جس نے ان سب نصرانیوں کو جلا کر خاکستر کردیا۔

جب میں گھر آئی تو میرے خاوند نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر کہا اس لڑکے کی عجیب حیرت انگیز شان ہے اور عنقریب اس کا امر بلند مرتبہ پر ترقی کرنے والا ہے ہم جس وقت اپنے شہر میں داخل ہوئے تو جنگلوں اور صحراؤں نے ہر مسافر اور مقیم پر ارزانی کردی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دودھ والے جانوروں کے تھنوں کو پر کردیا اور کھیتیاں ہمارے لیے اگا کھڑی کیں یعنی ہر طرف رحمت اور برکت ہوگئی قحط سالی ختم ہوگئی۔

اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن میں اتنے بڑے ہوتے تھے جیسا ایک بچہ ایک مہینہ میں اور ایک مہینہ میں اتنے بڑے ہوئے جیسا اور بچہ ایک سال میں بڑا ہوتا ہے۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار میرٹھ)

شق صدر مصطفی اور علامات نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر قبیلہ بنو سعد میں تشریف لائے تو ہمارے گھر کے اندھیرے ختم ہو گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے رات کو چراغ کی ضرورت نہیں ہوتی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ہمارا گھر رات کو روشن رہتا تھا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں لے کر کھڑی تھی کہ چند بکریاں آئیں ان میں سے ایک بکری نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور آپ کا سر مبارک چوم کر چلی گئی جب آپ نے بولنا شروع فرمایا تو آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلاً"۔

اور شب ہوئی تو آپ نے فرمایا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُدُّوْ سًا نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ"۔

اور اول دودھ چھوڑاتے ہی آپ نے فرمایا:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً"۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر کبھی آپ کا ستر کھل جاتا تو آپ حرکت وفریاد کرتے تھے اگر ڈھانکنے میں کچھ توقف ہو جاتا تھا غیب سے پوشیدہ کر دیا جاتا تھا اور اگر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو دھونے کا ارادہ کرتی تھی تو غیب سے آپ کا منہ مبارک دھو دیا جاتا تھا اور آپ کو ایک دن میں ایسی نشو ونما ہوتی تھی کہ اور بچوں کو ایک مہینے

میں ہوتی تھی جب آپ چلنے پھرنے لگے تو آپ لڑکوں میں جانے لگے اور ان کو کھیل کود سے منع فرمانے لگے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہم کو کھیل کود کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہر روز آپ پر مثل آفتاب کے ایک نور آکر احاطہ کرتا تھا اور پھر علیحدہ ہو جاتا تھا اور ہر روز دو مرغ سفید آتے تھے اور ایک اور روایت میں فرمایا کہ دو مرد سفید جامہ میں آتے تھے اور آپ کے گریبان میں چلے جاتے تھے اور وہیں غائب ہو جاتے تھے اور جس چیز پر آپ اپنا دست مبارک رکھتے بسم اللہ پڑھ کر رکھتے تھے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے قدموں کی برکت سے ہمارے گھر میں رحمتیں اور برکتیں بے انتہا تھیں اسی طرح خیر و برکت سے دو سال گزرے اور میں حضور اقدس ﷺ کو لے کر مکہ معظمہ میں آپ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے گئی چونکہ آپ کی وجہ سے ہم کو فتوحات نمایاں ہوئی تھیں لہٰذا ہمیں شوق دامن گیر ہوا کہ آپ دوبارہ ہمارے یہاں تشریف لے چلیں اس بنا پر میں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ مکہ پاک میں وباء کا اندیشہ ہے آپ اپنے فرزند کو ہمارے یہاں کچھ عرصہ اور ٹھہرائیں کہ توانا ہو جائیں چنانچہ جناب آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت عنایت فرمائی تب میں آپ کو دوبارہ اپنے گھر میں لے آئی۔

ایک روز حضور اقدس ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما آپ کو لے کر باہر تیز دھوپ میں لے گئی حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں اپنی بیٹی پر ناراض ہوئی کہ اتنی تیز دھوپ میں آپ کو باہر کیوں لے گئی تھی تو میری بیٹی نے کہا باہر تیز دھوپ میں ایک ابر (بادل کا ٹکڑا) آپ پر سایہ کئے ہوا تھا جب آپ چلتے وہ بھی چلتا تھا حتی کہ آپ گھر تشریف فرما ہوئے۔

ایک بار حضور اقدس ﷺ اپنے رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ بکریاں لے کر جنگل کی طرف تشریف لے گئے تو جنگل میں ایک شیر قہری (خونخوار) آپ کے سامنے آیا اس نے ریوڑ پر حملہ کرنا چاہا مگر جب اس شیر نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا تو اپنا سر جھکا کر آپ کے پاس آیا اور زمین پر لوٹ گیا جیسے پالتو جانور اپنے مالک کے قدموں میں لوٹ پوٹ جاتے ہیں اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر آپ نے اس شیر کے کان میں کچھ فرمایا وہ اسی وقت وہاں سے چلا گیا۔

(بحوالہ نزہۃ المجالس)

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے نے ایک بکری کا پاؤں توڑ ڈالا تھا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر پھیر دیا بکری کا ٹوٹا ہوا پاؤں اسی وقت اچھا ہو گیا اور جس جگہ پر حضور اقدس ﷺ اپنا قدم مبارک رکھتے تھے سبزہ نمودار ہو جاتا تھا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور اقدس ﷺ میرے بچوں کے ساتھ چراگاہ میں تشریف لے گئے تھے کہ اچانک میرا بیٹا گھبرایا ہوا گھر واپس آیا اور کہنے لگا اماں جان جلدی چلو دیکھیں میرے بھائی محمد ﷺ کا حال تو دیکھو میں نے گھبرا کر پوچھا کیا ہوا تو کہنے لگا کہ ایک شخص آیا اور ہمارے درمیان سے ان کو اٹھا کر لے گیا اور ان کے شکم مبارک میں شگاف کر دیا پھر مجھے معلوم نہیں کہ ان کا کیا حال ہے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے خاوند کو لے کر جلدی جلدی گھبراہٹ کی حالت میں اس پہاڑ پر آئے تو دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ سکون کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں ہمیں پریشان حالت میں دیکھ کر آپ نے تبسم فرمایا میں نے پوچھا کہ میری جان آپ پر قربان یہ کیا واقعہ ہوا تھا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تین شخص آئے جن میں سے ایک کے پاس سونے کا طشت برف سے بھرا ہوا تھا انہوں نے مجھے لڑکوں کے درمیان سے اٹھا لیا اور لڑکے خوف سے بھاگ گئے ایک شخص نے آہستہ

سے مجھ کو زمین پر لٹا دیا اور میرے سینے سے زیر ناف تک چاک کیا میں ان کو دیکھتا تھا لیکن مجھ کو کچھ تکلیف نہیں معلوم ہوتی تھی انہوں نے میرے شکم کے اندر کے تمام اجزاء باہر نکال کر اچھی طرح برف کے پانی سے دھوئے پھر اندر رکھ دیئے پھر دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کو ایک طرف کیا اور اپنا ہاتھ میرے سینے میں ڈالا اور میرا دل باہر نکالا میں اس کو دیکھ رہا تھا اس نے میرا دل چیرا پھر اس میں سے ایک سیاہ ٹکڑا منجمد (جما ہوا) دور کیا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا پھر اس نے دائیں بائیں ہاتھ بڑھایا اور ایک نورانی انگوٹھی ہاتھ میں اٹھائی وہ انگوٹھی نور سے چمک رہی تھی کہ آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی آنکھ اس کے دیکھنے سے عاجز تھی یعنی اتنا تیز نور اس میں سے روشن ہو رہا تھا اس شخص نے اس نورانی انگوٹھی سے میرے دل پر مہر لگائی کہ جس کی ٹھنڈک میں اپنے سینہ میں پاتا ہوں اس مہر سے میرا دل نور سے معمور ہو گیا وہ حکمت اور نبوت کا نور تھا پھر میرا دل اپنی جگہ پر رکھ دیا پھر اس کے بعد شخص نے میرے سینے سے زیر ناف تک ہاتھ پھیر دیا اور وہ شگاف برابر ہو گیا (حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے سینے مبارک پر شق صدر کے نشانات دیکھا کرتا تھا۔

(بخاری شریف)

حضور اقدس ﷺ نے اپنی اماں جان حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ پھر انہوں نے مجھ کو آہستہ سے کھڑا کیا پہلے شخص نے کہا کہ ان کو ان کی امت کے دس آدمیوں سے وزن کرو جب وزن کیا تو میں غالب ہوا پھر کہا سو آدمیوں سے وزن کرو جب وزن کیا تب بھی میں غالب آیا پھر کہا ہزار آدمیوں سے وزن کرو جب وزن کیا تب بھی میں ہزار آدمیوں پر غالب آیا تب انہوں نے کہا جانے دو اگر تمام امت سے وزن کرو گے تب بھی آپ ہی غالب آئیں گے پھر مجھ کو سینہ سے لگایا اور میرے سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا کہ اے اللہ کے دوست (حبیب اللہ) اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ سے کیا بھلائی اور نیکی کا ارادہ کیا گیا ہے تو آپ کی دونوں آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں یعنی آپ کا

دل مسرور ہو جائے اور آپ کو کمال فرحت وسرور حاصل ہو پھر وہ تینوں شخص مجھ کو یہاں چھوڑ کر آسمان میں اڑ گئے۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر دونوں حضور اقدس ﷺ کو لے کر اپنے قبیلے میں واپس آئے قبیلہ کے لوگوں نے مشورہ دیا کہ حضور اقدس ﷺ کو کسی کاہن کے پاس لے جانا چاہیے (اس وقت ہر مشکل میں بیماری میں کاہن کے پاس جایا کرتے تھے) تاکہ وہ اس واقعہ میں غور اور تامل کرے اور ہمیں کچھ ایسا مشورہ دے جوان کے لیے فائدہ مند ہو اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ الحمدللہ میں صحیح وسالم ہوں مجھ کو کچھ خوف اور اندیشہ نہیں ہے مگر حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر بھی آپ کو ایک کاہن کے پاس لے گئی کاہن نے آپ سے تمام واقعہ سن کر جلدی سے آپ کو اٹھالیا اور باآواز بلند کہنے لگا کہ اے قوم عرب اس بچہ کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ ہی مجھ کو بھی جان سے مار دو اگر تم اس بچہ کو چھوڑ دو گے اور قتل نہیں کرو گے تو ایک وقت میں یہ تم کو ناقص العقل کہے گا اور تمہارے دین کو باطل کرے گا اور تم کو ایسے الٰہ کی عبادت کی طرف بلائے گا کہ جس سے تم ناواقف ہو اور ایسے دین کی دعوت دے گا کہ جس کو تم برا جانتے ہو حضرت حلیمہ نے جلدی سے اس کاہن سے آپ کو لیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہوا ہے اور حضور اقدس ﷺ کو لے کر اپنے گھر آ گئی۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شوہر اور قبیلہ حضور اقدس ﷺ کے شق صدر والے واقعہ سے گھبرائے ہوئے تھے انہوں نے حضرت حلیمہ سے کہا اسے مقدس بچے کو ان کی والدہ اور دادا کے پاس پہنچادے ایسا نہ ہو کہ آپ یہاں پر کچھ صدمہ اٹھائیں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس کو لے کر مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوئی جب مکہ معظّمہ کے مضافات میں پہنچی تو آپ کو ایک جگہ بیٹھا کر قضا حاجت کے لیے ایک طرف گئی جب فراغت پا کر واپس آئی تو آپ کو اس جگہ نہ پایا انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو ہر طرف ہر جگہ تلاش کیا مگر آپ کو تلاش نہ کر سکی اور رونا شروع کر دیا اور اس کو غایت درجہ کی

وحشت لاحق ہوئی اور وا محمداہ وا محمداہ کہتی ہوئی حضور کو تلاش کرتی پھرتی تھی کہ اچانک ایک بوڑھا شخص سامنے سے آیا اس نے پوچھا کہ تو کیوں روتی ہے حضرت حلیمہ نے کہا کہ میرا بچہ گم ہو گیا ہے اس بوڑھے نے کہا کہ میں تجھ کو ایسے شخص کے پاس پہنچاتا ہوں کہ جو یہ بات جانتا ہے وہ بچہ کہاں ہے حلیمہ نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہیں اس بوڑھے نے کہا کہ ایک بت ہبل نامی ہے وہ تیرے فرزند کے حال سے واقف ہے اور تو میرے ساتھ اس بت خانے میں چل اور اس بت سے آرزو کر اگر وہ چاہے تو تیرا فرزند تیرے پاس پہنچائے گا حلیمہ نے کہا اے بوڑھے تجھ پر افسوس ہے کہا تو نے نہیں سنا کہ حضور اقدس ﷺ کی شب ولادت میں بتوں کو کیا کیا مصیبتیں پہنچی ہیں حلیمہ کہتی ہیں کہ وہ شخص ان کو زبردستی اس بت کے پاس لے گیا اور سات مرتبہ اس کا طواف کیا اور اس کے سر پر بوسہ دیا اور اس بت کے تمام مراتب تعظیم بجالایا اور عرض کیا کہ یہ عورت حلیمہ کہتی ہے کہ میرا بچہ محمد بن عبداللہ گم ہو گیا ہے اگر تو چاہے تو وہ بچہ پھر واپس آسکتا ہے حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک سنتے ہی وہ بت ہبل اور اس کے ساتھ والے تمام بت الٹے ہو گئے اور ان کے شکم سے آوازیں آنے لگیں کہ اے بوڑھے یہاں سے دور ہو اور حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک یہاں پر نہ بیان کر کہ ہم سب بت اور بت پرست ان کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے اور ان کا اللہ ان کو ضائع نہ کرے گا بتوں کی یہ باتیں سن کر وہ بوڑھا کانپنے لگا اور کہنے لگا کہ آج سے پہلے میں نے کبھی ایسا واقعہ نہیں دیکھا اے حلیمہ! تیرے فرزند محمد ﷺ کی ایک عجیب شان ہونے والی ہے حلیمہ سراسیمہ اور حیران اور نہایت آشفتہ اور پریشانی کے عالم میں مکہ کی طرف چلی اور حضور اقدس ﷺ کی گمشدگی پر آپ کو پکارتی ہوئی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچی اور ان کو اس سارے واقعہ کی اطلاع دی۔

دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ صفا پر آئے اور تمام قریش کو بلایا اور حضور اقدس ﷺ کی تلاش میں سوار دوڑائے مگر تمام کوشش غیر مشکور ہوئی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نہایت تشویش اور افسوس ہوا اور غم ناک حالت میں

مسجد الحرام شریف میں حاضر ہوئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی عین اسی وقت ہاتف غیبی سے ایک ندا آئی کہ اے عبد المطلب ! غم نہ کر محمد ﷺ کا ایک اللہ ہے وہ اس کو ہرگز ضائع نہ کرے گا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے ندا کرنے والے یہ تو بتا محمد ﷺ اس وقت کہاں ہیں تو جواب میں کہا گیا کہ وادی تہامہ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہیں حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلدی جلدی وہاں پہنچے اور دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہیں انہوں نے پوچھا من انت یا غلام یعنی اے لڑکے تو کون ہے تو آپ نے فرمایا انا محمد ابن عبد اللہ بن عبد المطلب یعنی میں عبد المطلب کے فرزند عبد اللہ کا بیٹا محمد ہوں عبد المطلب نے آپ کو گود میں اٹھالیا پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو لے کر مکہ پاک میں آئے اور اس شکریہ میں صدقہ دیا اور اونٹوں کو ذبح کر کے اہل مکہ کی ضیافت کی اس وقت حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک چار سال تھی حضرت حلیمہ نے حضور اقدس ﷺ کے شق صدر کا حال جناب آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گوش گزار کیا تو انہوں نے فرمایا کیا تم کو میرے بیٹے پر شیطان کا ڈر ہے کہ کچھ مضرت (نقصان) پہنچائے گا اللہ کی قسم شیطان میرے بیٹے کو کچھ تکلیف و نقصان نہیں پہنچا سکتا اور البتہ میرے اس فرزند کی ایک اعلیٰ شان ہونے والی ہے اس کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلیمہ سعدیہ کو انعام و اکرام عطا فرمایا اور واپس گھر جانے کی اجازت دی۔

(بحوالہ روضۃ الاحباب۔ مدارج النبوۃ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ) نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں اپنے بارے میں کچھ بتائیں تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے صحابہ! میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں جو انہوں نے اپنے حواریوں کو دی اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی اس بشارت کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الصف کی آیت نمبر ۶ میں فرمایا:

"وَاِذْ قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِی اِسْرَائِیلَ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیْکُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَاْتِی مِن بَعْدِی اسْمُہُ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَھُم بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِینٌ"

''اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔''

حضور اقدس ﷺ کی آمد پاک کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے ۵۷۱ سال پہلے دی یعنی حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے ۵۷۱ سال پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کی موجودگی میں محفل میلاد مصطفی منعقد کی اور قرآن کریم نے اس میلاد مصطفی کریم ﷺ کا ذکر قرآن کریم میں فرما کر تمام اہل ایمان مومن مسلمانوں کے ایمان کو نور علی نور کر دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ بعد اس کے میں تم سے بہت کلام نہ کروں گا اس لیے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں۔

(انجیل یوحناب ۱۶ آیت ۳۰)

پھر عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا:

یہ امور میں نے تم سے کہے جب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن فارقلیط (تسلی دینے والا) پاک روح جس کو باپ بھیجے گا میرے نام سے ہر بات تم کو سکھائے گا اور تمام وہ باتیں جو میں نے تم سے کہی تمہیں یاد دلائے گا۔

(انجیل یوحنا باب ۸ آیت ۲۶-۲۵)

فارقلیط کتنی خوبصورت تعریف ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی نسبت فرمائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف اور صرف ہمارے حضور اقدس ﷺ ہی مبعوث فرمائے گئے لہٰذا یہ میلاد پاک کی محفل ہمارے حضور اقدس ﷺ کی محفل میلاد مصطفی کریم تھی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے ساتھ منعقد فرمائی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی میلاد پاک کی محفل میں حضور اقدس ﷺ کی آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

پر جب کہ تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لیے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آئے وہ میرے لیے گواہی دے گا۔

(انجیل یوحنا باب ۱۵ آیت ۳۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی اس لیے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی وہ کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی اس کی شہادت خود اللہ تعالیٰ نے دی وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ مگر بات یہ ہے۔

(انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳-۱۲)

حجی نبی نے بشارت دی کہ خداوندی خلائق نے کہا کہ سب قوموں کو ہلا دوں گا اور حمد سب قوموں کا آئے گا اور اس شہر کو بزرگوں سے بھر دوں گا۔

(کتاب حجی باب ۱۱ آیت ۷)

بزم کونین میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد پاک منایا

حضور نبی آکرم ﷺ کے میلاد پاک کی محفل سجانا حضور اقدس ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور قرآن کریم سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو جمع فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا جلسہ منعقد فرمایا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسولوں کو اکٹھا فرمایا اور اس نوری محفل میں انبیاء کرام کے سامنے اپنے محبوب پاک ﷺ کی آمد پاک کا ذکر فرمایا سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۱ میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے:

"وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ"

"اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ کیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام کو محفل میلاد مصطفی کریم میں جمع فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے یعنی جیسی جیسی نورانی صورت پاک ان پاک نبیوں کو دے کر اس دنیا میں بھیجنا تھا انہی صورت پاک کے ساتھ تمام نبیوں کو جمع فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ان تمام انبیاء کرام کو نبوت اور

حکمت کی خوشخبری سنائی تمام انبیاء کرام کا آپس میں تعارف بھی ہوا ایک دوسرے کو نبوت و رسالت کی مبارک باد بھی دی پھر اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک پر عہد لیا اور تمام نبیوں نے اس پاک نبی ﷺ کا دیدار کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو سب سے آخیر میں سٹیج پر بلایا جیسا کہ دنیا کا اصول ہے کہ معزز مہمان کو سب لوگوں کے بعد اسٹیج پر بلایا جاتا ہے اور لوگ اٹھ کر معزز مہمان کا استقبال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے تمام نبیوں کو محفل میں بلایا اور انہیں فرمایا کہ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات پاک کو انبیاء کرام کے سامنے پیش کیا گیا اس نورانی وجدانی منظر کو ایک عاشق رسول نعت خوان نے یوں بیان کیا:

بزم کونین پہلے سجائی گئی پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں سید الاخریں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنے حبیب پاک محمد مصطفی ﷺ کو تمام انبیاء کرام پر فضیلت عطا فرمائی ہے کیونکہ تمام انبیاء کرام نے اللہ تعالیٰ کے حضور وعدہ کیا ہے کہ جب وہ نبی ہمارے پاس تشریف لائیں گے تو ہم ضرور ضرور ان پر ایمان لائیں گے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جائے تو اسی کے سامنے نبی آخر الزمان ﷺ کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی ﷺ کا زمانہ پائے تو ان پر ایمان لانا ہوگا اور انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ

وہ اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزمان ﷺ کے اوصاف مبارک بیان کر کے ان سے اس بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ وہ اپنے بعد والوں کو فضائل مصطفی سے آگاہ کرتے اور اللہ کے حبیب کے خطبے پڑھتے رہیں گے یعنی تمام نبی اور ان کی قومیں ہر وقت ذکر میلاد مصطفی کرتے رہیں گے اور میلاد مصطفی کرتے رہیں گے اور میلاد مصطفی کریم ﷺ کے ذکر میلاد پاک کی دھوم ہر دور میں ہر قوم میں ہر وقت جاری تھی یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کا وقت آ گیا اور اب تمام ایمان والے انبیاء کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے حضور کی محافل میلاد پاک سجا رہے ہیں اور تا قیامت یہ محفلیں سجتی رہیں گی ان شاء اللہ۔

امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جملہ انبیاء کرام سے یہ عہد لیا کہ اگر وہ اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ ﷺ کا مبارک زمانہ پائیں تو انہیں نبی آخر الزمان ﷺ پر ضرور ایمان لانا ہوگا اور ضرور ان کی مدد کرنی ہوگی نیز اپنی اپنی امت سے بھی اس بات کا عہد لینا ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ میثاق سید المرسلین محمد مصطفی ﷺ کی ذات پاک کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لے کر آیا ہوں اللہ کی قسم اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ موجود ہوتے تو انہیں میری اتباع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

انوار محمدیہ میں لکھا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو پیدا فرمایا تو حکم فرمایا کہ نظر اوپر اٹھایئے اور تمام انبیاء کرام کے انوار کو ملاحظہ فرمایئے آپ ﷺ نے نگاہ مبارک اوپر اٹھائی تو آپ کے نور نے سب انبیاء کے نور کو ڈھانک لیا تمام انبیاء نے اللہ

تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کون ہیں جن کا نور ہم پر غالب آیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نور عبداللہ کے فرزند محمد ﷺ کا ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ تو خلعت نبوت پاؤ تو سب انبیاء نے عرض کیا کہ ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اس اقرار پر گواہ رہوں سب نے عرض کیا ہاں پس اس آیت میثاق النبیین میں اس اقرار کا ذکر ہے اس آیت مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ تمام انبیاء آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام تک اور روز اول سے قیامت تک جو شخص پیدا ہوا اور پیدا ہوگا وہ سب کے سب آپ ﷺ کے امتی ہوں گے اسی وجہ سے آپ ﷺ شب اسری میں امام الانبیاء ہوئے۔

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جبرئیل علیہ السلام کا ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک بار سیدنا جبرئیل علیہ السلام بارگاہ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس طرح سلام پیش کیا۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ اور فرمایا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔"

اس طرح محبت اور عزت کے ساتھ سلام پیش کرنے پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہِ رحمت سے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا اے روح القدس علیہ السلام یہ صفات پاک تو میرے رب کریم کی ہیں تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو ان صفات کمالیہ سے متصف فرمایا ہے اور مجھے اسی صفات کمالیہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا حکم فرمایا ہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان صفات پاک کی تشریح بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ اول اس طرح ہیں کہ آپ کے نور پاک کی تخلیق تمام کائنات سے پہلے ہوئی تھی آپ آخر اس طرح ہیں کہ بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتم النبیین آخر الزمان نبی بنایا آپ ظاہر اس طرح ہیں کہ اللہ نے آپ کو اپنی ذات وصفات کا مظہر بنایا آپ کی صفات اظہر من الشمس ہیں آپ باطن اس طرح ہیں کہ اللہ نے آپ کی ذات اطہر کو ستر ہزار پردوں میں مبعوث فرمایا کہ آپ کی حقیقت کو سوائے رب تعالیٰ کے کسی نے بھی نہ جانا یارسول اللہ! آپ اول ہونے میں بے مثل آخر ہونے میں بے نہایت ظاہر میں لامع اور

باطن میں جامع ہیں اور بعطاء الٰہی ہر چھپی و کھلی شئی کے جاننے والے ہیں۔

(رواۃ تلمسانی، درۃ الغواص از امام شعرانیؒ)

شاعر مشرق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انہی صفات مصطفویہ پر ایمان رکھتے ہوئے ہدیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

بیت اللہ شریف اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شب ولادت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں کعبہ شریف میں تھا بارشوں کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی دیواروں کو کچھ نقصان پہنچا تھا میں اپنے سارے بیٹوں کو ساتھ لے کر بیت اللہ شریف کی مرمت کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ بیت اللہ شریف مقام ابراہیم کی طرف جھکا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاک گھر بھی سمت میں تھا پھر بیت اللہ شریف سجدہ ریز ہوا اور اس سے آواز آئی۔

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَبِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى اَلْاٰنِ قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِكِیْنَ۔ "

"اللہ بڑا اور بزرگ و برتر ہے وہ رب ہے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اب مجھے بتوں کی نجاست و گندگی اور مشرکوں کی پلیدگی سے پاک وصاف فرمائے گا۔"

پھر میں نے ایک ندا سنی رب کعبہ کی قسم کعبہ کو بزرگی ملی آگاہ ہو جاؤ کعبہ ان کا قبلہ و مسکن ہے اور وہ تمام بت جو گرد کعبہ نصب تھے نیچے گرے اور پارہ پارہ ہو گئے اور بڑا بت ھبل اوندھے منہ گر پڑا اور آواز بلند ہوئی کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں اور رحمت کے بادل ان پر اتر آئے ہیں۔

(بحوالہ حاکم۔ مستدرک)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا اور میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا اور میں نے تین علم (جھنڈے) دیکھے کہ ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر نصب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک علم عرش پر نصب ہے۔

(حاکم و مواہب لدنیہ)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مصطفی کریم ﷺ کو رضاعت کے لئے لے کر جب اپنے قبیلہ کی طرف روانہ ہونے لگی تو پہلے کعبۃ اللہ میں حاضر ہوئی تو میری دراز گوش نے بیت اللہ کی طرف تین سجدے کئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر چلا تو جب میں بتوں کے سامنے سے گزری تو ھبل اور دوسرے بت تعظیماً جھک گئے اور جب حجر اسود کے پاس لے کر پہنچی تو حجر اسود خود اپنی جگہ سے نکل کر مصطفی کریم ﷺ کے مبارک ہونٹوں سے چمٹ گیا۔

(ابو یعلیٰ ۔ ابن حبان)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہوئے

حضور اقدس ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے بھی میرے ستر عورت کو نہیں دیکھا علماء حق فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ کسی کو مخلوق میں سے حضور اقدس ﷺ کی تکمیل خلقت میں مداخلت نہ ہو اور کوئی شخص ستر عورت شریف حضور اقدس ﷺ کو نہ دیکھے کیونکہ حیا حضور اقدس ﷺ کے مزاج پاک میں بہت زیادہ تھی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کے وقت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی جب حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور ظاہر ہوا کہ اس کی روشنی میں کئی چیزیں عجیب وغریب میں نے دیکھیں میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کیا اور امتی امتی کہا میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا نور پاک چراغ کے نور پر غالب تھا میں نے چاہا کہ حضور اقدس ﷺ کو نہلاؤں تو غیب سے آواز آئی کہ ہم نے ان کو نہلا دھلا کر پیدا کیا ہے حضور اقدس ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا کہ میں رحمت کے پانی سے نہلایا گیا تھا میں ازل میں بھی پاک صاف تھا اور پاک صاف پیدا ہوا ہوں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ ختنہ کئے ہوئے اور آنول نال کٹے پیدا ہوئے۔

(بحوالہ خدا کی رحمت از شاہ سلامت اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

برکات نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی پشت مبارک میں زمین پر اتارا اور حضرت نوح علیہ السلام کی پشت مبارک کے اندر کشتی میں رکھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں تھا کہ مجھے بھی دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا اس طرح ہر دور کے اندر مجھے نیک صالح پشتوں سے پاکیزہ ارحام کی جانب منتقل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ میں اپنے والدین کریمین کے گھر جلوہ گر ہوا اور میرے تمام آباءواجداد ہمیشہ پاکیزہ اور صالحین تھے۔

حضور اقدس ﷺ کے چچا جان حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مشہور قصیدے میں ارشاد فرماتے ہیں یہ قصیدہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں لکھا فرماتے ہیں:

۱۔ جب آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اپنے جسم کو پتوں سے ڈھانپ رہے تھے اس سے پہلے آپ ﷺ گھنے سایوں میں مسرت وشادمانی کے ساتھ اپنا وقت گزار رہے تھے۔

۲۔ پھر ان کے ساتھ آپ ﷺ بھی زمین پر تشریف لے آئے حالانکہ آپ نہ تو قبل ازیں بشر تھے اور نہ انسان کی بنیاد کی مانند آپ مضغہ اور علق رہے تھے (آپ اس وقت نور تھے)

۳۔ ظہور بشریت کے بعد آپ نطفہ کی شکل میں محفوظ مقامات میں سوار کی مانند متمکن رہے گھوڑے کو لگام لگا کر تیار رکھا ہوا تھا اگلی منزل پر پہنچتے اور پچھلی روپوش ہو جاتی (پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے)

۴۔ آپ پاکیزہ صلب سے پاکیزہ رحم کی جانب منتقل ہوتے رہے جب ایک دور گزرتا تو دوسرا شروع ہو جاتا۔

۵۔ آپ کا ایسا ہر محافظ مسکن اگرچہ خندق اور بلند چٹانوں وغیرہ سے گھرا ہوا تھا لیکن آپ ایسے مقامات میں بھی کائنات کی زبان بن کر رہے (ہر دور میں ہر سو آپ ہی کا چرچا جاری تھا)۔

۶۔ جب آپ رونق افروز دہر ہوئے تو آپ کی تشریف آوری سے زمین پرنور ہوگئی اور فضائیں جگمگا اٹھیں۔

محمد مصطفی آئے دور اندھیرا ہوگیا
آگیا وہ نور والا تھاں تھاں سویرا ہوگیا

۷۔ ہم آپ ﷺ کی ضیا پاشی اور نورانیت کے صدقے ہی میں تو راہ ہدایت پر گامزن ہیں۔

(بحوالہ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار)

عقد نکاح آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام اور ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ ۔نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے نورانی ہاتھوں سے پیدا فرمایا ملائکہ سے سجدہ کروایا پھر آدم علیہ السلام کو جنت میں بھیج دیا آدم علیہ السلام اکیلے جنت میں گھومتے پھرتے جنت کی نعمتیں کھاتے آرام فرماتے ایک دن آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی کہ اے اللہ! میری جنس سے میرا ایک جوڑا عنایت فرما تا کہ میرا اکیلا پن دور ہو میری وحشت دور ہو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم جاری فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام آرام فرمائیں تو آدم علیہ السلام کے پہلو کو چاک کر کے بائیں پسلی میں سے اس کا جوڑا نکال لیں چنانچہ آدم علیہ السلام پر خواب کی حالت طاری ہوئی تو ملائکہ نے حکم الٰہی سے آدم علیہ السلام کے پہلو کو چاک کر کے بائیں پسلی سے ایک خوبصورت خوش سیرت حسین وجمیل عورت کو پیدا کیا۔

جب آدم علیہ السلام خواب سے بیدا ہوئے تو دیکھا کہ ایک عورت انتہائی خوبصورت حسین وجمیل بیٹھی ہے اس عورت کو دیکھ کر آدم علیہ السلام کا دل شاد ہوا اور دل میں خیال آیا کہ اب جہان آباد ہوا آدم علیہ السلام نے اس خاتون سے پوچھا کہ تو کون ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! یہ میری کنیز ہے اس کا نام حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اسے ہم نے تیرے لیے جوڑا پیدا کیا ہے تا کہ تجھ کو اس سے محبت ہو اور تیری وحشت تیری تنہائی دور ہو اس پر آدم علیہ السلام نے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھونے کا ارادہ کیا اور ہاتھ آگے بڑھایا تا کہ حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہاتھ لگاؤں اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے آدم! ابھی اس کے پاس نہ جانا اور اس کو ہاتھ نہ لگانا جب تک کہ اس کا مہر ادا نہ کرو حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مہر کا انتظار ہے مہر ادا کرنے کے بعد تجھ کو اختیار ہوگا آدم علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! اس کا مہر کیا ہے حکم فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ کہ دس بار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود بھیج آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! یہ محمد ﷺ کون ہیں تو فرمایا محمد ﷺ ختم المرسلین ہیں تیری اولاد سے ہیں اگر ان کے نور کا ظہور منظور نہ ہوتا تو اے آدم! میں تجھ کو پیدا نہ کرتا آدم علیہ السلام نے دس بار محمد مصطفی ﷺ پر درود شریف پڑھا فرشتے گواہ ہوئے اور آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہو گیا۔

(بحوالہ تفسیر فتح العزیز وصلی علی صل علی محفل مولود شریف)

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا خطبہ پڑھا اور فرشتوں کو گواہ بنایا۔

(بحوالہ شرح مواہب وامداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم)

اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ کر قلم نے سجدہ شکر ادا کیا

اللہ تعالیٰ نے جب چاہا کہ اس کی ذات پاک کی پہچان ہو اس کی صفات پاک کا چرچا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار خاص کن فیکون سے اپنے نور سے اپنے محبوب محمد ﷺ کے نور پاک کو پیدا فرمایا جب حضور اقدس ﷺ کے نور پاک کی تخلیق ہوئی تو تمام زمین و آسمان اس نور پاک سے معمور ہو گیا ہر طرف نور ہی نور چھا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جمیع موجودات کے نور سے ہزاروں برس پہلے سید المرسلین ﷺ کے نور پاک کو پیدا فرمایا اور اس نور پاک کے واسطے حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور پاک سے تمام مخلوقات جن و بشر کو پیدا کیا۔

حضور اقدس ﷺ کا نور پاک ایک مدت تک اللہ تعالیٰ کے طواف میں مصروف رہا اور ایک مدت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے نور پاک سے ایک جوہر بنایا اور اس جوہر فیض مظہر کے دس حصے کر کے ایک حصہ سے اپنا عرش دوسرے سے لوح اور تیسرے سے قلم کو پیدا فرمایا۔

قلم کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ لکھ توحید رب کریم تو قلم نے ہزار برس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا جس وقت قلم نے باعث تخلیق کائنات فخر موجودات محمد مصطفی ﷺ کا نام پاک لکھا تو ایک ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا پھر سر اٹھایا تو بارگاہ مصطفوی میں اس طرح سلام پیش کیا۔

السلام علیک یا محمد ﷺ۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب پاک کی طرف سے خطاب فرمایا اور فرمایا:

"وعليك السلام وعليه مني الرحمة۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم فرمایا کہ انبیاء کرام کی امتوں کا حال لکھ تو قلم نے امت آدم علیہ السلام سے لے کر امت محمدیہ کے تمام حالات لکھے قلم نے ہر نبی کی امت کے حالات لکھے اور ہر امت کے بارے میں لکھا جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرے گا اس کو اللہ جنت میں جگہ دے گا اور جو اس کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ کا قہر نازل ہوگا اور اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا قلم نے ہر امت کے بارے میں یہی لکھا اور آخیر میں امت محمدیہ کے بارے میں یہی کلمات لکھے تو اللہ تعالیٰ نے قلم کو روک دیا اور حکم فرمایا اے قلم! ہوش کر یہ امت محمدیہ ہے میرے حبیب پاک کی امت ہے جن کی بدولت ہم نے یہ کائنات بنائی ہے یہ امت میری پسندیدہ اور محبوب امت ہے اس امت کا معاملہ دوسری امتوں سے الگ ہے اللہ تعالیٰ کا خطاب سن کر قلم شق ہو گیا اور اللہ کے حضور نادم و شرمندہ ہو کر ایک ہزار برس تک خشیت الٰہی سے کانپتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے بارے میں قلم کے لکھے ہوئے کو اپنے دست قدرت سے مٹا دیا اور پھر قلم کو حکم دیا اب میرے حکم سے لکھ کہ اُمَّتٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ بیشک امت محمدیہ گناہگار ہے مگر رب تعالیٰ غفور رحیم ہے فرمایا امت محمدیہ میں سے جو تابعداری و فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے گا اس کی بخشش کر دی جائے گی جنت عنایت ہوگی اور مراتب بلند ہوں گے اور جو گناہگار ہوگا ہم اس کو بھی بخش دیں گے جہنم میں نہیں جانے دیں گے ہم اپنے حبیب پاک کے صدقے ان کے ہر گناہگار امتی کو بھی بخش دیں گے پس امتی ہو بے ادب و گستاخ نہ ہو ساری امت محمدیہ کو بخش دوں گا۔

(بحوالہ الکحل البصر فی ولادت خیر البشر لکھنو)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب اور محبوب نبی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محافل بھی اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی خود اپنے حبیب پاک کا میلاد بڑے خوبصورت انداز میں منایا ہے اور اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انتہائی محبت کے ساتھ فرمایا ہے تا کہ تا قیامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اپنے نبی پاک کا میلاد مناتے رہیں اور کسی شیطانی وسوسے اور بد مذہب بدعقیدہ لوگوں کے فسق و فجور سے محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۴ میں میلاد مصطفی کریم کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا:

" یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا"

"اے لوگو بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں تمام اولاد آدم سے خطاب فرمایا ہے انسان کہیں بھی ہوں یا کبھی بھی ہوں یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر تا قیام قیامت تک سب انسان اس خطاب میں داخل ہیں اس آیت مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کسی زمانہ کسی جگہ اور کسی قوم سے خاص نہیں ہے بلکہ جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے اس کے حضور نبی ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں مصطفی کریم کی مصطفائی اور بادشاہی ہے اور اللہ تعالیٰ عرش سے لے کر فرش تک ہر مخلوق کا رب ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے لے کر فرش تک سب کے نبی اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور پر نور محمد مصطفی ﷺ کو اپنی دلیل فرمایا اور تمام اولاد آدم سے فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے ہیں جو سرتاپا اللہ تعالیٰ کی معرفت کی دلیل ہیں یعنی حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کا نور بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی دلیل بھی ہیں اور حق بھی ہیں۔

بات سمجھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نور ہے تو اللہ تعالیٰ کی دلیل بھی نور ہے جیسے سورج نور ہے اس کی کرنیں بھی نور ہیں چاند نور ہے اس کی کرنیں بھی نور ہیں کوئی شخص بھی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ کی دلیل کے نور ہونے کا انکار کیوں؟ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کب سے اللہ تعالیٰ کی دلیل ہے تو سیرت پاک مصطفیٰ کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ ہے اس کی دلیل محمد مصطفی ﷺ بھی اس وقت سے اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں ابھی اور کچھ نہ تھا نہ زمین نہ آسمان نہ فرشتے کچھ بھی نہ تھا اس وقت بھی حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور حالت نور میں

روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کے پیدا کرنے سے کئی ہزار سال پہلے (ہزاروں لاکھوں سال ہے)

اپنے نور پاک میں سے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ کا نور پیدا کیا اور اسی نور پاک سے پھر تمام انبیاء کرام واولیاء کرام صدیقوں شہیدوں اور مومنوں کی ارواح کو پیدا کیا پھر اسی نور پاک سے فرشتوں اور حاملین عرش فرشتوں اور جبرئیل علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کو پیدا کیا پھر نور محمدی سے عرش کرسی لوح قلم بہشت جہنم آسمان زمین چاند سورج اور تارے پیدا کئے نور محمدی ہی سے اللہ تعالیٰ نے دریا ہوا پہاڑ پیدا کئے پھر آسمان اور زمین کو پھیلایا اور ہر ایک کے سات سات طبقے بنائے اور ہر طبقے میں مسکن ایک جماعت کا مخلوقات سے مقرر کیا اور رات دن کا ظہور ہوا اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ مدینہ طیبہ جاؤ اور مقام قبر مصطفیٰ سے ایک مشت خاک پاک لاؤ اور پھر اس خاک پاک کے ساتھ اس نور پاک (نور مصطفیٰ) کو

ملائیں۔

جبرئیل علیہ السلام اللہ کریم کے حکم کے مطابق اس خاک پاک کو لائے اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے نور کے ساتھ ملا کر جنت کی ایک نہر تسنیم کے مقدس پانی میں ملا کر خمیر کیا اور ایک روشن موتی کی طرح بنا کر جنت کی نہروں میں غوطہ دیا اور پھر اس روشن موتی کو آسمان و زمین دریا و پہاڑوں پر ظاہر کیا تا کہ ولادت پاک سے پہلے ہی تمام مخلوقات حضور اقدس ﷺ کو پہچان جائیں یہی وجہ تھی کہ حضور اقدس ﷺ جب اپنے بچپن میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جائے تو شجر و حجر جھک جھک کر اور خوشی سے جھوم جھوم کر سلام پیش کرتے اور یوں عرض کرنے السلام علیك یارسول الله اور جب حضور اقدس ﷺ اپنے بچپن میں ۱۲ سال کی عمر مبارک میں اپنے شفیق اور مہربان چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ملک شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ راہب نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ جس راہ سے گزرتے ہیں تو شجر جھک کر سلامی دیتے اور کہتے السلام علیک یارسول اللہ ﷺ اور حجر (پتھر) آپ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے یہ معجزات دیکھ کر بحیرہ راہب نے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ان کو واپس لے جاؤ ان کے چہرہ اقدس سے آثار نبوت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہودی ان کو نقصان نہ پہنچائیں کہ یہ آخرالزمان رسول ہیں۔

حضرت میسرہ بن فخر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ کریمی میں سوال کیا کہ یارسول اللہ آپ کس وقت سے نبی تھے فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے عرش عظیم بنایا اور زمین آسمان پھیلایا اور عرش معلیٰ کو اٹھانے والوں (حاملین عرش) کے دوش پر رکھا قلم قدرت سے ساق عرش پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور میرا نام پاک محمد ﷺ جنت کے دروازوں پر جنت کے درختوں کے پتوں پر جنتی خیموں پر لکھا اور لکھا کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آدم اب تک روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی ابھی پیدا نہ ہوئے تھے میں اس وقت بھی نبی تھا۔

(بحوالہ خدا کی رحمت تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار)

اللہ تعالیٰ نور ہے تو اس کی دلیل بھی نور ہے جیسے سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے طلوع ہونے کا اندازہ اس کی کرنوں سے ہوتا ہے کہ سورج طلوع ہو چکا ہے اس کی کرنیں اس کے طلوع ہونے کی دلیل ہے کہ سورج نور ہے تو اس کی کرنیں نور ہیں سورج کی کرنیں اس کے نور ہونے کی دلیل ہیں اللہ تعالیٰ نور ہے اور حضور اقدس ﷺ اللہ کے نور کی دلیل ہے حضور اقدس ﷺ نے بتایا کہ اللہ نور ہے اللہ تعالیٰ خلق العلیم ہے مگر مخلوق اپنے خالق کو بھول چکی تھی مخلوق اپنے خالق کی عبادت کرنے کی بجائے پتھر کی مورتیوں کی عبادت کر رہی تھی اللہ کا گھر کعبۃ اللہ جو اللہ کی عبادت کا مرکز تھا وہاں ۳۶۰ بت رکھے تھے لوگ کعبۃ اللہ میں اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجا کرتے تھے حضور اقدس ﷺ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کروائی کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود حقیقی ہے حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی دلیل ہونے کا حق ادا کر کے بتلا دیا کہ دلیل بھی نور ہے خالق بھی نور ہے خالق کائنات نے اپنی دلیل بنائی اسے واسطے کہ اس کی پہچان ہو اور صرف اسی کی عبادت ہو حضور اقدس ﷺ نے پوری کائنات کو اللہ کی پہچان کروادی۔

بتوں کی تباہی اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک سے پہلے پوری دنیا میں بت پرستی عروج پر تھی لوگ اپنے خالق اللہ رب العزت کو بھول چکے تھے اور اپنے ہاتھوں سے پتھر کے بت (مورتیاں) بنا کر انہیں الٰہ مان کر ان کے آگے سجدہ ریز ہوتے اور اپنی ضروریات کا سوال بھی انہی سے کرتے مگر حضور اقدس ﷺ کی ولادت والی مبارک شب ہی سے ان بتوں کی تباہی شروع ہوگئی اور پوری دنیا میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند ہونا شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے حضور اقدس ﷺ کے دم قدم سے اللہ تعالیٰ کا ذکر پوری دنیا میں مشہور ہوا لوگوں کو اپنے خالق خلق العلیم کی ایسی کامل پہچان ہوگئی کہ لوگوں کو بتوں سے بت پرستی سے نفرت ہوگئی۔

حضور اقدس ﷺ کے دادا جان سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ولادت مصطفی کریم ﷺ کی رات میں کعبۃ اللہ کے پاس تھا جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف جھک کے سجدہ کر رہا ہے اور اس سے آواز آئی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفی ﷺ اب مجھے اللہ رب العزت نے بتوں اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کیا اور غیب سے آواز آئی کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اس کو قبلہ بنایا اور اس کو مسکن مبارک کیا اور کعبے کے گرد جو بت تھے وہ سب ٹوٹ پھوٹ گئے اور سب سے بڑا بت ہبل اوندھا گر گیا اور ایک آواز آئی کہ محمد ﷺ کو آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنم دیا اور اس پر (آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر) ابر رحمت اترا (ربیع الانوار فی مولود سید الابرار ﷺ)

حافظ سخاوی اپنے رسالہ مولد میں ابن الجزری سے نقل فرماتے ہیں کہ کسریٰ کی حویلی میں جو شق پڑا ولادت مصطفی کریم ﷺ کی رات اس کے آثار ابھی تک باقی ہیں۔

خرایطی اور ابن عساکر حضرت عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ قریش مکہ کی ایک

جماعت ایک بت کے پاس آیا کرتی تھی ان میں ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبید اللہ بن جحش اور عثمان بن الحویرث بھی تھے انہوں نے ایک روز دیکھا کہ وہ بت اوندھا پڑا ہے سب نے مل کر اس کو اٹھا کر واپس اس کے مقام پر رکھا پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ بت دوبارہ گرا انہوں نے پھر اسے کھڑا کیا مگر تیسری بار بھی وہ اوندھا گرا عثمان بن حویرث بولا کہ آج کوئی نیا حادثہ ہوا ہے اور وہ شب ولادت مصطفی کریم والی مبارک شب تھی اس وقت اس بت کے اندر سے آواز آئی۔

تردی لمولود اندرت بنوره
جمیع نجاج الارض بالشرق والغرب
یہ بت ایک لڑکے کے لیے گرا کہ اس کے نور سے
زمین کے تمام راستے مشرق اور مغرب میں روشن ہوئے
و خرت لہ الاوثان طرا وارعدت
قلوب ملوک الارض طرا من الرعب
اور اس کے واسطے تمام بت اندھے گرے اور
زمین کے تمام بادشاہوں کے دل اس کے رعب سے
کانپ گئے
و نار جمیع الفرس باخت و اظلمت
و قد بات شاہ الفرس فی اعظم الکرب
اور اہل فارس کی تمام آتش بجھ گئی اور تاریک ہوئی
اور شاہ فارس بڑی سختی میں گرفتار رہا
فصدت عن الکھان بالغیب جنھا
فلا مخبر منھم بحق و لا کذب

اور کاہنوں کو ان کے جن غیب بولنے سے باز رہے
پھر ان کو خبر دینے والا نہ رہا نہ سچ نہ جھوٹ

فیال قصی ارجعوا عن ضلالکم
و ھبوا الی الاسلام والنزل الرحب

سوائے آل قصی تم اپنی گمراہی سے پھر جاؤ
اور ہوشیار ہو اسلام کی طرف اور فراغت کی ضیافتوں سے

خرایطی نے حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ابرہہ کی ہلاکت کے بعد زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے اور انہیں بادشاہ کے دربار میں ملازمت حاصل ہوگئی اس کے بعد بادشاہ نے کہا اے قریشان میں ایک بات پوچھتا ہوں تم سچ سچ کہنا انہوں نے کہا پوچھیں ہم سب سچ سچ بتائیں گے بادشاہ نے کہا تمہارے یہاں کوئی لڑکا تھا کہ اس کو اس کا باپ ذبح کرنا چاہتا تھا پھر قرعہ ڈال کر اس کے بدلے بہت سے اونٹ ذبح کیئے کہا درست ہے بادشاہ نے پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہا اس کی ایک بی بی تھی جس کا نام آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا نکاح کے بعد اس خاتون کو امید ہوئی بعد اس کے اس خاتون کا شوہر (عبداللہ بن عبدالمطلب) سفر کو گیا وہاں فوت ہوگیا بادشاہ نے پوچھا وہ خاتون امید سے تھی سو اس نے کیا جنا کہا اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو بادشاہ نے پوچھا اس لڑکے کی پیدائش کی شب کچھ عجائب بھی نمود ہوئے ورقہ بن نوفل نے کہا ہاں میں اس مبارک شب ایک بت کے پاس تھا اس کے شکم سے ایک آواز آئی۔

ولد النبی مذلت الاملاک
و نائی الضلال و ادبر الاشراک

پیدا ہوا نبی اور بادشاہوں نے لغزش پائی
اور دور ہوئی گمراہی اور بھاگا شرک

پھر وہ بت اوندھا گر پڑا:

زید بن عمرو بن نفیل نے کہا کہ میں بھی اس شب کو ابی قبیس پہاڑ کی طرف گیا دیکھا ایک شخص اس کو دو سبز پکھوئے ہیں آسمان پر سے اترا اور ابی قبیس پہاڑ پر کھڑا اور مکہ کی طرف دیکھا اور کہا شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہوئے اور امین پیدا ہوا پھر اس نے ایک کپڑے کو کھولا اور مشرق و مغرب کی طرف جھکا اور وہ کپڑا آسمان کے نیچے ڈھانپ لیا اور ایک نور چمکا کہ اس سے آنکھیں خیرہ ہوئیں اور مجھے گھبراہٹ ہوئی اس کے بعد وہ اپنے پکھ لیے (پر) ہلا کر اڑا اور کعبہ پر گرا وہاں سے ایک نور روشن ہوا کہ اس سے تہامے کا ملک (حجاز) روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوئی اور کعبہ کے پاس کے بتوں کی طرف اشارہ کیا تمام اوندھے گر گئے۔

نجاشی بادشاہ بولا میں اس شب کو خلوت میں تھا زمین سے ایک منڈی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا اتری پرندوں نے ان کو کنکروں سے مارا اشرم جو حرم پر تھدی کیا تھا سو ہلاک ہوا اور نبی امی مکی پیدا ہوا جس نے اس نبی کو مانا سو نیک بخت ہوا اور جس نے نہ مانا وہ ہلاک ہوگا۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

بادشاہ بخت نصر کا خواب اور ذکر

میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا میں چار بادشاہ ایسے ہوئے ہیں جن کی پوری دنیا پر حکومت تھی ان میں دو مسلمان ہیں حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام اور دو بادشاہ کافر تھے جن میں نمرود اور بخت نصر شامل ہیں بخت نصر بڑا ظالم بادشاہ تھا جب بنی اسرائیل کے یہودیوں نے یروشلم میں (فلسطین) ایک دن میں پچھتر انبیاء کرام کو قتل کیا اور دوسرے دن ایک سو پچاس علما کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ظالم یہودیوں پر ظالم بخت نصر کو مسلط کر دیا بخت نصر نے ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا اور یروشلم کی گلیوں کو خون کا دریا بنا دیا اور بے بہاء یہودیوں کو قیدی بنا لیا۔

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں کہ بخت نصر نے جب بنی اسرائیل کا قتل عام کیا اور قتل و غارت سے فارغ ہوا تو اس نے ایک نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن وہ اپنا خواب بھول گیا اس نے کاہنوں اور ساحروں کو بلا کر خواب اور اس کی تعبیر دریافت کی انہوں نے کہا کہ اے بادشاہ! تم اپنی خواب بتاؤ تا کہ ہم اس کی تعبیر کریں بادشاہ بخت نصر غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا کہ میں نے تمہاری اتنی مدت سے اس لیے تربیت کی ہے کہ تم میرے خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تا کہ تم میرے خواب اور اس کی تعبیر بیان کر سکو ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا کاہنوں اور ساحروں کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔

ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کہ کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں کہنے والے نے بخت نصر کو بتلایا بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو اپنے

ہاں بلایا حضرت دانیال علیہ السلام تشریف لائے مگرانہوں نے بخت نصر کو اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام لوگوں کو باہر نکل جائے کا حکم فرمایا پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہوکر کہنے لگا تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا انہوں نے کہا کہ میرا اللہ ہے جس نے مجھے اسی شرط پر علم تعبیر رویا عطا کیا ہے کہ میں اللہ کے علاوہ کسی غیر کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ تجھے سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم صلب نہ کرلیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برانہ ہوسکوں اور تو مجھے قتل کردے میں نے یہی بہتر خیال کیا میرا ترک سجدہ تیرے ان رنج والم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہوگا لہٰذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کردیا ہے۔

بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے اللہ کے لیے ایفاء عہد کیا ہے اور میرے نزدیک سب سے اچھے انسان وہی ہیں جو اللہ کے لیے ایفاء عہد کرتے ہیں پھر کہا آپ میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہاں تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے جس کی آنکھ سونے کی کمر چاندی کی چوتڑ تانبے کے پنڈلیاں لوہے کی اور دونوں سرین کے درمیان پیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کردیا اچانک آسمان سے ایک پتھر گرا جو اس کے سر کے درمیانی حصہ پر لگا جس سے شدید ضرب لگی یہاں تک کہ وہ پس کر آٹا ہوگیا سونا چاندی تانبا لوہا اور مٹی اس طرح باہم پیوست ہوگئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن وانسان مل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کرسکتے تھے اگر ہوا چلتی تو وہ بکھر کر رہ جاتے پھر تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا اس نے اوپر اٹھنا شروع کردیا اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین وآسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔

بخت نصر بولا بالکل درست ہے اب اس خواب کی تعبیر بھی بتایئے حضرت دانیال

علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بت مختلف اقوام کا تھا سونا وہ قوم ہے جسے تو جانتا ہے اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا لیکن تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوہے سے مراد ملک فارس ہے اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا وہ دین ہے (اسلام) جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور رب العزت عرب سے ایک رسول اللہ ﷺ مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ از مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی آخری الہامی کتاب ہے جو آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ کے میلاد پاک کا بار بار ذکر فرمایا ہے سورۃ الرحمن کی پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"الرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○"

"رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔"

(ترجمہ وتفسیر نور العرفان)

قرآن کریم میں لوح محفوظ کے تمام علوم کی تفصیل موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ہزاروں سال پہلے قرآن کریم کو لکھ کر لوح محفوظ پر محفوظ فرما لیا تھا اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرمایا:

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

"بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ اس کے معانی اس کے احکام سب محفوظ فرما دیئے ہیں کہ اس پاک کتاب کے الفاظ و معنی میں تبدیلی ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ہزاروں سال پہلے قرآن کریم کو لکھ کر لوح محفوظ پر محفوظ فرما لیا تھا اور آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ہزاروں سال پہلے یہ قرآن اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو سکھا دیا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو تمام انبیاء کرام سے بڑا عالم بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چیزوں کے نام سکھائے

حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا سکھائی داؤد علیہ السلام کو ذرہ بنانا سکھایا سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولی سکھائی خضر علیہ السلام کو علم باطنی سکھایا مگر ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کو قرآن کریم سکھایا جس میں لوح محفوظ کے تمام علوم کی تفصیل موجود ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے حضور اقدس ﷺ تمام خلق سے زیادہ عالم ہیں اور لوگ مخلوق کے شاگرد ہوتے ہیں مگر ہمارے حضور اقدس ﷺ رب تعالیٰ کے شاگرد ہیں جب پڑھانے والا رب تعالیٰ ہو پڑھنے والے محبوب رب ہوں جو کتاب پڑی وہ قرآن کریم ہو تو پھر علم مصطفوی میں کوئی کمی کیسے ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اپنے حبیب پاک کو الفاظ قرآن معانی قرآن احکام قرآن اسرار قرآن رموز قرآن خوب سکھادیئے اور کب سکھائے تو حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک کو سکھا کر اس دنیا میں بھیجا حضور نبی اکرم ﷺ جب سے نبی ورسول ہیں اس وقت سے ہی صاحب قرآن ہیں باقی الہامی کتب وصحائف اسی پاک کتاب قرآن کریم میں سے ہدایت ورشد لے کر انبیاء کرام پر نازل فرمائی گئیں اور قرآن کریم مجموعہ صفات مکمل آئین الہی کی صورت میں بھیجا گیا ہے اس واسطے اس پاک کتاب کو ام الکتب بھی فرمایا گیا یعنی تمام الہامی کتابوں کی اصل کتاب یہی قرآن کریم ہی تو ہے۔

آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت اور ذکر میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے نورانی ہاتھوں سے بنایا اور پھر آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا اور ان کا نکاح پڑھایا پھر انہیں حکم دیا کہ جنت میں چلے جاؤ کھاؤ پیئو مگر اس درخت کے قریب بھی نہ جانا آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مدت تک جنت میں خوش وخرم رہے اور جس درخت سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا اس سے دور رہے ابلیس خبیث کو ان دونوں کا جنت میں خوش وخرم رہنا ایک آنکھ نہ بھایا اور بڑے مکر وفریب کے ساتھ ان کا ہمدرد بن کر جناب حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جا بہکایا اور بڑی چاپلوسی سے کہنے لگا کہ میں تم کو ایک درخت بتلاتا ہوں اگر تم اس کا پھل کھاؤ تو فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ کی زندگی پا جاؤ اسی وجہ سے تمہارے رب نے تم کو اس کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس ابلیس لعین کی بات پر یقین نہ کرتی تھی پھر شیطان نے اللہ کی قسم اٹھائی تو حضرت آدم وحوا دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا جونہی پھل کھایا ان کے جنتی لباس اتر گئے اور وہ برہنہ ہو گئے اور تمام فرشتوں نے ان سے منہ موڑ لیا اس پر ان دونوں نے جنت کے درختوں کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنے کی کوشش کی۔

حضرت آدم اور حضرت حوا کو فوراً غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے اللہ کے حضور معذرت پیش کی مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اور شیطان پلیط کو زمین پر اترنے کا حکم فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کو سراندیپ اور حضرت حوا کو جدہ میں اتارا گیا جنگل بیابان ہر طرف ہو کا عالم تھا ان دونوں کو اپنی اس خطاء پر از حد ملال تھا اور جنت کی نعمتیں چھن جانے کا رنج تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام اپنی اس خطاء پر تین سو سال روتے رہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے آنسوؤں سے زمین پر خوشبودار چیزیں مثل عود وصندل وغیرہ

پیدا فرما دیئے اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنسوؤں سے گرم مصالحہ پیدا فرمایا۔

(بحوالہ زرقانی)

حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام جنت سے جدا ہو کر زمین پر آئے تو ان کو کمال وحشت لاحق ہوئی تو جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور بلند آواز سے اذان کہنے لگے جب کلمہ اشھد ان محمد رسول اللہ پر پہنچے تو حضرت آدم علیہ السلام کو اس کلمہ کے سننے سے اطمینان حاصل ہوا اور ان کی وحشت دور ہوئی۔

(بحوالہ طبرانی۔ ابونعیم)

انوار محمدیہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی و حاکم اور بیہقی شریف میں امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا عمل میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کی خلاف ورزی پر ناراض ہو کر جنت سے زمین پر اتارا جنت میں ہزاروں نعمتیں تھیں جو حکم عدولی پر چھن گئیں اور زمین کی سختی دھوپ کی تپش برداشت کرنا پڑیں آدم علیہ السلام تین سو سال مسلسل روتے رہے اور اپنی بھول کی وجہ سے شرمساری محسوس کرتے ہوئے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا حضرت آدم علیہ السلام سخت پریشانی کے عالم میں تھے اس پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی راہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو یاد دلایا اور آدم علیہ السلام کے دل میں خیال آیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے جسم میں روح پھونکی اور میں نے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اس وقت دل میں خیال آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پاک ہستی محمد رسول اللہ ﷺ کا نام پاک اپنے پاک نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے اس ہستی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو اعلیٰ مقام حاصل ہے وہ مقام کسی اور کو حاصل نہیں چنانچہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کریمی میں محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پاک کا واسطہ پیش کیا اور عرض کیا اس کو المستدرک نے روایت کیا۔ آدم علیہ السلام نے یوں عرض کیا۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِي خَطِيْئَتِي بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ"

"اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں بحر اسم پاک محمد ﷺ کا صدقہ

ابن منذر نے آدم علیہ السلام کی اس دعا کو اس طرح لکھا ہے۔"

"اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدُكَ وَ كَرَامَتُهٗ عَلَيْكَ وَاَنْ تَغْفِرَلِي خَطِيْئَتِي"

"اے اللہ میں تجھ سے تیرے بندہ خاص محمد مصطفی ﷺ کے جاہ و مرتبت کے طفیل اور اس کرامت کے صدقہ جو انہیں تیرے دربار میں حاصل مغفرت چاہتا ہوں میرے غلطی معاف فرمادے۔"

اللہ تعالیٰ نے تین سو سال آدم علیہ السلام کو روتے ہوئے چیخ و پکار کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا مگر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اتنی گریہ وزاری کے باوجود کلام کرنا پسند نہ فرمایا مگر جونہی آدم علیہ السلام نے حضور پر نور محمد مصطفی ﷺ کا واسطہ اور وسیلہ پیش کیا اور ابھی آدم علیہ السلام کی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کلام فرمایا اور پوچھا اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا ابھی تو آپ کا جوہر روحانی صدف جسمانی میں بھی نہیں آیا تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے جسم میں اپنی طرف کی معزز روح پھونکی اور میں نے آنکھ کھولی اور ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا بِسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

تو میں نے جان لیا کہ یہ تیرا خاص بندہ ہے جو ساری کائنات میں تجھے محبوب اور مقرب ترین ہے میں اتنا عرصہ بھولا رہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تو نے صحیح کہا بیشک محمد ﷺ مجھ کو تمام خلق سے پیارا ہے چونکہ تو نے میری بارگاہ میں میرے محبوب میرے حبیب پاک کا واسطہ اور وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا میں نے تیری لغزش (بھول) معاف کی اور

تیرے تمام اعزازارت وکرامات بحال کیں پھر فرمایا اے آدم! لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا۔

(بحوالہ معجم لطبرانی فی روح البیان)

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا:

"لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ"

"اگر محمد ﷺ نے ہوتے تو میں اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔"

پھر فرمایا:

"كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ مُحَمَّدٌ ﷺ۔"

"میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ میں پہچان لیا جاؤں پس میں نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کا واسطہ اور وسیلہ پیش کرنے پر آدم علیہ السلام کی بھول کو معاف بھی فرمادیا اور خوش ہو کر اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ کا میلاد پاک بھی منایا اور اپنے حبیب پاک کی شان پاک اور اوصاف پاک بھی بیان فرمادیئے اور آدم علیہ السلام کے تمام اعزازات وکرامات سب بحال فرما کر صفی اللہ بنادیا اور پھر آدم علیہ السلام کی آنے والی نسلوں (اولاد آدم) کے لیے ہدایت کے دروازے کھولتے ہوئے فرمایا کہ اے آدم! ہم نے تجھ کو بخشا اور تیرے گناہ سے درگزر کیا اور قسم ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی کہ تیرے فرزندوں میں سے جو کوئی میرے حبیب پاک کے نام کے ساتھ کلام کرے (واسطہ اور وسیلہ مصطفیٰ کے ساتھ) میں اس کے گناہ بخش دوں گا اور اس کی ہر مراد پوری کروں گا اور روایت میں تو یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! اگر تو تمام اہل آسمان اور زمین کی شفاعت بتوسل نام محمد ﷺ کرتا تو میں قبول فرماتا۔

جو آدم سے سرزد ہوا تھا قصور

وہ مالک نے بخشا طفیل حضور

نبی کی شفاعت سے یوم الجزاءٔ

اسی طرح بخشے گا ہم کو خدا

(ان شاءاللہ)

(بحوالہ انوار محمدیہ۔ سرور سینہ معروف بہ چراغ مدینہ لکھنو)

حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت آدم علیہ السلام اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور انہیں وصیت فرماتے ہوئے فرمایا اے میرے فرزند! میرے بعد تم میرے قائم مقام ہو اور اس منصب و خلافت کو عمارۃ التقویٰ اور عروۃ الوثقی کے ساتھ لو اور جب تم اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ ہی نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرو کیونکہ میں نے عرش الٰہی کے ستونوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اس وقت لکھا دیکھا تھا جب کہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا اس کے بعد مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو میں نے ہر آسمان میں ہر جگہ اور ہر مقام پر اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا دیکھا پھر میرے رب تعالیٰ نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت میں ہر محل اور ہر دریچہ پر اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا دیکھا میں نے حور العین کی پیشانیوں پر اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر دیکھا میں جنت کے ہر ہر درخت پر اور مبارک درخت طوبیٰ کے ہر ہر پتے پر اور سدرۃ المنتہیٰ کے ہر ہر ورق پر اور پردوں کے ہر ہر گوشے پر اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا اور تمام فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا دیکھا اور فرشتے ہر آن ہر لمحہ اس اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد کرتے ہیں لہٰذا تم بھی اس اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت سے ذکر کرو۔

(بحوالہ الخصائص الکبری)

حضرت سلیمان علیہ السلام اور
ذکر میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار اپنے تخت پر ساری دنیا کی سیر فرمائی آپ کے تخت پر آپ کے ساتھ آپ کی امت کے علماء بھی تھے تخت کے کناروں پر جنات باادب کھڑے تھے تخت برابر اُڑ رہا تھا اور آپ دنیا کا مشاہدہ فرما رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر آپ نے اپنے تخت کو نیچے اترنے کا حکم فرمایا تخت نیچے اترا تو آپ نے اپنے تمام ساتھیوں سے فرمایا کہ یہ زمین پیدل چل کر طے کرو سب مصاحبین نے حکم رسول کی تعمیل میں زمین کا وہ حصہ پیدل طے کیا اس میدان سے نکل کر پھر سب تخت پر سوار ہو گئے اور تخت دوبارہ فضا میں پرواز کرنے لگا آپ کے ایک مصاحب نے عرض کیا اے اللہ کے نبی علیہ السلام آپ نے یہ میدان پیدل کیوں طے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہم نے ادب و احترام کی وجہ سے یہ میدان پیدل طے کیا ہے عرض کیا یا نبی اللہ کس کا ادب و احترام فرمایا گیا ہے تو فرمایا ابھی یہ جنگل ہے خالی میدان ہے ایک زمانہ آئے گا یہاں پر آبادی ہوگی اور اس جگہ کا نام مدینہ منورہ ہوگا اس شہر میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اپنی زندگی کا آخری زمانہ بھی گزارے گا اور اسی پاک سرزمین میں دفن بھی ہوں گے جن کی برکت سے یہ سرزمین زیارت گاہ خلق رہے گی لوگوں نے پوچھا یا نبی اللہ آخری نبی کا نام مبارک کیا ہوگا اور ان کی صفات پاک کیا ہوں گی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ان کا نام پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوگا اور آپ کائنات کی جان ہوں گے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار

انبیاء کرام کی تمام صفات کے ساتھ مجموعہ صفات نبی ہوں گے ایک مصاحب نے سوال کیا یا نبی اللہ ان آخری نبی کی ولادت پاک کب ہوگی تو فرمایا اس وقت سے قریباً ایک ہزار سال بعد ان کی ولادت ہوگی۔

(بحوالہ روح البیان)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

تعظیم جس نے کی آقا ﷺ کے نام کی

اللہ نے اس پر آتش دوزخ حرام کی

حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر (انگوٹھی) جس کو پہننے سے شیاطین ان کے تابع ہوتے تھے اس انگوٹھی میں حضور نبی اکرم ﷺ کا اسم پاک لکھا تھا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے مہر کا نگینہ آسمان کا ان کے نزدیک ڈالا گیا تو انہوں نے اس کو لے کر اپنی مہر میں رکھا اور اس کا نقش انا اللہ لا الہ الا انا ومحمد عبدی ورسولی تھا۔

(بحوالہ طبرانی شریف۔ زرقانی)

آدم علیہ السلام اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں ایک شخص بڑا فاسق اور بدکار تھا اس کی بد افعالی اور گناہوں کی وجہ سے حضرت شیث علیہ السلام نے اس کو اپنے گھوڑے کا چاکر مقرر کیا تھا جب وہ مر گیا تو حضرت شیث علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ تمہارے اصطبل میں ہمارا ایک دوست فوت ہو گیا ہے اس کی تجہیز و تکفین اچھی طرح سے کرو جب حضرت شیث علیہ السلام اللہ کے حکم سے اصطبل میں گئے تو دیکھا کہ وہ فاسق مر گیا ہے اور جبرئیل علیہ السلام اس کو گود میں لیے بیٹھے ہیں حضرت شیث علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ شخص تو بڑا بدکار تھا اس کو یہ مرتبہ کیسے ملا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اس راز سے واقف نہیں ہوں مجھ کو بھی حکم ہوا کہ فلاں مقام پر میرا ایک دوست مر گیا ہے اس کی لاش کی حفاظت کرنے کے واسطے تعمیل حکم کے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت شیث علیہ السلام نے اس شخص کی تجہیز و تکفین کے بعد وقت خاص خلوت میں اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے اللہ! تو نے اس شخص کو باوجود اس درجہ گنہگار ہونے کے یہ بلند مرتبہ کس وجہ سے دیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے شیث علیہ السلام گو وہ بدکار تھا لیکن ایک مرتبہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی زبان پاک سے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سنے تھے میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر اس شخص کو ان سے محبت ہو گئی تھی اس محبت رسول کی وجہ سے اس کو یہ مرتبہ ہم نے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستی (ولایت) کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی و فرمانبرداری میں رکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

(آل عمران ۳۱)

''اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے
فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش
دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

اللہ کی دوستی یعنی ولی اللہ بننا چاہتے ہو تو اللہ کے حبیب پاک ﷺ کی فرمانبرداری تابعداری اور غلامی کرلو اللہ تمہیں اپنا دوست (ولی اللہ) بنالے گا اور غلام اور تابعدار اور فرمانبردار اپنے آقا میں خامیاں تلاش نہیں کرتے وہ یہ نہیں کہتے کہ ان میں اور آقا میں کوئی فرق نہیں وہ یہ نہیں کہتے کہ آقا کو فلاں چیز کا علم نہیں آیا آقا کے پاس فلاں چیز نہیں یہ محبت والی آیات مبارکہ ہے اور حضور اقدس ﷺ کی محبت مومن کے ایمان کی اصل ہے حضور اقدس ﷺ کی ذات پاک اصلی اور نقلی ایمان کی کسوٹی ہے حضور اقدس ﷺ سے جس قدر کامل محبت ہوگی جس قدر حضور اقدس ﷺ کی کامل اطاعت ہوگی اس قدر اس مومن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے حضور بلند ہوگا اسے اتنی ہی زیادہ اعلیٰ پائے کی ولایت (دوستی) حاصل ہوگی اور یہ دوستی اللہ کی ولایت اللہ سے دوستی نبی اقدس ﷺ کی دوستی کا صدقہ ہی ہوگی اس سے بہتر الفاظ ہمارے پاس نہیں ہیں (مصنف)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۵ میں بھی دوستی نبی ﷺ سے مومن کو اپنا تعلق گہرا کرنے کا حکم فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ''

''ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے
پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی
سچے ہیں۔''

یہاں ایمان کی حقیقت کا بیان ہو رہا ہے جیسا ایمان اللہ تعالیٰ پر ویسا ہی ایمان رسول اللہ ﷺ پر ہو تو مومن بنتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک وصفات پاک پر تو کوئی شک نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کو ملا کر رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جس طرح مجھ اللہ رب العزت پر ایمان لائے ہو ایسے ہی میرے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاؤ کہ رسول پاک ﷺ کی ذات پاک وتمام صفات پاک میں کسی قسم کا شک نہ کرنا اگر شک کیا تو ایمان خالص نہیں اس ایمان میں منافقت کی ملاوٹ ہو جائے گی خالص ایمان یہ ہے کہ کہ حضور اقدس ﷺ کی ذات پاک وصفات پاک میں کسی قسم کا شک نہ ہو ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم فرما رہا ہے کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کو نور بنا کر بھیجا اور تم ایمان کا دعوی بھی کرو اور حضور اقدس ﷺ کے نور ہونے میں شک کرو ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم فرما رہا ہے کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کو تمام علوم دے کر بھیجا اور تم ایمان کا دعوی بھی کرو اور حضور اقدس کے علم پاک میں شک کرو ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم حضور اقدس ﷺ کے شفیع المذنبین ہونے (شفاعت مصطفوی) کا اعلان فرما رہا ہے اور تم ایمان کا دعوی بھی کرو اور حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کا انکار کرو ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم حضور اقدس ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرما رہا ہے اور تم ایمان کا دعوی ابھی کرو اور حضور اقدس ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں شک کرو ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم حضور اقدس ﷺ کے حاضر وناظر ہونے تمام امتوں کے عینی شاہد ہونے کا اعلان فرما رہا ہے اور تم ایمان کا دعوی بھی کرو اور حضور اقدس ﷺ کے حاضر وناظر ہونے میں شک بھی کرو اگر شک کرو گے تو سچے نہیں ہو گے اگر صفات پاک مصطفی کریم وذات پاک مصطفی کریم ﷺ میں کسی قسم کا شک نہیں کرو گے تو پھر تم سچے مومن مسلمان ہو جاؤ گے اور صدیقین میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) بن جاؤ گے۔

توراۃ شریف میں ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں کہ میرے والد مجھے تورات کی تعلیم دیا کرتے تھے انہوں نے ایک حصہ تورات کو ایک صندوق میں بند کر کے اسے تالا لگا رکھا تھا جب میرے والد نے وفات پائی تو میں نے تورات کے اس ایک جز وکو صندوق سے باہر نکالا تو اس میں لکھا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا جس کی زلفیں ہوں گی اپنے ہاتھ پاؤں دھوئے گا یعنی وضو کیا آئے گا کمر میں پٹکا باندھے گا اس کی جائے پیدائش مکہ معظّمہ ہوگی اور ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہوگی اس کی امت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والی ہوگی اور ہر حال میں تحمید و تسبیح اللہ رب العزت کی کرے گی ہر درجہ بلندی پر پہنچ کر اللہ کی بڑائی بیان کرے گی اور جب اس کی امت کے افراد قیامت کے دن قبروں سے اٹھیں گے تو وضو کی برکت سے ان کے ہاتھ پاؤں پُرنور اور روشن ہوں گے۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت نصر کے قہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان میں سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کی ایک ایسی جماعت تھی جس نے ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و منقبت اپنی کتاب توراۃ شریف میں پڑھی تھی انہیں پتہ چل گیا کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہوگا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے چنانچہ انہوں نے خطہ شام کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے تھے انہیں دیکھتے جاتے تھے لیکن سوائے یثرب کے کھجوروں کے درخت کسی اور جگہ نظر نہ آئے لہٰذا وہ یثرب میں اقامت گزیں ہو گئے اس امید پر کہ زیارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوں اور ان کی اتباع و فرمانبرداری کریں لیکن انہیں اس یقین و ایمان کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی موت آ گئی انہوں نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ وہ حضور

اقدس ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ کی متابعت کریں لیکن بدقسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اقدس ﷺ کا زمانہ پانے اور انہیں پہنچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔

(شواہد النبوۃ)

کعب بن لوی بن غالب جو حضور اقدس ﷺ کی بعثت پاک سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے فوت ہوئے انہوں نے اہل تورات وانجیل سے ذکر رسول اکرم ﷺ سن رکھا تھا اس لیے وہ اپنے خطبوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے صفات ومحاسن بیان کرتا رہتا تھا اس کے کلام میں سے یہ اشعار بہت مشہور ہیں جو وہ اپنے خطبوں میں اکثر پڑھا کرتے تھے۔

عَلٰی غَفْلَةٍ یَاْتِیْ النَّبِیّ مُحَمَّدٌ
فَیُخْبِرُ اَخْبَاراً صَدُوقاً خَبِیْرًا

''جب لوگ غفلت وجمود میں ہوں گے تو نبی محمد ﷺ تشریف لائیں گے جن کے صادق وخبیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے دی ہے۔''

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں کعب سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب موسیٰ توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے طیبہ اے طابہ اے مسکینہ تو خزانوں کو قبول نہ کرنا میں تیری سطح کو تمام بستیوں کی سطح پر رفعت وبلندی عطا کروں گا۔

(بحوالہ الخصائص الکبریٰ)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت پاک کی خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وہ خبر دی کہ جب فلاں ستارہ اپنی جگہ سے حرکت کرے گا تو وہ وقت محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت پاک کا ہوگا علماء بنی اسرائیل جو ہر رات ستاروں کو دیکھا کرتے تھے انہوں نے اس مخصوص ستارہ کو اپنی جگہ سے حرکت کرتے دیکھا تو انہوں نے اپنی قوم کو خوشخبری سنائی کہ وہ ستارہ طلوع ہو چکا ہے

اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ہو چکی ہے چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سات آٹھ سال کا سمجھدار لڑکا تھا میں نے ایک روز دیکھا کہ ایک یہودی اچانک چیختا پھرتا تھا کہ اے جماعت یہود میرے پاس آؤ سب یہودی جمع ہو کر آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہوا جو شور مچا رہا ہے اس یہودی نے کہا کہ جو ستارہ احمد ﷺ کی پیدائش کی علامت تھی وہ آج رات نکل آیا (طلوع) ہے۔

(بحوالہ انسان العیون وانوار محمدیہ)

ابو نعیم نے حلیہ میں وہب سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہا جب وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اس کو پاؤں سے پکڑ کر گوبر کے ڈھیر پر پھینک دیا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم اس کو غسل دو اور کفن پہنا کر تمام بنی اسرائیل کے ساتھ اس پر نماز پڑھو پھر موسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کئے بنی اسرائیل بہت حیران ہوئے اور موسی علیہ السلام سے کہنے لگے کہ بنی اسرائیل میں اس سے بڑھ کر کوئی گنہگار نہ تھا حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں میں بھی جانتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا ہی حکم فرمایا ہے بنی اسرائیل نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ سچ ہے کہ اس شخص نے دو سو برس میری نافرمانی کی مگر اس نے ایک روز تورات کھول کر محمد ﷺ کے نام کو لکھا ہوا پایا پھر اس نام پاک کو بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اس وجہ سے ادب مصطفی ﷺ کی برکت سے میں نے اس کے دو سو برس کے سب گناہ معاف کر دیئے۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

اے ایمان والو! اگر بنی اسرائیل کا ایک گنہگار آدمی ہمارے حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرے تو بخشا جائے تو پھر جو شخص امت محمدیہ میں سے ہو اور اپنے نبی پاک ﷺ کے نام مبارک کی تعظیم کرے تو اس کو کتنا اجر و ثواب ملے گا اور اس کے تمام گناہ بھی معاف ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جائے گا۔

احبار یہود اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی جانب بھیجا تو میں ایک دن لوگوں کو خطاب کر رہا تھا اور احبار یہود ہاتھ میں کتاب لیے کھڑے تھے اور اس کی عبارت کسی مقام سے دیکھ رہے تھے پھر انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا یا علی! آپ ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کیجئے تو میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل قامت ہیں نہ پست قد بال گھنگھریالے ہیں نہ لٹکے ہوئے سیاہ رنگ کے ہیں سر مبارک بڑا ہے آپ کا رنگ مبارک مائل بہ سرخی ہے مفہوم اندام انگلیاں بھری ہوئیں حلق سے ناف تک بالوں کی سیدھی لکیر ہے پلکیں دراز دونوں ابرو ملی ہوئی پیشانی چوڑی اور دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ ہے ان کی رفتار کے دوران جسم میں جھکاؤ سا معلوم ہوتا ہے جیسے بلندی سے اتر رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف بیان کئے تو ایک یہودی نے کہا کہ ہماری کتاب میں بھی یہی اوصاف موجود ہیں پھر یہودی عالم نے کہنا شروع کیا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ کھولتے ہیں تو اس میں سرخ ڈورے نظر آتے ہیں ریش مبارک اور دہن اقدس خوبصورت اور دونوں کان مکمل ہیں اور جب تخاطب فرماتے ہیں تو پوری طور پر متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب اختلاط ختم ہو جاتا ہے یعنی رابطہ اور میل کے بعد پھر توجہ اور نظر نہیں رکھتے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں یقیناً حضور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی شان ہے یہودی عالم نے کہا کہ ایک بات اور ہے میں نے کہا وہ کون سی؟ تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں خمیدگی ہے میں نے کہا کہ یہ وہ بات ہے جو میں نے تم سے بیان کردی ہے کہ آپ چلتے وقت جھکے معلوم ہوتے ہیں کہ جیسے نشیب میں اتر رہے ہیں یہودی عالم نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف (تذکرہ میلاد مصطفیٰ) اپنے

اسلاف کی کتابوں میں پائے ہیں اور ہم نے پڑھا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے گھر اس کے حرم مقام امن میں مبعوث ہوں گے پھر آپ اس حرم کی جانب ہجرت کریں گے جس کو آپ نے حرم قرار دیا ہوگا اس کی حرمت ایسی ہی ہے جیسے اللہ کے حرم کی اس نئے حرم کے لوگ جہاں آپ ہجرت کر کے پہنچیں گے آپ کے انصار ہوں گے اور وہ لوگ عمرو بن عامر کی نسل سے ہوں گے جو باغات اور زمینوں کے مالک ہوں گے اور ان سے پہلے یہود ان چیزوں کے مالک ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہی صورت واقعہ ہے یعنی یہی حق بات ہے جو تم نے بیان کی یہودی عالم نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نبی برحق ہیں اور پوری نوع انسانی کی طرف ان کی ہدایت کے لیے آئے ہیں۔

(بحوالہ ابن سعد ابن عساکر والخصائص الکبریٰ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ چند یہودی آئے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان سے کہا کہ ہمیں اپنے چچا کے بیٹے کے اوصاف بتایئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ محمد ﷺ نہ طویل القامت تھے نہ پست قد آپ کا رنگ وروپ سرخی مائل گورا تھا آپ کے بال گھنگریالے تھے مگر بالکل پیچیدہ نہ تھا سر کے بال دونوں کانوں تک تھے پیشانی کشادہ اور رخسار واضح تھے پتلیاں سیاہ اور دونوں ابرو ملے ہوئے مژگاں دراز اور بینی شریف باریک اور درمیان میں اٹھی ہوئی حلقوم سے ناف تک بالوں کی سیدھی لکیر تھی سامنے کے دانت چمکدار اور ریش مبارک گھنی تھی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی اور آپ کی ہنسلیوں میں گویا سونا رواں تھا مذکورہ جگہوں کے علاوہ باقی جسم پر کہیں بال نہ تھے اور دونوں شانوں کے درمیان ماہ کامل کی مانند ایک دائرہ تھا جس میں نورانی حروف میں دو سطریں تحریر تھیں اوپر کی سطر میں لا الہ الا اللہ اور نیچے کی سطر میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(بحوالہ ابن عساکر والخصائص الکبریٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بیت المقدس کے علماء یہود میں سے کوئی ایک عالم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کے ذاتی اوصاف مجھ سے بیان فرمایئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا سنو! حضور اقدس ﷺ طویل القامت تھے نہ پستہ قد تھے رنگ سرخی مائل گورا بال قدرے خم دار کانوں کی لو تک پیشانی کشادہ واضح ابرو ملے ہوئے پتلیاں سیاہ پلکیں دراز ناک باریک درمیاں سے قدرے اٹھی ہوئی سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی سامنے کے دانت چمکدار اور ریش مبارک گھنی تھی گردن شریف گویا چاندی کی صراحی اور حلقوم میں سونا بہتا معلوم ہوتا تھا پیشانی مبارک پر پسینہ موتیوں کی مانند معلوم ہوتا تھا ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں فربہ تھیں حلقوم سے ناف تک بالوں کی لکیر کے سوا جو شاخ کی مانند تھی آپ کے جسم پر اور کہیں بال نہ تھے آپ کے جسم اطہر سے مشک سے زیادہ خوشبو مہکتی تھی کھڑے ہوتے تو دوسرے لوگوں سے اونچے نظر آتے اور جب چلتے تو گویا پتھر سے ہیرا اکھاڑ رہے ہیں جب کسی کی جانب رخ انور پھیرتے تو پورے گھوم جاتے اور جب پلٹتے تو پوری طرح پلٹتے تھے یہودی عالم نے کہا کہ آپ نے حضور اقدس ﷺ کے تمام اوصاف صحیح بیان فرمائے ہیں اور میں تورات میں بھی حضور اقدس ﷺ کے یہی اوصاف پاتا ہوں پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا دین سچا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اسلام قبول کر لیا۔

(بحوالہ ابن عساکر و الخصائص الکبریٰ)

مسجد اقصیٰ شریف میں انبیاء کرام کا اجلاس اور ذکر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولی کامل سیدنا ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد اقصی شریف میں سو رہا تھا خواب میں دیکھا کہ مسجد اقصی شریف کے باہر صحن حرم کے درمیان ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج لوگ آنا شروع ہو گئے ہیں میں نے کسی سے پوچھا تو جواب ملا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوء ادبی کے بارے میں سفارش کے لیے حاضر ہو رہے ہیں اور دیکھا کہ تخت پر تنہا ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور تمام انبیاء کرام اور جلیل القدر رسول حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سب آپ کے سامنے زمین پر تشریف فرما ہیں میں وہیں ٹھہر گیا اور ان پاک ہستیوں کی باتیں سننے لگا میں نے یہ نورانی منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قدر و منزلت میں سب انبیاء کرام سے بڑھ کر ہیں اور میں تعجب میں تھا کہ یہ کتنی بڑی عظمت و جلالت شان مصطفوی کا مظاہرہ ہے تو اچانک کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وہ مسجد اقصی کا منتظم تھا جو قندیلیں روشن کرتا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تعجب آتا ہے یہ سب انبیاء و رسل کرام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک ہی سے تو پیدا ہوئے ہیں یہ سن کر مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی اور جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے اس منتظم کو تلاش کیا مگر نہ پا سکا۔

(بحوالہ تفسیر روح البیان)

برصغیر پاک و ہند کے عظیم دین راہنما امام علماء حق امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف جلد سوم میں بڑی ہی خوبصورت اور نورانی بات تحریر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ:

ہر مومن کو یہ جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی ﷺ دوسرے افراد عالم میں سے کسی انسان کی طرح نہیں اور کس سے بھی مناسبت نہیں رکھتی کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ باوجود جسم عنصری کے نور حق سے پیدا ہوئے جیسا کہ خود سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت میسر نہیں اور نہ کسی اور کو یہ اعزاز نصیب ہوا۔

(بحوالہ نور کا معراج)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری الہامی کتاب قرآن کریم میں اپنے پہلے انبیاء کرام کی زبان پاک سے اپنے حبیب نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کے ذکر خیر کا تذکرہ فرمایا ہے سورۃ الاعراف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت میں بنی اسرائیل کو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بے بہا صفات پاک سے آگاہ فرمایا ہے اور حضور اقدس کے میلاد پاک آپ کی آمد کا ذکر فرمایا اور اپنی امت کو نبی آخر الزماں پر ایمان لانے اور غلامی کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور غلامیِ مصطفیٰ کا اجر و ثواب بھی ارشاد فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے غرق ہونے کے بعد جب توراۃ شریف لینے کے لئے طور پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے طور پر رہ کر تیس روزے رکھے پھر اللہ تعالیٰ نے دس روزے اور رکھنے کا حکم دیا تو اس دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل سامری جادوگر کے فتنہ میں پھنس گئی اور سونے سے ایک بچھڑا بنا کر اس کی پوجا کرنے لگی حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس شرک عظیم سے بچانے کی بڑی کوشش کی مگر بنی اسرائیل ایک ضدی اور سرکش قوم تھی انہوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کی ایک نہ سنی اور انہیں قتل کرنے کی دھمکی دی جس پر وہ گوشہ نشین ہو کر اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرنے لگے۔

جب موسیٰ علیہ السلام توراۃ شریف لے کر واپس اپنی قوم میں آئے تو دیکھا کہ بنی اسرائیل ایک گائے کے بچھڑے کی پوجا کرنے میں مشغول ہیں تو انہوں نے حضرت ہارون علیہ السلام پر سختی کی انہوں نے معذرت پیش کی کہ سامری جادوگر نے آپ کی قوم کو اس بچھڑے کی پوجا پر لگا کر دیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر آپ کی قوم بنی اسرائیل مرعوب ہوئے اور اپنی غلطی اور شرک کی معافی مانگی اور توبہ کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی قوم میں سے

70 مردوں کو لے کر طور پر آئیں وہاں آکر اپنے جرم اور بچھڑے کی پوجا کرنے پر معذرت کریں اللہ کے حضور توبہ کریں تو موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں سے 70 مردوں کو لے کر طور پر حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لئے چنے پھر جب انہیں زلزلہ نے آلیا موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو انہیں اور مجھے پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے وعدے کے مطابق اپنی قوم کے ستر مردوں کو لے کر طور پر حاضر ہوئے موسیٰ علیہ السلام طور پر پہنچ کر رب تعالیٰ سے ہمکلامی میں مشغول ہو گئے اور ان ستر مردوں پر ایسا زلزلہ آیا کہ وہ سب کے سب فوت ہو گئے ان پر زلزلہ اس وجہ سے آیا کہ بے شک یہ مومنین تھے گائے کے بچھڑے کی پوجا میں شامل نہ تھے مگر یہ ان لوگوں سے علیٰحدہ نہ ہوتے تھے ان کے ساتھ رہتے کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ان گائے کے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کے ساتھ میں ہی تھا ان مومنین نے ایک اس گناہ کبیرہ سے نہ تو نفرت کی اور نہ ہی اُن کا ساتھ چھوڑا اس وجہ سے ان پر زلزلہ آیا

(بحوالہ تفسیر خازن وقول ابن عباس)

جب موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ سے کلام کر کے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ وہ سب ستر مرد مرے پڑے ہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے مولا! میری قوم بڑی سخت ہے اگر میں اکیلا واپس گیا تو میری قوم اپنے ان ستر مردوں کا قتل میرے اوپر ڈال دے گی یا تو انہیں پہلے ہی مار ڈالتا اب میری عزت تیری ہاتھ میں ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا اور ان ستر مردوں کو زندہ کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے ستر مردوں کو دوبارہ زندہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا

اور اللہ کے حضور دعا فرمائی۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ (الاعراف:156)

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ اور آخرت میں بے شک ہم تیری ہی طرف رجوع لائے

قَالَ عَذَابِي اُصِيبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

فرمایا میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُونَ [۱۵۶:۷]

تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! یہ دین و دنیا کی بھلائی تو امت محمدیہ کے پرہیزگاروں اور متقیوں کے لئے ہے کہ دنیا و آخرت میں میری خاص رحمتوں اور خاص الخلاص عنایتوں میں ہوں گے پھر آیت نمبر 157 میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے میلاد پاک کو اس قدر خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ سبحان اللہ پڑھنے والوں کے ایمان کو چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن کر دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهٗ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر

سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جوان پر تھے اتارے گا، تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے،

سورۃ الاعراف کی یہ آیت مبارکہ حضور نبی کریم ﷺ کی میلاد پاک کی خوبصورت آیت ہے اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور اقدس ﷺ کے سات فضائل سات اوصاف پاک سات صفات پاک موسیٰ علیہ السلام کو اپنی زبان پاک سے سنائے فرمایا اے پیارے کلیم! میرے حبیب کی صفات سن میرا حبیب رسول ہے میرا حبیب نبی ہے وہ اُمی ہیں یعنی والدہ کے شکم اطہر میں سے علم والے ہیں اچھی باتوں کا حکم فرمانے والے ہیں بری باتوں کو حرام فرمانے والے ہیں میرا حبیب مشکل کشا' حاجت روا' دافع البلا' ہیں اور میرا حبیب صاحب الجود والعطاء' ہیں اتنی ساری صفات پاک کو بیان فرما کر اللہ تعالیٰ نے تمام ایمان والوں کو بتلادیا کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کا میلاد پاک ایسے منایا جاتا ہے محافل میلاد مصطفےٰ میں حضور اقدس ﷺ کی صفات پاک اوصاف پاک کا ذکر کرنا اللہ کی سنت ہے۔

اس آیت مبارکہ کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کی تعظیم کرنے کا حکم فرمایا کہ حضور اقدس کی تعظیم قولاً عملاً ہر طرح لازم ہے بلکہ رکن ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ تو وہ جو اس پر ایمان لائیں بعض حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لائیں ایمان اس طرح لانا چاہیے جیسے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان ذات الٰہی پر ایمان اور تمام صفات الٰہی پر ایمان اسی طرح ذات محمدی پر ایمان تمام صفات محمدی پر ایمان نبی آخر الزمان اور رحمۃ اللعلمین نبی ماننا اس طرح ایمان لانا ہے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے سے انسان مسلمان (مطیع) ہوتا ہے اور صفات الٰہی اور صفات مصطفوی پر دل سے ایمان لانے سے پھر وہ مسلمان مومن بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَزَّرُوْہُ اور اس نبی کی تعظیم کریں تعظیم سے مراد درود وسلام نعت شریف منقبت شریف میلاد شریف سب شامل ہیں اور وَنَصَرُوْہُ اور اس نبی کی مدد

کریں مدد سے مراد نبی کریم ﷺ کے دین اسلام کی اشاعت کرنا کلمہ توحید ورسالت (کلمہ طیبہ) کا باآواز بلند ذکر کرنا باآواز درود شریف پڑھنا نبی اقدس کے دین کی حفاظت کے لئے کفار کے خلاف جہاد کرنا حضور اقدس کی صفات پاک و معجزات پاک کو عام کرنا یعنی لوگوں میں بیان کر کے اُن کے دلوں کو نور ایمان سے منور کرنا سب شامل ہیں۔

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ اور اس نور کی پیروی کریں جو اس نبی کے ساتھ اترا یعنی قرآن کریم بھی نور ہے اور صاحب قرآن محمد رسول ﷺ بھی نور ہیں اور قرآن کریم کی پیروی کرنے سے مراد قرآن کریم کی ہر ہر آیت مبارکہ پر کامل یقین کامل ایمان رکھنا ہے ایسا نہ ہو جہاں حضور اقدس کے نور پاک حضور اقدس کے علم غیب پاک حضور اقدس کی شفاعت پاک حضور اقدس کے معجزات پاک کا ذکر آئے ان آیات کو جھٹلایا جائے یا ان کو سرعام بیان نہ کیا جائے یا ان آیات مبارکہ کا انکار کیا جائے بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت مبارکہ پر مکمل لانے سے ہی بندہ مومن بنتا ہے اور جو قرآن کریم کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا وہ گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہ مومن مسلمان نہیں ہو سکتے ایمان اور گمراہی کبھی اِک دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے

اللہ کی آیتوں سے مراد قرآن کریم کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیت مبارکہ ہیں یعنی سارا قرآن کریم ہی اللہ کی آیات ہیں اور حضور اقدس کی شان پاک میں نازل ہونے والی آیات روشن آیات ہیں حضور اقدس کے میلاد پاک کو بیان کرنے والی روشن آیات ہیں حضور اقدس کے علم غیب، شفاعت مصطفوی اور معجزات پاک کو بیان کرنے والی آیات روشن آیات ہیں جو لوگ ان آیات مبارکہ پر ایمان نہیں لائیں گے ان کو جھٹلائیں گے یا

ان کا انکار کریں گے یا اوصاف مصطفوی کو چھپائیں گے ایسے لوگوں کو اللہ ہدایت نہیں رہتا ایسے لوگ گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہی شیطان کا راستہ ہے ایسے گمراہ لوگ منبر رسول ومصلاۓ رسول کے قابل نہیں ہوتے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب کی بشارت دی ہے۔

نصرانی علماء اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک نصرانی عالم حاضر ہوا اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ ہم اپنی کتاب میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی کی صفت لکھی پاتے ہیں کہ وہ مکہ پاک میں پیدا ہوں گے اور ان کی ایسی ایسی صفات ہیں اسی اثنا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت آپ کی عمر مبارک چھ سال کی تھی اس نصرانی عالم نے حضور اقدس کی پشت مبارک اور قدم مبارک اور آنکھوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ شخص وہی نبی ہے مگر اے عبدالمطلب یہ لڑکا تیرا نہیں ہے انہوں نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے نصرانی عالم نے کہا کہ ہماری کتاب میں لکھا نہیں کہ ان کا باپ زندہ ہو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرا پوتا ہے ان کا والد ان کو حمل میں چھوڑ کر فوت ہو گیا تھا اس پر نصرانی عالم بولا کہ آپ سچے ہیں (راحت القلوب)

جب حضور اقدس کی عمر مبارک سات سال ہوئی تو آپ کی آنکھیں دُکھنے آئیں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کافی علاج معالجہ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لوگوں نے ایک راہب کا نشان دیا کہ وہ آنکھوں کا علاج کرتا ہے حضرت عبدالمطلب آپ کو اس راہب کے پاس لے گئے وہ اپنی عبادت گاہ کلیسا میں دروازہ بند کیئے ہوئے بیٹھا تھا حضرت عبدالمطلب نے اس کو پکارا لیکن اس نے جواب نہ دیا تو اس کے کلیسا کو زلزلہ آیا اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہ ہوا کہ اس کا حبیب پاک باہر کھڑے ہوں اور وہ راہب دروازہ نہ کھولے وہ راہب گبھرا کر باہر نکلا اور حضور اقدس کو دیکھتے ہی کہنے کہ یہ لڑکا اس امت کا نبی ہے اس کی نگہبانی کرو اور کہنے لگا اگر میں باہر نہ نکلتا تو اس وقت یہ کلیسا مجھ پر گر جاتا اس راہب نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضور اقدس کو عزت کے ساتھ بٹھالیا پھر اس نے غسل کیا اور

کپڑے بدلے اور ایک صحیفہ نکال کر لایا وہ راہب اس صحیفہ کو پڑھتا تھا اور حضور اقدس کو دیکھتا جاتا تھا جب حضور اقدس کا حلیہ مبارک اس کتاب کے موافق دیکھا تو کہنے لگا اللہ کی قسم یہ لڑکا خاتم النبیین ہے پھر کہنے لگا اے عبد المطلب! کیا اس صاحبزادہ کی آنکھیں دکھتی ہیں ایسا کرو ان کے منہ کا لعاب پاک ان کی آنکھوں میں لگا دو حضرت عبد المطلب نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس وقت آپ کی آنکھوں کی تکلیف ختم ہوگئی۔

ایک جماعت نصرانی ملک شام سے تجارت کے سلسلے میں مکہ پاک آئی اس وقت حضور اقدس کی عمر مبارک سات/آٹھ سال تھی اور آپ صفا مروہ کے درمیان کھڑے تھے جماعت نصرانی میں سے ایک شخص نے آپ کو ان علامات سے پہچان کر کہ جو اس نے اپنی کتاب میں لکھے ہوئے پائے تھے پوچھا کہ آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں اس نصرانی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا کہ اس کا پروردگار کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللّٰہُ رَبُّھَا یعنی اس کا پروردگار اللہ ہے پھر اس نے زمین کی طرف اشارہ کہ کیا ان چیزوں کا سوائے اللہ کے اور بھی کوئی دوسرا پروردگار ہے آپ نے فرمایا کہ تو مجھ کو شک میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا "سن" میرا اور ان سب چیزوں کا پروردگار ایک اللہ ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس کا کوئی ضد ہے پھر نصرانی نے کہا کہ اے اہل شام جان لو کہ یہ نبی آخر الزمان ہیں حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا اپنے بھتیجے کی بہت حفاظت کرو کیا تم نہیں سنتے کہ اس کے حق میں کیا کیا بشارتیں دی جاتی ہیں (امداد اللہ العظیم فی میلاد الکریم)

حضور اقدس جب بارہ سال کے ہوئے تو اپنے چچا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ملک شام کی طرف مال تجارت لے کر روانہ ہوئے جب آپ مقام بصریٰ میں پہنچے تو آپ کو بحیرا راہب نے کہ جس کا نام جرجیس تھا دیکھا اور آپ کی علامات سے پہچان لیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ شخص تمام عالم کا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کو اہل عالم کے لئے رحمت کر کے معبوث فرمائے گا بحیرا راہب سے دریافت کیا گیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ

جب تم ان کو عقبہ پر لے کر چڑھے تو کوئی حجر اور شجر باقی نہ رہا مگر سب نے آپ کو سجدہ کیا اور درخت اور پتھر سوائے نبی کے اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے میں نے آپ کو خاتم النبوۃ سے جو آپ کے مونڈھوں کے نرم ہڈی کے نیچے مثل سیب کے ہے پہچانتا ہوں اور ہم اپنی کتاب میں آپ کا حال لکھا پاتے ہیں بحیرا راہب نصرانی عالم تھا اس نے مہر نبوت دیکھ کر بوسہ دیا اور حضور اقدس پر ایمان لے آیا (انوار محمدیہ، مدارج)

روایت میں ہے کہ سات نصرانی حضور اقدس کو قتل کرنے کے ارادے سے ملک روم سے آئے بحیرا راہب نے ان کو سمجھایا اور کہا جو امر اللہ چاہیے پھر کون ہے کہ اس کو مٹائے پھر کہنے لگا اے رومیوں! حضور اقدس کی رسالت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگی تم ان کے قتل پر ہرگز قدرت نہیں پا سکتے اور اللہ کی تقدیر کو کسی طرح بھی مٹا سکتے وہ رومی واپس چلے گئے (مدارج النبوت)

بحیرا راہب نے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ یہود و نصاریٰ سے آپ کی نگہبانی کرنا کیونکہ یہ نبی آخر الزماں ہوں گے اور ان کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرے گا اور ان کو ملک شام میں ہرگز مت لے جانا کیوں کہ یہود اور نصاران کے دشمن ہیں حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال تجارت بصریٰ میں ہی فروخت کیا اور حضور اقدس کو لے کر بحفاظت مکہ پاک میں واپس آ گئے۔ (مدارج النبوت)

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ توریت میں حضور اقدس کی صفت موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر واپس آئیں گے اور پھر جب فوت ہوں گے تو حضور اقدس کے ساتھ گنبد خضریٰ میں دفن ہوں گے (الخصائص الکبریٰ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۲ ربیع الاول شریف کا دن حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا مبارک دن ہے دنیا کے تمام صاحب ایمان و اہل ایمان مومن مسلمانوں کے لئے یہ دن عید کا دن کہلاتا ہے اور عید اس دن کو کہتے ہیں جس دن رب تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کی طرف نعمت کا نزول ہو اور ہمارے حضور نبی کریم ﷺ تمام نعمتوں سے افضل نعمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا آیت نمبر 164

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے اعلیٰ مخلوق انسان کے لئے کروڑوں نعمتیں نازل فرمائی ہیں مگر کسی نعمت کو اللہ تعالیٰ نے احسان نہیں فرمایا اور اپنے حبیب پاک محمد ﷺ کی تشریف آوری کو اللہ تعالیٰ نے مومنین مسلمانوں کے لئے احسان فرمایا اور کروڑوں نعمتوں میں سے کسی نعمت پر لفظ مَنّ نہیں فرمایا لیکن نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری پر لفظ مَنّ ارشاد فرما کر اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو بتلا دیا کہ میرا حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ نعمت ہیں اور دوسری تمام نعمتوں کو نعمت بنانے والے بھی حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک اور آخری کتاب قرآن کریم میں کروڑوں نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے انسان کی پیدائش سے لے کر پوری زندگی پھر جنت کی نعمتوں کا ذکر بڑی تفصیل

کے ساتھ فرمایا ہے ایسی ایسی نعمتیں جنہیں سن کر منہ میں پانی آجائے مگر اللہ تعالیٰ نے کسی اور نعمت پر لفظ مَنّ ارشاد نہ فرمایا صرف اور صرف حضور اقدس کے لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ مَنّ ارشاد فرما کر بتلادیا کہ میرا حبیب پاک تمام نعمتوں سے افضل نعمت عظمیٰ ہیں یہ آیت مبارکہ بھی حضور اقدس کی میلاد پاک کے سلسلہ کی آیت پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کو پہچاننے والے اس نعمت پاک کی قدر کرنے والے مومن مسلمان (پوری امت محمدیہ) ہیں اور جو اس نعمت کا انکار کرے وہ کافر ہے سورۃ النحل آیت نمبر 83 میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر فرمایا ہے

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُونَ

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کو پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہوتے ہیں اور ان میں اکثر کافر ہیں

یہاں پر اللہ کی نعمت سے مراد حضور پر نور محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں یہود نصاریٰ اور عرب کے تمام لوگ حضور اقدس کی آمد کے منتظر تھے ہزاروں سال سے آپ کی آمد کے ڈنکے بج رہے تھے کہ ایک راج دلارا آنے والا ہے جس کا نام محمد ﷺ ہے جو مکہ پاک میں پیدا ہوں گے اور مدینہ پاک ان کی ہجرت گاہ ہوگا ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی عرب شریف کا بچہ بچہ حضور اقدس کی آمد پاک کا منتظر تھا اور جب آپ کا ظہور ہوا یہود و نصاریٰ (بنی اسرائیل) آپ کو پہچاننے کے باوجود انکار کر بیٹھے اور انکار کرنے کی وجہ سے کافر ٹھہرائے گئے اور بدبخت قرار پائے گئے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کو پہچان لیا اور حضور اقدس پر ایمان لے آئے وہ خوش قسمت قرار پائے اور ایمان والے مومن مسلمان کہلوائے۔

سابقہ الہامی کتابوں میں حضور نبی آخر الزمان ﷺ کے اوصاف پاک واضح بیان ہوئے ہیں اور ان اوصاف پاک کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ کے علما نے حضور اقدس کو

پہچان لیا کہ یہی نبی آخر الزمان ہیں یہی خاتم النبین ہیں جن کی بشارت پہلے انبیاء کرام دیتے آئے ہیں یہود ونصاری کے سرکردہ علماء میں سے حضرت عبداللہ ابن سلام حضرت ورقہ بن نوفل بحیرہ راہب اور نسطورراہب ،زید بن سنہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور تاقیامت عزت کے حق دار بن گئے۔

یہودی عالم اور ذکر میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ ہم ایک بار جاڑے کے موسم میں یمن کے ملک کو گئے ہمارا گذر ایک یہودی عالم کے پاس سے ہوا وہ زبور پڑھتا تھا اس نے پوچھا کہ تم کون آدمی ہو میں کہا قریش میں سے ہوں اس نے کہا قریش میں کون ہو میں نے کہا کہ بنی ہاشم میں سے ہوں اس نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا بدن دیکھوں میں نے کہا سوائے سترِ عورت کے اور جگہ آپ دیکھیے اجازت ہے اس نے میری ناک ایک ایک سوت اور پھر دوسرا سوت کھول کر دیکھا اور کہا بے شک تمہارے ایک ہاتھ میں ملک اور دوسرے ہاتھ میں نبوت ہے اس عالم کی یہ بات صحیح ثابت ہوئی اور آپ کو ملک اور نبوت دونوں حاصل ہوئے (روضۃ الاحباب)

قبیلہ ابی لہب جن کو شگون اور فال میں کمال حاصل تھا انہوں نے حضور اقدس کی ولادت پاک والی رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی باتیں سنی جس میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اقدس کی ولادت ہوئی تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا اس نور سے مشرق اور مغرب روشن ہو گئے آپ زمین پر ہاتھوں کے سہارے تشریف لائے اور زمین سے ایک مشت خاک خوب مضبوط پکڑیں اور آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا۔

قبیلہ ابی لہب یہ حال سن کر کہنے لگے کہ اگر یہ امر واقعی ہے تو یہ لڑکا اہل زمین پر غالب آئے گا کیوں کہ اس نے زمین پر ہاتھ مارا ہے۔(انوار محمدیہ)

شرح مواہب میں لکھا ہے کہ آپ کا آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا اس بات کا اشارہ تھا کہ اگر چہ میں روئے زمین پر غالب ہوں لیکن مجھ کو اس پر التفات نہیں بلکہ میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں کیوں کہ مجھ کو عالم علوی پر نظر ہے۔

طبرانی نے روایت کی ہے کہ جب آپ زمین پر تشریف لائے تو آپ کی مشت

شریف بند تھی اور آپ انگشت سے مثل تسبیح کرنے والوں کے اشارہ کر رہے تھے۔

حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم اور یہود باہم ذکر کیا کرتے تھے کہ ایک نبی مکہ مکرمہ سے مبعوث ہوگا اور یہ نبی آخر ہے یہ خبر ہماری کتابوں میں ہے نیز یہ کہ وہ ان اوصاف کے حامل ہوں گے اور اس طرح ظہور فرمائیں گے علاوہ ازیں حضور اقدس کے بارے میں عہد و پیمان لیا جاتا تھا حویصہ کہتے ہیں کہ میں اس زمانے میں کمسن تھا جو دیکھتا یاد رکھتا اور جو سنتا اسے نہ بھولتا اس زمانے میں، میں نے ایک مرتبہ قبیلہ بنی اشہل کی جانب سے شور و غل کی آوازیں سنیں جس کی وجہ سے لوگوں کو اندیشہ ہوا اور خیال کیا کہ کوئی بات ضرور ہے پھر آوازیں کچھ آہستہ ہوئیں پھر بلند ہوئیں اب ہم گوش بر آواز ہوئے تو ہم نے سنا بنی اشہل کے لوگ پکار رہے تھے۔

اے ساکنان یثرب! یہ ستارہ تو احمد کا ہے اور اس کے طلوع پر ان کو بھی پیدا ہونا چاہیے حویصہ نے کہا کہ اس اعلان یا پکار کو ہم نے کچھ تعجب سے سنا پھر بہت زمانہ گذر گیا اور اس واقعہ کو ہم بھول گئے اور اس عرصہ میں ظاہر ہے پیدائش و اموات کا عمل جاری رہا اور میں بھی ایک اچھی عمر کا شخص ہو گیا اب پھر حسب سابق شور غل ہوا کوئی کہہ رہا تھا اے یثرب کے باشندو! بلاشبہ اس نبی کی بعثت ہوگئی اور اس کے پاس وہ ناموس اکبر (جبرائیل علیہ السلام) آئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے۔

اس کے بعد زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پھر ہماری قوم کے نکلنے والے نکلے اور تاخیر کرنے والے تاخیر کرتے رہے نوعمر لوگ ایمان لائے مگر میرے لئے حکم الٰہی نہ ہوا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں مسلمان ہوا!۔

(واقدی و ابونعیم و الخصائص الکبریٰ)

درویش شامی اور میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عاص روایت کرتے ہیں کہ مرظہران میں ایک درویش شامی کہ جس کا نام عیص تھا رہا کرتا تھا اور اہل مکہ کو خبر دیا کرتا تھا کہ تم میں ایک بچہ پیدا ہونے کو ہے کہ تمام عرب اس کے تابعدار ہوں گے اور وہ عجم کا مالک ہوگا اس کی پیدائش کا یہی وقت ہے پھر جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا وہ اس کا حال ضرور ہی دریافت کیا کرتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو صبح حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عیص کے پاس گئے اور آواز دی اس نے سر باہر نکال کر دیکھا اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عیص! آج ایک بچہ صبح کو میرے ہاں پیدا ہوا ہے تو عیص نے کہا اے عبدالمطلب! تو اس بچہ کا مربی بن جا جس بچہ کی پیدائش کی میں تم کو خبر دیتا تھا وہ پیر کے دن پیدا ہو چکا ہے اور پیر کے دن وہ نبی ہوگا (وحی کا نزول ہوگا) اور پیر کے دن اس کی وفات ہوگی۔ عیص نے پوچھا آپ نے اس بچہ کا نام کیا رکھا ہے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیص نے کہا قسم ہے اللہ کی میری آرزو تھی کہ اے اہل بیت یہ بچہ تم میں (خاندان عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) میں ایسی تین خصلتوں پر کہ جن کو میں جانتا ہوں پیدا ہو سو وہ مبارک بچہ انہیں تین خصلتوں پر پیدا ہوا ہے ان میں سے ایک یہ کہ اس کا ستارہ شب گذشتہ میں طلوع ہوا دوسرے یہ کہ وہ آج (بروز پیر) پیدا ہوا اور تیسرے یہ کہ ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری وانوار محمدیہ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کا ذکر کرنا محافل میلاد مصطفیٰ سجانا محافل میں اوصاف مصطفیٰ اور نعت مصطفیٰ بیان کرنا اور پڑھنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور قرآن کریم کے عین مطابق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اپنے حبیب پاک کی ولادت پاک کا ذکر بھی فرمایا ہے اور اُس مقدس شہر کا ذکر بھی فرمایا ہے جس پاک شہر میں اس کا پاک محبوب پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البلد آیت نمبر ۱۔ ۲۔ ۳ میں ارشاد فرمارہا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے والد کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو

اللہ تعالیٰ نے ان آیات مبارکہ میں شہر مکہ معظمہ کی قسم اٹھائی ہے یہ شہر سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت گاہ ہے یوں تو یہ شہر پاک سب سے پرانا شہر ہے اس شہر مقدس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آباد کیا اس شہر میں کعبۃ اللہ ہے مقام ابراہیم ہے حجر اسود ہے صفا و مروہ پہاڑیاں ہیں حج بھی ہمیشہ اسی شہر مقدس ادا ہوتا ہے اس شہر مقدس میں ہر جان کو امن و امان حاصل ہے اتنی عظمت و شان والا شہر ہے مگر جو عزت و شان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پاک سے اس شہر کو نصیب ہوئی وہ کسی اور وجہ سے نہیں ملی حضور اقدس کی ولادت پاک کی برکت سے اس شہر کے گلی کوچہ و بازاروں کو بھی عزت سے نوازا گیا کہ رب تعالیٰ نے ان کی قسم فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ کی قسم فرما کر پوری کائنات کو بتلا دیا کہ اس شہر مقدس میں میرا حبیب پیدا ہوا اور نسبت محبوب کی برکت سے مجھے اس شہر مقدس کے ذرے ذرے کی قسم ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب پاک سے اس قدر محبت ہے کہ اس پاک ذات نے

قرآن کریم میں اپنے محبوب پاک کے نوری مکھڑے پاک کی قسم اُٹھائی کہیں اپنے محبوب کے گیسوئے عنبریں کی قسم اٹھائی کہیں درِ رسول اور بلدِ رسول کی قسم اُٹھائی کہیں زبان مبارک پاک مصطفیٰ کی قسم کہیں دہان پاک مصطفیٰ کی قسم کہیں مسکن ومکان کی قسم اور سب سے بڑھ کر اس خاک پاک کی قسم اُٹھائی جو گذرگاہ محبوب نبی ان گلی کوچوں کی قسم اُٹھائی جہاں اس کے محبوب کا گذر ہوتا تھا پھر اپنے محبوب پاک کی عمر شریف کی قسم بھی اُٹھائی اور اپنے حبیب پاک کے والد پاک کی قسم بھی اٹھائی اور پوری کائنات کو اپنی زبان پاک سے بتلادیا کہ میرا حبیب بھی پاک ہے اور میرے حبیب پاک کے والدین کریمین سے لے اوپر تک تمام آباؤ اجداد بھی پاک ہیں کیونکہ والد پاک کی قسم میں حضور اقدس کے تمام آباؤاجداد آجاتے ہیں۔

ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ہزار سال پہلے میلاد النبی کا جلوس مبارک

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا جلوس نکالنا جلوس میں نعتیں پڑھنا نعرہ تکبیر ونعرہ رسالت بلند کرنا جلوس میں شامل لوگوں کی ضیافت کرنا شربت پلانا دودھ پلانا کھانا کھلانا یہ آج کے جدید دور کی رسم نہیں ہے بلکہ یہ بہت پرانی رسم چلی آرہی ہے حضور اقدس کی ولادت پاک سے ہزاروں سال پہلے بھی لوگ نبی آخر الزماں کی آمد پاک میلاد پاک کے جلسے جلوس کا اہتمام کیا کرتے تھے اور اسے سعادت دارین سمجھا جاتا تھا

عرب شریف کی تاریخ میں ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سال پہلے یثرب (مدینہ منورہ) میں آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلوس کا ذکر خیر ملتا ہے اس جلوس میں نعت نبی بھی پڑھی گئی اور نعرہ رسالت بھی بلند کیا گیا اور خوبصورت انداز میں اس نعرہ کا جواب بھی دیا گیا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک سے ایک ہزار سال قبل یمن کا بادشاہ تُبّعؒ جو بڑے جاہ جلال اور شان وشوکت کا مالک تھا اپنے ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ گرد ونواح کے ممالک فتح کرنے کے لئے یمن سے نکلا اور فتوحات کرتا ہوا مکہ معظّمہ کی حدود میں پہنچا تو اہل مکہ نے اس کی ذرہ بھر بھی پروانہ کی اہل مکہ نہ ہی اس لشکر جرار سے مرعوب ہوئے اور نہ ہی کسی نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا اہل مکہ کی بے پرواہی پر تبع بادشاہ بہت غضب ناک ہوگیا اور اس کے وزرا میں سے کسی نے اسے بتلایا کہ اس مکہ شہر میں کعبۃ اللہ ہے اور اہل مکہ اس کعبۃ اللہ کے متولی اور پاسبان ہیں اس منصب عظیم کیوجہ سے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے تبع بادشاہ غصے میں آیا اور اس نے مکہ شہر پر حملہ کرکے اسے تباہ کرنے اور اس کے شہریوں کے قتل عام کا حکم جاری کیا مگر اس کا حکم جاری ہوتے ہی اسے ایک

عجیب وغریب بیماری لگ گئی اور اس کے منہ اور ناک اور کان سے خون بہنے لگا اور سر درد کی بیماری بھی ایسی لگی کہ سر کا درد اسے سکون نہ لینے دیتا تھا اس کی بیماری کیوجہ سے اس کی فوج نے مکہ پاک پر حملہ موخر کر دیا اور سب تبع بادشاہ کے علاج معالجے میں لگ گئے

بادشاہ کے علاج کے لئے ایک طبیب دانا حاضر ہوا اور بادشاہ کا معائینہ اچھی طرح کر کے کہا کہ بادشاہ کو کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ بادشاہ پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے چونکہ مکہ شہر مقدس شہر ہے اور اس میں کعبۃ اللہ بھی ہے اور بادشاہ نے مکہ پر حملہ کا حکم جاری کیا ہے اس شہر کے تقدس کی وجہ سے بادشاہ کو اللہ نے بیماری میں مبتلا کر دیا ہے بادشاہ اپنا حکم واپس لے اور کعبۃ اللہ کا ادب واحترام کرے تو ابھی بیماری ختم ہو جائے گی۔

بادشاہ تبع نے طیب کی تجویز مانتے ہوئے اپنا حکم واپس لیا اور مکہ پر حملہ کرنے پر اللہ کے حضور توبہ کی تو بادشاہ کی بیماری فوراً ختم ہوگئی اور بادشاہ مکمل تندرست ہو گیا اس پر بادشاہ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور اہل مکہ کی شاندار ضیافت کی اور بیت اللہ شریف کو بتوں سے پاک کر کے اچھی طرح تزئین وآرائش کی بیت اللہ پر غلاف چڑھایا اور وہاں سے پھر اپنی مہم پر چل پڑا

بادشاہ تبع فتوحات کرتا ہوا جب یثرب (مدینہ منورہ) پر حملہ آور ہوا تو اہل یثرب مقابلہ نہ کر سکنے پر قلعہ بند ہو گئے اس وقت یثرب اور اسکے گردونواح میں یہودیوں کی اکثریت آباد تھی بادشاہ نے یثرب کا محاصرہ کر لیا اور کئی مہینے گذر گئے مگر یثرب فتح نہ کر سکا ایک روز صبح کے وقت بادشاہ نے اپنے خیمے کے باہر کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی دیکھیں تو اس نے پوچھا یہ کھجوریں کہاں سے آئیں ہمارے پاس تو کھجوریں نہیں ہیں اس پر اس کی فوج کے سپاہیوں نے بتلایا کہ ہر رات کے آخری حصہ میں یثرب شہر کی فصیل کے اوپر سے کھجوروں کی بھری ہوئی بوریاں ہم پر پھینکی جاتی ہیں اور ہم شروع دن سے ہی یہ کھجوریں کھا رہے ہیں

بادشاہ اہل یثرب سخاوت پر حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ ہم تو انہیں مارنا چاہتے ہیں اور یہ ہمیں حالت جنگ کے باوجود خوراک مہیا کر رہے ہیں

اہل یثرب کی سخاوت پر بادشاہ تبع نے یثرب کے اکابرین کو اپنے پاس بلایا اور انہیں بتلایا کہ ہم آپ لوگوں سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تو یثرب کے اکابرین اور علما بادشاہ تبع کے پاس گئے اور انہوں نے بادشاہ کو بتلایا کہ اے بادشاہ یہ یثرب شہر بڑا مقدس شہر ہے ہم سب یہودی ہیں ہم دور دراز کے علاقوں سے آ کر یہاں آباد ہوئے ہیں ہماری الہامی کتابوں توراۃ و زبور شریف میں لکھا ہے کہ اس شہر مقدس میں نبی آخرالزمان محمد ﷺ آنے والے ہیں اور ہم یہاں رہ کر ان کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں ہماری کتابوں میں نبی آخرالزمان کی صفات پاک بھی لکھی ہیں کہ وہ نبی رحمت ہوں گے حلیم و کریم اور مہربان ہوں گے اور مہمان نواز ہوں گے اسی لئے ہم نے ان کی مہمان نوازی کی صفت کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کے لشکر کی کھجوروں سے مہمان نوازی کی ہے۔

تبع بادشاہ اہل یثرب کی باتوں اور مہمان نوازی اور حسن سلوک سے بہت متاثر ہوا اور اس کے دل میں بھی نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت و عقیدت نے گھر کر لیا اور اس نے کہا کہ کاش وہ بھی نبی آخرالزمان کی آمد پر یہاں یثرب میں موجود ہوتا ان پر ایمان لاتا اور ان کی فرمانبرداری کرتا ان کی میزبانی کرتا جب وہ ہجرت فرما کر یہاں تشریف فرما ہوتے۔

تبع بادشاہ جس کا اصل نام تبع الحمیر ی تھا اس نے جب یہودی علما اور اکابرین یثرب کو زبان سے نبی آخرالزمان کی تعریفیں سنی اور اُن کے حسن و جمال اور اعلیٰ اخلاق کریمہ کی باتیں سنی تو اس کا شوق دیدار بڑھ گیا اس نے اہل یثرب سے اجازت مانگی کہ وہ نبی آخرالزمان کے شہر ہجرت اور پھر دائمی قیام گاہ کی گلیوں بازاروں اور مکانوں کی زیارت کرنا چاہتا ہے اجازت مل جانے پر بادشاہ تبع الحمیر ی بہت خوش ہوا اور اپنا سارا لشکر لے وہ شہر مدینہ طیبہ میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ داخل ہوا آج وہ فاتح کی حثیت سے

نہیں بلکہ ایک مفتوح کی حثیت سے مقدس شہر میں داخل ہو رہا تھا اس کی نگاہیں ادب واحترام سے جھکی ہوئی تھیں اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ محبت رسول کے ساتھ یثرب کی گلیوں اور بازاروں میں گھوم رہا تھا اس کے شوق وذوق کا عالم یہ تھا کہ درد سے لبریز اور سوز و گداز سے معمور اشعار پڑھتا ہوا جارہا تھا وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ کریمی میں نعتیہ اشعار پڑھ رہا تھا اور اس کے فوجی وزیر ومشیر اس کے اشعار سن کر یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ کے نعرے لگا رہے تھے اور وہ سب کے سب حضور اقدس کو یاد کر کے روتے تھے اور سب کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔

تبع الحمیری بادشاہ حضور کی شان پاک میں بآواز بلند ان اشعار سے ہدیہ پیش کر رہا ہے۔

شَهِدْتُّ عَلٰى اَحْمَدَ اَنَّهٗ	رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِیُٔ النَّسِمِ
فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِهٖ	لَكُنْتُ وَزِیْرًا لَّهٗ وَابْنَ عَمٍّ

میں نے گواہی دی کہ سیدنا احمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں

اگر میری عمر نے آپ کے ظہور تک وفا کی تو میں آپ کا وزیر غلام اور چچیرا بھائی ہوں گا

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ اَعْدَاهٗ	وَفَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِهٖ كُلَّ غَمٍّ

اور میں ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کر دوں گا

حضور اقدس کی ولادت پاک سے ایک ہزار سال قبل میلاد مصطفےٰ کریم ﷺ کا یہ جلوس یثرب (مدینہ منورہ) میں جاری ہے مدینہ شہر کے گلی کوچے بادشاہ تبع الحمیری اور اس کی فوج سے بھرے ہوئے ہیں مدینہ طیبہ کے لوگ اپنے اپنے گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر بادشاہ تبع کے جلوس کو دیکھ رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں۔

تبع الحمیری یمن کا نامور بادشاہ ہے مگر اس وقت وہ مصطفےٰ کریم ﷺ کا ایک

ادنیٰ غلام ہے بے شک شاہانہ لباس میں ملبوس ہے مگر عجز وانکساری کا پیکر ہے وہ محبت رسول سے سرشار ہو کر نعت نبی پڑھ رہا ہے نعت شریف پڑھتے ہوئے کبھی وہ مدینہ شہر کی گلیوں کو بوسہ دیتا ہے کبھی وہ مدینہ طیبہ کے درودیوار کو بے ساختہ چھومنے لگتا ہے وہ مدینہ کے گلی کوچوں سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے اسے مدینہ کے درودیوار تم گواہ رہنا کہ تبع الحمیری تمہارے آقا کریم ﷺ کا سچا غلام ہے اے مدینہ طیبہ کے بازارو اور پاکیزہ دیوارو! تم سب گواہ رہنا کہ میں تمہارے نبی کریم ﷺ کا نہایت ادنیٰ عقیدت منداور نام لیوا غلام ہوں بادشاہ تبع الحمیری مدینہ کی گلیوں کو چوم رہا ہے خاک مدینہ کو اپنے چہرے پر لگا رہا ہے بادشاہ تبع الحمیری اس وارفتگی اور دل بستگی کے ساتھ مدینہ طیبہ کی تمام گلیوں اور بازاروں کا گشت کر رہا ہے اور ہر ایک چیز کا ادب اور تعظیم بجالا رہا ہے وہ مدینہ طیبہ میں اس طرح چل رہا ہے جیسے کسی مقدس چیز کا طواف کر رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کے وزراء وامراء اور تمام درباری تمام فوج بھی اس کے پیچھے پیچھے اس کی طرح عجز وانکساری کے ساتھ شہر مدینہ کی زیارت کر رہے ہیں۔

عید میلاد النبی شریف کے جلوس کے اختتام پر تبع بادشاہ نے سارے یثرب شہر کی صفائی کروائی اور پھر اس شہر مقدس میں قیام کیا اور بڑی بڑی عالیشان اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کروائیں بادشاہ تبع چاہتا تھا کہ وہ یثرب میں ہی مستقل قیام کرے اور یہودی علما کے ساتھ وہ بھی نبی آخر الزمان ﷺ کی آمد کا انتظار کرے مگر اس کی عدم موجودگی میں یمن میں بغاوت ہوگئی جس کے لئے اسے واپس جانا پڑا مگر اس نے اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے علما کو چار سو خوبصورت، مکانات بنوا کر دیئے اور انہیں زندگی کی تمام سہولتیں فراہم کیں اور ایک مکان خاص طور پر جو اپنی مثال آپ تھا نبی آخر الزمان ﷺ کے لئے بنوایا اور ان علما میں سے ایک عالم جن کا نام شامول تھا کے حوالے کیا اور اس کی گزر اوقات کے لئے باغات لگوا دیئے اس کے بعد اس بادشاہ نے حضور نبی کریم کی بارگاہ میں ایک خط تحریر کیا جس پر اپنی شاہی مہر لگا کر خود اپنے ہاتھوں

سے ایک صندوقچے میں بند کیا اور تالہ لگا کر اس کی چابی شامول عالم کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگر اسے نبی آخر الزماں کا زمانہ اور دیدار نصیب نہ ہو تو اپنی اولاد کو تاکید کر دے اور اس وصیت کو نسل در نسل اپنے خاندان میں جاری رکھے حتی کہ ۹ مبارک دن آجائے جب وہ اعلیٰ شان نبی ﷺ یہاں تشریف فرما ہوں تو اُن کی بارگاہ کریمی میں میری طرف سے یہ خط پیش کر دیا جائے۔

بادشاہ تبع الحمیری نے اپنے اس خط مبارک میں لکھا

یہ خط نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب ہے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے خاتم النبین اور رسول رب العالمین ہیں تبع بن وردع کی طرف سے امابعد! اے محمد ﷺ میں آپ پر اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب پر ایمان لایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کی میں آپ کے رب تعالیٰ پر ایمان لایا جو تمام جہانوں اور تمام چیزوں کا رب اور مالک ہے میں ایمان لایا آپ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کی جو فضیلتیں نازل ہوئی اُن پر میں نے انہیں قبول کیا اگر میں نے آپ کو پالیا تو میں نے نعمت حاصل کر لی اور اگر نہ پاسکا تو آپ میرے لئے قیامت کے دن شفاعت فرما دیجئے اس لئے کہ میں آپ کی اولین اُمت میں سے ہوں اللہ کے واسطے مجھے اس دن فراموش نہ کیجئے میں نے آپ کی اتباع آپ کی تشریف آوری اور آپ کی بعثت سے پہلے کی ہے میں آپ کی ملت اور آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر قائم ہوں۔

تبع الحمیری بادشاہ مدینہ طیبہ سے رخصت ہو کر واپس یمن چلا گیا اور اس کا وہ خط نسل در نسل چلتا ہوا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ حضرت شامول کے اکیسویں پشت میں سے تھے وہ اسی مکان میں رہائش پذیر تھے جو بادشاہ تبع الحمیری نے خاص طور پر حضور اقدس کے لئے تعمیر کروایا تھا

ایک ہزار سال کے بعد اس شہر یثرب میں نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ ﷺ داخل ہوں رہے ہیں آپ مکہ پاک سے ہجرت فرما کر یثرب (مدینہ منورہ) تشریف ہو رہے ہیں

آپ کے ساتھ آپ کے اصحابہ کرام کی ایک کثیر تعداد بھی ہے مدینہ طیبہ کے لوگوں نے جس جوش وخروش کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا استقبال کیا وہ اپنی مثال آپ ہے اب ہر شخص آگے بڑھ کر حضور اقدس کی ناقہ (اونٹنی) کی باگ پکڑنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے ہر شخص کی یہی خواہش ہے کہ یہ عظیم ہستی اس کے گھر قیام پذیر ہوں ہر ایک اس عظیم مہمان کا میزبان بننے کا خواہش مند ہے نبی اقدس کے نورانی چہرہ پاک کی زیارت کرنے والوں کے اپنے چہرے بھی اسی نور پاک سے نور حاصل کر کے چمک دمک رہے ہیں پورا شہر بقعہ نور بنا ہوا ہے آسمان والے مدینہ والوں کی قسمت پر رشک کررہے ہیں لوگوں کی وارفتگی دیکھ کر نبی آخرالزماں نے فرمایا اس اونٹنی کو چھوڑ دو یہ اللہ کی جانب سے مامور ہے حضور اقدس کا فرمان پاک سنتے ہی سب بے قرار لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور حضور اقدس کی اونٹنی چلتے چلتے ایک مقام پر آکر خود ہی رک جاتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے لیکن حضور اقدس نیچے نہیں اترے تھوڑی دیر بعد وہ اونٹنی اٹھ کھڑی ہوتی ہے بعد میں اسی جگہ مسجد نبوی شریف کی بنیاد رکھی جاتی ہے وہ اونٹنی پھر چل پڑتی ہے اور ایک مکان کے دروازے پر جا کر رک جاتی ہے یہ مکان وہی مکان ہے جو بادشاہ تبع الحمیر ی نے حضور اقدس کے لئے تعمیر کروایا تھا اور اس مکان میں اب شامول عالم کی اولاد میں سے حضرت ابوایوب انصاری رہائش پذیر ہیں حضرت ابوایوب انصاری آگے بڑھ کر حضور اقدس کا استقبال کرتے ہیں اور حضور اقدس نے فرمایا اے ابوایوب انصاری تمہارے پاس ہماری ایک امانت ہے وہ لے کر آئیں حضرت ابوایوب انصاری بادشاہ تبع الحمیر ی کا خط صندوق سے نکالتے ہیں اور حضور اقدس کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

حضور اقدس نے فرمایا یہ خط ایک ہزار سال پہلے میرے نام تبع الحمیر ی بادشاہ یمن نے تحریر کیا تھا پھر آپ نے فرمایا اس خط کو پڑھا جائے تو حضرت ابوایوب انصاری نے وہ خط پڑھا حضور اقدس نے خط کا مضمون سننے کے بعد اپنی زبان پاک سے تبع الحمیر ی بادشاہ یمن کے لئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا ''مرحبا اخی الصالح'' اے صالح بھائی مرحبا

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے نبیوں کے میلاد پاک کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے نبیوں کی ولادت کے دن مبارک پر سلام فرمایا ہے سورۃ مریم آیت نمبر ۱۵ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم ولادت پر اللہ تعالیٰ نے سلام فرمایا اللہ فرماتا ہے:

"وَسَلٰمٌ عَلَیۡهِ یَوۡمَ وُلِدَ وَیَوۡمَ یَمُوۡتُ وَیَوۡمَ یُبۡعَثُ حَیًّا۔"

''اور سلام (سلامتی) ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوگا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے پیدائش والے دن پر بھی سلام اور جس دن اس دنیا کی ظاہری زندگی سے پردہ فرمائیں گے اس پر بھی سلام اور جس دن زندہ اٹھائے جائیں گے یعنی یوم حشر پر بھی سلام ہے سورۃ مریم آیت نمبر ۳۳ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم ولادت پر بھی اللہ تعالیٰ نے سلام فرمایا ہے:

"وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ اَمُوۡتُ وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا۔"

''اور وہی سلام (سلامتی) مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک سے ان کی پیدائش والے دن پر سلام فرمایا پھر جس دن وہ اس دنیا کی ظاہری زندگی سے پردہ فرمائیں گے اس دن پر بھی سلام اور جس دن زندہ اٹھائے جائیں گے یعنی قیامت والے مبارک دن پر بھی سلام فرمایا ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی آخری الہامی کتاب ہے اور یہ پاک کتاب اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی اللہ تعالیٰ کا کلام اور مصطفی کریم ﷺ کی زبان پاک ہے ہمیں قرآن ملا تو مصطفی کریم ﷺ کی زبان

پاک سے انبیاء کرام کے پیدائش والے دن پر سلام ہوا وفات والے دن پر سلام ہوا اور روز قیامت پر سلام ہوا جس دن زندہ اٹھائے جائیں گے۔

قرآن کریم سے ثابت ہو رہا ہے کہ نبیوں کے ولادت والے دن پر سلام بھیجنا سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور انبیاء کرام کی سنت ہے اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

جب ہوا ضو فگن دین و دنیا کا چاند
آیا خلوت سے جلوت میں اسریٰ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم میرے اوامر کے اجراء میں پوری جدو جہد کرو اور مذاق کرنے والوں کو برداشت نہ کرو اے کنواری پاک بتول کے فرزند! میرا حکم سنو اور اس کے مطابق عمل کرو میں نے تم کو بغیر مرد کے پیدا کیا اور سارے جہان کے لیے اپنی قدرت کا تم کو نشان بنایا پس میرا ہی حکم مانو اور مجھ ہی پر بھروسہ رکھو اور اہل سوران کی طرف جا کر ان کو میرے احکام پہنچا دو کہ میں وہ حی القیوم ہوں جسے کبھی زوال نہیں اور اس نبی امی کی تصدیق کرو جو عربی شتر سوار اور عمامہ والا ہے وہ نبی موصوف نعلین پہنچے گا اور ہاتھ میں عصا رکھے گا اس کا سر مبارک بڑا ہوگا پیشانی چوڑی بھنویں ملی ہوئیں پتلیاں سیاہ آنکھیں سو وہ حسین و کشادہ مژگان دراز ناک باریک اور درمیان سے اٹھی ہوئی رخسار واضح اور ریش مبارک گھنی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی مانند ہوگا جس سے خوشبو مہک جائے گی ان کی گردن گویا صراحی سیمی اور حلقوم میں سونا بہتا معلوم ہوگا اور از سینہ تا ناف بالوں کی لکیر ہوگی مگر اس کے علاوہ کہیں بال نہ ہوں گے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں فربہ ہوں گی وہ لوگوں کے درمیان سب سے بلند نظر آئے گا چلنے کے دوران قدموں کی نشت و برخاست کچھ اس انداز پر ہوگی جیسے وہ قدموں سے پتھروں کی ناہمواری و مسلنا چل رہا ہے اور ایک صاحب قوت نشیب کی طرف بڑھ رہا ہے اس محترم و محسن عالم کی رفتار کڑی کمان کے تیر کی طرح تیز ہوگی۔

(بحوالہ بیہقی شریف و ابن عساکر و الخصائص الکبریٰ)

توریت شریف اور ذکر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوتوریت کے عالم تھے سے پوچھا کہ تم توریت میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کیوں کر پاتے ہو حضرت کعب نے عرض کیا کہ میں توریت میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ محمد ابن عبد اللہ عبد مختار ہے مولد اس کا مکہ ہے اور دار ہجرت اس کا مدینہ اور ملک اس کا شام ہے اور وہ سخت گو سخت دل نہیں ہے اور بخشتا ہے اور عفو کرتا ہے جس سے سیئہ (برائی) دیکھتا ہے اور اس روایت میں مدح امت محمدی بھی وارد ہوئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امت اس کی شکر گزار ہو غم اور شادی اور خوشی اور ناخوشی میں بھی اللہ کی شکر گزاری کرے گی ہر بلندی پر تکبیر کہے گی اور ہر پستی پر حمد کہے گی اور رعایت کرتی ہے آفتاب کے واسطے نماز کے یعنی زوال کے وقت نماز ادا نہیں کرے گی جب وقت نماز آجاتا ہے تو نماز پڑھتی ہے اگرچہ خاک میں ہو اور ازار پہنتی ہے نصف ساق تک اور دھوتی ہے اپنے اطراف اعضاء کو یعنی وضو کرتی ہے اور ان کا منادی یعنی موذن ندا کرتا ہے بلند مقام پر کھڑا ہو کر اور وہ جہاد میں نماز میں اپنی صفیں درست کرتے ہیں اور ایک ہو جاتے ہیں یعنی باہم برابر ہو جاتے ہیں اور ان کو رات کو زمزمہ ہو مثل زمزمہ زنبوروں کے یعنی اس سے مراد اور اوراد اذکار ہیں یعنی رات کو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیحات اور ذکر کرنے والے ہوں گے یہ شان امت محمدی ہی کی ہے۔

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک سے پانچ سو اکہتر سال پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو حضور اقدس کی آمد کی بشارت دی اور حضرت عرباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے حضور اقدس کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ہمیں اپنے بارے میں کچھ بتلائیں تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے صحابہ! میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

(مشکوۃ شریف)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بشارت کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۶ میں فرمایا اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے:

"وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔"

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی بشارت دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے صرف حضور اقدس کی بشارت دی یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے حضور نبی اکرم ﷺ کے اور کوئی نبی نہ آیا اس بشارت عیسیٰ سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس کا ذکر پاک بہت پہلے مشہور ہو چکا تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایام بعثت میں حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے پر مامور ہوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ تم محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو حکم کرو کہ وہ بھی ان پر ایمان لائیں اس لیے کہ اگر میں محمد ﷺ کو نہ پیدا کرتا تو آدم اور بہشت اور جہنم کو بھی نہ پیدا کرتا بیشک میں نے پانی پر عرش کو پیدا کیا مگر وہ ہلنے لگا پھر میں نے اس پر لکھا:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو وہ سکون میں آ گیا۔

(بحوالہ حاکم۔ انوار محمدیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس خاتم النبین لکھا تھا جب ابھی آدم علیہ السلام اپنی طینت میں افتادہ تھے بر سر زمین میں اپنی اول حالت سے پہلے فرمایا اے صحابہ! میں تم کو خبر دوں گا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میں اپنی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا چشم دید واقعہ ہوں کہ جس وقت انہوں نے مجھے جنم دیا تو ان کے لئے ایک نور ظاہر ہوا تھا اور اس نور سے ان کے لئے شام کے محل روشن ہو گئے تھے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ میں تم کو ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ میرے بعد آئے گا اور نام ان کا احمد قرار پائے گا

حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی رسول ہوں جس کے لئے جناب ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی اور میں وہی احمد ہوں کہ جس کے مقدم کی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت سنائی۔

تحفۃ الاخیار میں لکھا ہے کہ یوحنا کی انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے حضور اقدس کی سرداری کی یوں گواہی دی ہے کہ اب میں تم سے زیادہ گفتگو نہیں کرتا اس واسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یعنی میرے بعد ختم الانبیاء آتا ہے وہ تم کو سب کچھ تعلیم کرے گا میری تعلیم کی اب حاجت نہیں کلامہ اور زبور کی بہتر فصل میں حضور اقدس کے حق میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ وہ میرے بندوں میں صداقت سے حکم کرے گا محتاجوں کو بچائے گا ظالموں کو ٹکڑے کرے گا جب تک آفتاب باقی رہے گا اس کا دین اور مبارک اس کا نام باقی رہے گا۔

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم از دہلی)

قدیم پتھر اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عساکر بہ طریق حسن حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے کعب! ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ظاہر ہوئے بتائیے حضرت کعب نے کہا ہاں امیر المومنین! میں نے ایک قدیم کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ایسا پتھر دیکھا جس پر چار سطریں تھیں پہلی سطر میں لکھا تھا:

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

دوسری سطر میں لکھا تھا:

بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں خوشخبری ہو اسے جو ایمان لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔

تیسری سطر میں لکھا تھا:

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جس نے مجھے مضبوط تھاما وہ نجات پا گیا۔

چوتھی سطر میں لکھا تھا:

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں حرم میرا ہے اور کعبہ میرا گھر ہے تو جو میرے گھر میں داخل ہو وہ میرے عذاب سے محفوظ ہے۔

(بحوالہ الخصائص الکبریٰ)

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاریخ میں اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہ طریق محمد بن الاسود بن خلف بن عبد یغوث روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ قریش نے مقام براہیم کے نچلے حصے سے ایک کتاب پائی قریش نے اس کے پڑھنے کے لیے حمیر کے ایک شخص کو بلایا اس نے کہا کہ اس میں ایسے کلمات ہیں کہ اگر میں

ان کو تم سے بیان کروں تو تم مجھے قتل کرو گے اس پر ہم نے گمان کیا کہ شاید اس میں محمد ﷺ کا ذکر ہوگا پھر ہم نے اس کو نابود کر دیا۔

(بحوالہ الخصائص الکبریٰ)

ابونعیم نے بروایت حریش طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ پہلی مرتبہ جب خانہ کعبہ منہدم ہوا تو وہاں ایک پتھر منقش پایا گیا پھر ایک شخص کو بلایا گیا اس نے اسے پڑھا تو یہ لکھا تھا۔

میرا جو بندہ منتخب متوکل منیب اور مختار ہے اس کی جائے ولادت مکہ معظمہ اور ہجرت مدینہ ہے وہ دنیا سے رخصت نہ ہوگا جب تک کہ ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا نہ کر دے اور عام گواہی نہ ہو جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی وہ ہر فراز پر اللہ کی حمد کرے گی اور نصف کمر پر تہبند باندھے گی اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو پاک رکھے گی۔

(بحوالہ الخصائص الکبریٰ)

ابن عساکر نے ابو الطیب عبد المنعم بن غلبون مقری سے روایت کی کہ جب عموریا کو فتح کیا گیا تو وہاں کے ایک کنیسہ پر سنہری حرفوں سے لکھا پایا گیا کہ:

بعد میں آنے والے لوگوں میں سے وہ شخص بہت برا ہے جو سلف یعنی گزرے ہوئے لوگوں کو برا کہے کیونکہ عہد ماضی کا ایک شخص زمانہ مستقل کے ہزار اشخاص سے بہتر ہے اے صاحب غار تم نے رفیقوں کی کرامت حاصل کی اسی لیے ملک جبار (اللہ تعالیٰ) نے تمہاری تعریف کی ہے کیونکہ اس نے اپنے بھیجے ہوئے نبی پر اپنی نازل کردہ کتاب (قرآن کریم) میں فرمایا کہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ (دو میں دوسرا جب کہ وہ دونوں غار میں تھے) اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم حاکم نہ تھے بلکہ باپ تھے اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم ظلماً قتل کئے گئے اور قبر میں لوگ تمہاری زیارت نہ کریں گے اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم امام الابرار ہو اور رسول اللہ ﷺ کے آگے سے کافروں کو بھگانے والے

ہوتو وہ صاحب غار ہے اور یہ اخیار میں سے ایک اور وہ شہروں کا فریادرس ہے اور یہ ابرار کا امام تو جو کوئی ان چاروں میں سے کسی کی تنقیص کرے اس پر جبار کی لعنت ہے۔

ابوالطیب کہتے ہیں کہ میں نے کنیسہ کے راہب سے پوچھا جس کی بھنویں تک بڑھاپے سے سفید ہو چکی تھیں کہ یہ عبارت تمہارے کنیسہ کے دروازے پر کب سے منقش ہے اس نے جواب دیا تمہارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے دو ہزار کر برس پہلے۔ (بحوالہ الخصائص الکبری)

ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے امالیہ میں یحییٰ بن الیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ مجھے بنی سلیم کی مسجد کے امام نے بتایا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے روم کی طرف جہاد کیا تو انہوں نے ایک کنیسہ پر یہ شعر منقوش پایا۔

اترجو امۃ قتلت حسینا

• شفاعۃ جدہ یوم الحساب

''یعنی جس امت نے حسین علیہ السلام کو قتل کیا کیا وہ قیامت کے دن ان کے نانا کی شفاعت کی امید اور توقع رکھے گی۔''

ہمارے بزرگوں نے راہبوں نے دریافت کیا کہ یہ عبارت آپ لوگ اس کنیسہ میں کب سے دیکھ رہے ہو انہوں نے جواب دیا تمہارے نبی کریم ﷺ کی آمد سے چھ سال پہلے سے یہ عبارت موجود ہے۔

(بحوالہ الخصائص الکبری)

چہرہ والضحٰی اصل قرآن ہے عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ گیا جب میں نے آپ ﷺ کے والضحیٰ مکھڑے پاک کو دیکھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کا چہرہ (ایسا نورانی چہرہ) کسی دروغ گو (جھوٹے) کا چہرہ نہیں ہے۔

ایک روز امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن سلام سے حضور اقدس کا حال پوچھا انہوں نے کہا مجھے حضور اقدس کی نبوت ورسالت کی سچائی کا علم اپنے بیٹے کے احوال سے زیادہ ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے تو حضرت عبداللہ ابن سلام نے فرمایا یہ تو ممکن ہے کہ میرا بیٹا اپنی ماں کی خیانت کا ثمرہ ہو لیکن جناب محمد مصطفی ﷺ کی شان اقدس اور صدق وراستی میں قطعی کوئی شبہ نہیں ہو سکتا حضرت عبداللہ ابن سلام کی یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر حضرت عبداللہ ابن سلام کی پیشانی کو چوم لیا۔

حضرت ابو رضیہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور اقدس ﷺ کے نورانی چہرہ پاک کو دیکھتے ہی میرے منہ سے نکلا کہ یہ اللہ جل جلالہ کے رسول ہیں:

حضرت جامع بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی جس کا نام طارق تھا نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ منورہ میں اس حال میں دیکھا کہ میں آپ ﷺ کو پہلے نہیں جانتا تھا حضور اقدس ﷺ نے پوچھا کیا کوئی چیز بیچنے کے لیے ہے تو میں نے عرض کی کہ ہاں جناب یہ اونٹنی برائے فروخت ہے حضور اقدس ﷺ نے قیمت دریافت فرمائی میں نے کہا وسق فرما (۱۶۳ سیر کھجور کے برابر) حضور اقدس ﷺ نے قیمت سن کر اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل دیے ہم نے آپ کے جانے کے بعد ایک

دوسرے سے کہا کہ ہم نے اونٹنی ایک ایسے شخص کے پاس فروخت کردی ہے جن سے ہم قطعاً آشنا نہیں ہیں ہمارے ساتھ ایک خاتون تھی وہ کہنے لگی کہ اونٹنی کی ضامن میں ہوں میری نظر نے ایک ایسا بدر کامل (نورانی چاند) دیکھا ہے جو ہرگز خیانت نہیں کرے گا جب صبح ہوئی تو ایک شخص کچھ کھجوریں لایا اور مسکرا کر کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کھجوریں کھالو اور آکر اونٹنی کی قیمت لے جاؤ ہم حاضر ہوئے اور اونٹنی کی قیمت کے ساتھ ایمان کی دولت سے بھی مال و مال ہوکر واپس آئے۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد مصطفی ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔" (الاحزاب ۴۰)

"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (آخری نبی) ہیں۔"

ہمارے نبی اکرم ﷺ کے ایک ہزار نام ہیں جن میں سے محمد اور احمد ذاتی نام ہیں باقی سب صفاتی نام ہیں لفظ محمد تعداد وحروف اور بے نقطہ ہونے میں اللہ کے نام سے بہت مناسب ہے نام پاک محمد کے سبطی عدد تین سو تیرہ ہیں اور اتنے ہی رسول دنیا میں تشریف لائے اور بدری اصحاب کرام کی تعداد بھی تین سو تیرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو اولاد ذرینہ بھی عطا فرمائی مگر چار صاحبزادے عطا فرمائے جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ اگر حضور اقدس ﷺ کے بیٹے زندہ ہوتے تو حضور اقدس ﷺ کے مرتبے اور شان کے مطابق وہ بھی نبی ہوتے چونکہ حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں حضور اقدس ﷺ پر نبوت ختم ہو رہی ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو بیٹے عطا تو کئے مگر بچپن ہی میں واپس لے لیے تاکہ حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت قائم رہے لہٰذا حضور اقدس خاتم النبیین ہیں آپ کی نبوت و رسالت تا قیامت جاری وساری ہے اب کسی اور نبی کی قطعاً گنجائش نہیں جو اب دعوی نبوت کرے گا وہ قرآن کریم کی آیات کا منکر ہوگا جھوٹا کاذب ہوگا لعنتی ہوگا اور کافر ہوگا اس کے ماننے والے بھی کافر کہلائیں گے کیونکہ قرآن کریم کا انکار کفر ہے۔

حضرت میسرہ بن فخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس کی خدمت میں سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو کب نبی بتایا گیا یعنی آپ کس وقت نبی تھے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے عرش عظیم بنایا اور زمین وآسمان پھیلایا اور عرش معلیٰ کو حاملین عرش فرشتوں کے دوش (کندھوں پر رکھا اور قلم قدرت سے ساق عرش پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول پھر لکھا محمد رسول اللہ خاتم انبیاء ہیں اور میرا نام پاک محمد ﷺ جنت کے دروازوں پر جنت کے درختوں کے پتوں پر جنت کے خیموں پر لکھا اور اس وقت آدم علیہ السلام ابھی روح اور بدن کے درمیان میں تھے یعنی ابھی آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی۔

پھر جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ محمد ﷺ کے نور کو پیشانی آدم علیہ السلام میں امانت رکھو اور آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اے آدم! یہ نور تیرے فرزندوں میں سب سے بہتر اور سب نبیوں کا سرور ہے اور وہ نور پیشانی آدم سے چمکتا تھا اور تمام اعضائے بدن آدم میں اس نور کی ایسی روشنی تھی کہ سارا بدن آدم نور کا پتلا بن گیا تھا۔ (بحوالہ خدا کی رحمت فی مولد شریف کان پور ۱۲۷۵ ہجری)

حضرت میسرہ بن فخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نور پاک اور اپنی ولادت پاک کا بیان فرماتے ہوئے یعنی اپنی میلاد پاک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نور پاک سے آدم علیہ السلام کی پیشانی کو نور علی نور بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کریں تو وہ سجدہ آدم درحقیقت نور محمدی کو سجدہ تھا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور مصطفوی کو رکھا پھر فرشتوں سے نور محمدی کی تعظیم کے لیے سجدہ کروایا اور نور محمدی کی برکت سے آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ٹھہرے۔ (بحوالہ خدا کی رحمت فی مولود نبی شریف کانپور ۱۲۷۵ ہجری)

تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ دعا کی کہ میری جنس سے میرا جوڑ پیدا کر کہ اس کی مصاحبت سے میری تنہائی دور ہو فرشتوں

نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آدم علیہ السلام کے سونے کے دوران ان کا پہلو چاک کیا اور حق
تعالیٰ کی قدرت سے اس پہلو سے ایک انتہائی خوبصورت عورت پیدا ہوئی ایک لمحے میں
اس کا قدو قامت درست ہو گیا پھر آدم علیہ السلام کے پہلو کو فرشتوں نے اس طرح ملایا کہ
آدم علیہ السلام سوتے کے سوتے رہ گئے ان کو کچھ خبر نہ ہوئی اور نہ ہی درد والم محسوس ہوا
جب آدم علیہ السلام سونے سے چونکے دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت ان کی ہم جنس ان
کے پہلو میں بیٹھی ہے دیکھ کر خوش ہوئے پوچھا کہ تو کون ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میری
لونڈی ہے اس کا نام حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے فرمایا اے آدم تیری وحشت و تنہائی دور
کرنے کے واسطے میں نے تیرا جوڑ پیدا کیا آدم علیہ السلام نے چاہا کہ حوا رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو ہاتھ لگائیں حکم الٰہی ہوا اے آدم! اس کو ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا مہر ادا نہ کرلو آدم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ! اس کا مہر کیا ہے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ محمد رسول
اللہ ﷺ پر دس بار درود بھیجو آدم علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کون ہیں اللہ نے فرمایا کہ خاتم
النبیین ہیں اور تیری اولاد میں سے ہیں اگر ان کا پیدا کرنا مجھ کو منظور نہ ہوتا تو اے آدم میں
تجھے پیدا نہ کرتا وہ میرے حبیب ہیں تب آدم علیہ السلام نے دس مرتبہ درود بھیجا الصلوۃ
والسلام علیك یارسول اللہ فرشتے گواہ ہوئے اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح
حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ہوا۔ (خدا کی رحمت فی مولود شریف کانپور ۱۲۷۵ ہجری)

مقام ابراہیم اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کو اپنی تمام اولاد سے زیادہ محبت کرتے تھے اور آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے آپ کو اپنے ہمراہ کھانا کھلاتے اور آپ کے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے اور حضور اقدس ﷺ کو تمام اوقات خلوت وغیرہ میں دادا جان حضرت عبدالمطلب کے پاس آنے کی اجازت تھی اور یہ اجازت کسی اور کو نہ تھی اگر آپ حضرت عبدالمطلب کی مسند پر بیٹھ جاتے تو وہ آپ کو منع نہ فرماتے اگر کوئی برعایت ادب منع کرتا تو حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ مت منع کرو انہیں بیٹھنے دو یہ اپنے میں مسند نشینی کی شرافت پاتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ میرا یہ پوتا ایسے مرتبہ پر پہنچے گا کہ ان سے پہلے کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہ ہی آئندہ کوئی پہنچے گا۔

اہل قیافہ حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں گزارش کیا کرتے تھے کہ اے عبد المطلب ! اس بچہ کی حفاظت کیجئے کہ سوا اس بچہ کے قدم کے ہم نے کسی کا قدم اس قدم کے مشابہ نہیں پایا کہ جس کا نشان مقام ابراہیم میں ہے۔

مقام ابراہیم وہ جنتی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر جناب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا تھا تو آپ علیہ السلام کے قدم مبارک کا نشان اس جنتی پتھر پر نقش ہو گیا تھا اور آج تک باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنانے کا حکم فرمایا ہے سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۲۵ میں ارشاد فرمایا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

آج حرم شریف میں نماز کے وقت امام صاحب کا مصلیٰ مقام ابراہیم کے سامنے ہوتا ہے چونکہ حضور اقدس کا مبارک قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کے مشابہ تھا اس لیے اس قیافہ نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس امر کی اطلاع دی۔

(بحوالہ مدارج النبوت روضۃ الاحباب)

حضور اقدس ﷺ کی عمرؓ مبارک سات سال تھی اور آپ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی گلیوں میں کھیل رہے تھے کہ بنی مدلج کے چند آدمیوں نے آپ کو دیکھ لیا انہوں نے آپ کو اپنی طرف بلایا پھر آپ کے قدموں کے نشانات کو دیکھتے دیکھتے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اس وقت حضور اقدس حضرت عبدالمطلب کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے وہ لوگ پوچھنے لگے یہ بچہ کس کا ہے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ بچہ میرا ہے انہوں نے کہا اس کی اچھی طرح حفاظت کرو کیوں کہ سوائے اس بچے کے کسی اور آدمی کے پاؤں کا نشان مقام ابراہیم کے نشان پا کے مشابہ نہیں۔

(شواہد النبوۃ از عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ)

زمین وآسمان کی پیدائش سے ۲۰ لاکھ سال پہلے میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جو شخص مجھ سے ملاقات (لقاء الرحمن) کی تمنا رکھتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ سے غافل ہے تو میں ایسے شخص کو جہنم میں داخل کروں گا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! محمد ﷺ کون ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں نے کسی خلق کو وہ عزت واکرام عطا نہیں کی جو میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی ہے میں نے اُن کا نام پاک اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا جب کچھ بھی نہ تھا آسمانوں اور زمین اور آفتاب ومہتاب کو پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اُن کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا۔

ابن ابی عاصم وابونعیم ابن سبع نے اپنی خصایص میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گھوارہ (جھولا) فرشتے جھلایا کرتے تھے علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ دوسرے کسی نبی کے گھوارہ کو ملائکہ کے جھلانے کی کوئی روایت نہیں ملی یہ اعزاز واکرام صرف ہمارے حضور اقدس ﷺ کے لیے خاص تھا۔

(ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں میلادِ مصطفی کریم ﷺ کو بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منانے کا حکم فرمایا ہے اور جس مبارک دن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی پیارے نبی کو نسبت ہو جاتی ہے اس دن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دن قرار دیا ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو ان دنوں کی یاد دلانے کا حکم دیا ہے کہ اپنی اپنی امتوں کو اللہ کے دن یاد دلاؤ تا کہ وہ امتیں اللہ کے دنوں کو خوشی اور مسرت کے ساتھ منائیں اور اپنے اللہ کو راضی کریں سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۵ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۔"

''اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے ہیں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔''

اللہ تعالیٰ کے نبی مخلوق کو اللہ کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کے نور میں داخل کرتے ہیں ظلمات جمع کا صیغہ ہے اس سے مراد کفر و شرک ضلالت بد عمل بدعقیدگی اور ہر قسم کی خرابی شامل ہے اور ان کو اندھیریوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور ایمان نور ہے اس لیے ایمان کو اجالے سے تشبیہ دی گئی ہے ان خرابیوں کے اندھیروں سے لوگوں کو نکالنا انبیاء کرام کا کام ہے ان کی مدد کے بغیر ان اندھیروں سے نکلنا ناگزیر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں کو اللہ کے دن یاد دلا اللہ کے دنوں سے مراد انبیاء کرام اور خاص طور پر امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے ولادت پاک کے دن مبارک ہیں نزول قرآن کے دن مبارک ہیں شب قدر شب برأت اور شب معراج یہ سب اللہ تعالیٰ

کے دن ہیں پھر جن دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلائی وہ بھی اللہ کے دن ہیں جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم سے نجات ملی وہ بھی اللہ کا دن ہے جس دن ابراہیم علیہ السلام نار نمرود میں سے خیریت کے ساتھ باہر تشریف لائے وہ بھی اللہ کا دن ہے جس دن نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑی پر ٹھہری وہ بھی اللہ کا دن ہے جس دن اسماعیل علیہ السلام کی قربانی قبول ہوئی اور ان کے بدلے جنت سے لایا ہوا مینڈھا ذبح ہوا وہ بھی اللہ کا دن ہے اور جس دن عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور جس دن وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے وہ دن بھی اللہ کے دن ہیں۔

اور جس دن انبیاء کرام کے سردار امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے وہ مبارک دن بارہ ربیع الاول شریف بھی اللہ کا انتہائی پسندیدہ دن ہے اور جس دن بنی اسرائیل پر جنت کے خوان من وسلویٰ اترے وہ بھی اللہ کا دن ہے اور جس دن کائنات کی تمام نعمتوں سے افضل نعمت محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت پاک میں اس کائنات کو عطا ہوئی وہ دن تو اللہ تعالیٰ کا خاص دن ہے اس دن کی خوشی منانا لوگوں کو مبارک باد دینا اچھا کھانا کھلانا بچوں میں مٹھائی تقسیم کرنا اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی میلاد پاک کی محفل سجا کر ایمان والے مومن مسلمانوں کو سامنے بٹھا کر علماء حق سے میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کا بیان سننا یہ حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت ہے ابو نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمرو بن قتیبہ سے اور وہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت سب کے سب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر حاضر ہوں سو کوئی فرشتہ باقی نہ رہا سب کے سب حاضر ہوئے وَاَمْرًا عَظِیْمًا اور امر عظیم کے سبب سے۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید یالابرار ﷺ مدراس ۱۲۹۶ ہجری)

ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرہانے ستر ہزار حوریں ہوا میں کھڑی تھیں اور حضور نبی

اکرم ﷺ کی ولادت کا انتظار کرتی ہوئیں اور یہ شعر پڑھتی تھیں۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

مَرْحَبًا یَا مَرْحَبًا یَا مَرْحَبًا

مَرْحَبًا جَدَّ الْحُسَیْنِ مَرْحَبًا

یَا نَبِیُّ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

فَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرِ

مِثْلُ حُسْنِكَ مَارَاَیْنَا

قُطُّ یَا وَجْهَ السَّرُوْرِ

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ

اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرِ

یَا نَبِیُّ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْكَ

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

ولی کامل شیخ نورالدین بن برہان الدین الحلبی الشافعی اپنی سیرت المسمی بانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون میں لکھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کا ذکر سنتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں یہ سنت ملائکہ اور سنت حوران جنت ہے اور علماء حق جو عرب سے تعلق رکھتے ہیں آج سے ہزار سال پہلے وہ ولادت مصطفی ﷺ کی محافل سجاتے تھے اور وقت ولادت کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے تھے۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے انبیاء کرام کی اولاد ہونے کی بنا پر یہ قوم بنی اسرائیل متکبر اور سرکش ہوگئی اور انبیاء کرام کی بے ادب اور گستاخ ہوگئی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر فرعون جیسے ظالم حکمران کو مسلط فرما دیا فرعون قبطی خاندان سے تھا بنی اسرائیل قبطی خاندان کے غلام تھے ان کے گھروں میں کام کاج کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ہدایت پر لانے کے لیے انہی میں سے حضرت موسی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا پھر موسی علیہ السلام کی سفارش پر ان کے بڑے بھائی ہارون علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔

جب فرعون کے ظلم حد سے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت کر جائیں اور دریا کے دوسری طرف وادی تیہ میں چلے جائیں حضرت موسی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی ساری قوم بنی اسرائیل کو راتوں رات لے کر نکلے اور دریائے نیل کی طرف روانہ ہوئے جب فرعون کو علم ہوا تو وہ اپنی پچیس لاکھ کے قریب فوج کو لے کر موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو پکڑنے کے لیے ان کے تعاقب میں نکل آیا۔

حضرت موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر دریا کے کنارے پہنچے اور بنی اسرائیل نے پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو انہیں فرعون اور اس کی فوج نظر آئی تو وہ پریشان ہو کر موسی علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپ نے ہمیں مروا دیا فرعون سر پر آن پہنچا اور سامنے دریا ہے پیچھے فرعون اور اس کی فوج ہے ہم جائیں تو کدھر جائیں بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کے ساتھ اس بات پر سخت رویہ اختیار کیا۔

حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسی اپنا عصا دریا پر مارو موسی علیہ السلام نے اپنا عصا دریا پر مارا تو دریا کو جنبش تک نہ

ہوئی اور نہ ہی اس نے پھٹ کر بنی اسرائیل کو عبور کر جانے کا موقع دیا بنی اسرائیل نے دیکھا کہ فرعون اپنی فوج سمیت قریب آن پہنچا ہے وہ بڑے گھبرائے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سخت کلامی کرنے لگے موسیٰ علیہ السلام نے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا عرض کی اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ تم ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک پڑھو پھر دریا پر اپنا عصا مارو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری میں اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسول اللہ پر درود پاک پڑھا پھر اپنا عصا دریا پر مارا تو دریا میں بارہ راستے بن گئے اور بنی اسرائیل جو بارہ قبائل پر مشتمل تھی سب نے اپنا اپنا راستہ پہچان لیا اور سب کے سب ان راستوں پر چلتے ہوئے دریا سے پار ہو کر خیریت کے ساتھ دوسری طرف پہنچ گئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا کا پانی اپنی جگہ پر ٹھہر گیا اور دریا میں بارہ راستے صاف اور خشک ایسے بنے کہ بنی اسرائیل بالکل خشک حالت میں دریا عبور کر گئے اتنے میں فرعون اپنی لاکھوں کی تعداد میں فوج کے ساتھ دریا پر پہنچ گیا اس نے دریا میں خشک راستے دیکھے تو وہ بھی اپنی فوج سمیت دریا میں انہی راستوں پر داخل ہو گیا اور جب فرعون اور اس کی فوج دریا کے درمیان میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا کا پانی اپنی بھرپور قوت کے ساتھ جاری ہو گیا اور فرعون اور اس کی فوج کو بہا کر لے گیا اور سب کے سب غرق ہو گئے۔

حضور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم سے بھی نجات ملی اور دریا سے بھی سلامتی کے ساتھ دوسری طرف وادی میں پہنچ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! میں نے تجھ میں دس ہزار کانوں کے برابر قوت پیدا کی تب کہیں جا کر تو نے میرا دل لبھانے والا کلام سنا اور میں نے دس ہزار زبانیں تجھ میں پیدا کیں تب کہیں جا کر تو میری بات کا جواب دینے کے قابل

ہوا مگر اس کے باوجود تو میرے نزدیک زیادہ پیارا اور محبوب اسی وقت ہو سکتا ہے جب میرے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود شریف پڑھے گا۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! یہ محمد مصطفی ﷺ کون ہیں جن کو تو نے اپنا حبیب بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارے اور تمام انبیاء کرام کے امام ہیں اور نبی آخر الزمان ہیں یہ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ فرماتا۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار میرٹھ)

شفاء شریف میں لکھا ہے کہ ایک پہلے پرانے پتھر پر یہ لکھا ہوا ملا مُحَمَّدٌ تَقِیٌّ مُصْلِحٌ اَمِیْنٌ یعنی محمد ﷺ اللہ سے ڈرنے والے پرہیز گار اصلاح کرنے والے امانت دار ہیں اور ایک اور پتھر پر خط عبرانی میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا یہ کتبہ ملا باسمك اللهم جاء الحق من ربك بلسان عربي مبين لا اله الا الله محمد رسول الله یعنی اے اللہ تیرے نام سے لکھنا شروع کرتا ہوں آیا دین سچا اے مخاطب تیرے پروردگار کے پاس سے عربی کی صاف اور واضح زبان میں سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں یعنی اللہ کا حکم لے کر آئے ہیں۔

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم دہلی ۱۵۹۵ئ)

امت محمدیہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

ہمارے حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسی علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی تو انہوں نے توریت کو پڑھا تو اس پاک کتاب میں میری اس امت کا تذکرہ گیارہ صفتوں کے ساتھ پایا گیا یہ امت آخری ہوگی مگر جنت میں سب سے پہلے جائے گی یہ امت اپنے نبی کی فرمانبردار ہوگی اس وجہ سے ان کی دعائیں مستجاب ہوں گی ان کے سینوں میں کتاب الہی ہوگی جس کو وہ پڑھیں گے یعنی امت محمدیہ میں قرآن کریم کے حافظ ہوں گے اس امت پر مال غنیمت حلال ہوگا وہ صدقات کھائیں گے پھر اس پر بھی اجر ملے گا وہ نیکی کا ارادہ کریں گے تو بھی ثواب ملے گا جو ایک نیکی کرے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی وہ امت اگر گناہ کرے گی تو ایک ہی لکھا جائے گا وہ امت علم اولین وآخرین کی وارث ہوگی وہ امت گمراہ پیشواؤں کو ہلاک کرے گی وہ امت مسیح دجال کو ہلاک کرے گی امت محمدیہ کی اتنی تعریفیں پڑھنے کے بعد حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کی یا اللہ یہ امت مجھے عطا فرمادے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا اے موسی! یہ تو میرے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہے جو مجھے محبوب ہے آپ کو کیسے دے دوں حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! پھر تو مجھے بھی اپنے محبوب کی محبوب امت میں شامل فرمادے۔

(الخصائص کبری)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو توریت شریف کے بڑے عالم تھے فرماتے ہیں کہ حضرت موسی علیہ السلام نے توریت پر نظر ڈالی تو بارگاہ الہی میں عرض کی یا اللہ! میں تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جو ایک بہترین امت ہے جو لوگوں کی ہدایت کے لیے پیدا کی گئی ہے نیکیوں کا حکم کرتی برائیوں سے روکتی ہے وہ امت کتاب اول اور کتاب آخر پر ایمان رکھتی ہے وہ گم کردہ راہ افراد گمراہ پیشواؤں اور گمراہ قوموں

سے قتال کریں گے حتی کہ شیطان دجال کو ہلاک کرے گی اے اللہ! وہ امت مجھے دے دے
اللہ کریم نے فرمایا وہ تو میرے حبیب کی امت ہے اے موسی! وہ امت میری حمد وثناء
کرنے والی اور سورج کی نگہبانی کرنے والی ہوگی ان کی باتوں میں استحکام ہوگا اور اپنی
بات ان شاء اللہ سے شروع کرے گی موسی علیہ السلام نے پھر عرض کی اے اللہ! وہ امت
مجھے دے دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو میرے حبیب محمد مصطفی ﷺ کی محبوب امت ہے
پھر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی شان بیان فرماتے ہوئے فرمایا اے موسی! وہ امت جب
بلندی پر چڑھے گی تو اللہ اکبر کہے گی نیچے اترے گی تو سبحان اللہ کہے گی ان کے لیے تمام
زمین سجدہ گاہ اور مٹی پاک وطاہر ہوگی ان کے اعضاء وضو روشن چمکدار ہوں گے حضرت
موسی علیہ السلام نے پھر عرض کیا یا اللہ! وہ امت مجھے دے دے اللہ کریم نے پھر فرمایا
اے موسی! آپ کو کیسے دے دوں وہ تو میرے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہے جو
میری بھی محبوب ہے۔

(الخصائص الکبری)

اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر نبی حضرت موسی علیہ السلام کے سامنے اپنے
محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی محبوب امت کی ایسی تعریف فرمائی کہ بار بار موسی علیہ السلام
نے اس امت کو اپنے لیے مانگ لیا مگر اللہ کریم نے ہر بار یہی فرمایا کہ وہ تو میرے محبوب
کی امت ہے جو مجھے بھی محبوب ہے آج پوری امت محمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اللہ
کریم جل مجدہ کی بیان کردہ صفات پر پورا اتریں اور اللہ تعالیٰ کے مان کی لاج رکھیں اور
حضور اقدس کی غلامی اور تابعداری کا حق ادا کردیں۔

اس وقت ۱۴۳۸ ہجری ۲۰۱۷ عیسوی میں امت محمدیہ کو ایک بہت بڑے فتنہ کا
سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ فتنہ گم کردہ راہ افراد یعنی گمراہ پیشواؤں کا ہے ان گمراہ لوگوں میں بد
مذہب بد عقیدہ لوگوں کے علاوہ ایسے گمراہ لوگ بھی شامل ہیں جو پیری مریدی کے ذریعے
امت محمدیہ کو چکر دے کر گمراہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں یہ گمراہ لوگ سر عام کہہ رہے ہیں کہ

حضور اقدس کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی ایسے گمراہ لوگ حضور اقدس کی ولادت پاک سے لے کر چالیس سال کی عمر مبارک تک کے عرصہ کو نبوت سے خالی قرار دے کر امت کو گمراہی کی طرف لے جارہے ہیں اور قرآن کریم کی آیات کے منکر ہو کر امت محمدیہ کو بھی قرآن کریم کی آیات کا منکر بنا رہے ہیں اور ان کا اپنا ایمان تو تباہ ہوا ہی ہے یہ امت محمدیہ کے ایمان کو خراب کرر ہے ہیں امت محمدیہ پر اس وقت فرض ہو گیا ہے کہ وہ ایسے گمراہ لوگوں (جاہل پیروں) سے دور رہیں اور حضور اقدس ﷺ کے فرمان پاک کے مطابق ایسے دشمن اسلام اور مخالف اسلام لوگوں کے خلاف جہاد کریں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور تا قیامت کافروں اور مخالفوں سے جہاد کرتے رہیں گے وہ اسی حالت میں (حق پر قائم) ہوں گے کہ قیامت آجائے گی۔

(مسلم شریف جلد پنجم) (صفحہ ۱۹۳)

کافروں کی سمجھ تو سب کو آتی ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ ہندو سکھ مرتدین دہریے وغیرہ ہیں اور مخالفوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہمارے حضور اقدس کی صفات پاک و معجزات پاک کے منکر ہیں اور حضور اقدس کی وہ صفات پاک جن کا ذکر قرآن کریم کی روشن آیات میں کیا گیا ہے جن میں خاص طور پر حضور اقدس کا پیدائشی نبی و رسول ہونا بلکہ ولادت پاک سے پہلے نبی و رسول ہونا ثابت ہے حضور اقدس کا نور ہونا حضور اقدس کا حاضر و ناظر ہونا حضور اقدس کا علم غیب حضور اقدس کا اختیار شفاعت حضور اقدس ﷺ کا باختیار نبی ہونا شامل ہیں یہ سب صفات پاک مصطفیٰ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں اور ہم نے اپنی کتاب برکات اوصاف مصطفی ﷺ میں بڑی محبت اور تفصیل کے ساتھ اپنے حضور اقدس ﷺ کی ان تمام صفات پاک (اوصاف پاک) اور معجزات پاک کا ذکر کیا ہے۔

ہم پھر امت محمدیہ کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ ان گمراہ پیروں اور

ہندوؤں (ہندوستان) کے بھیجے ہوئے دشمن اسلام و دشمن پاکستان را کے ایجنٹوں جو پاکستان میں مساجد میں پیش امام کے روپ میں پھیلے ہوئے ہیں سے دور رہیں اور ان کی خاص نشانی یہ ہے کہ یہ را کے ایجنٹ امت محمدیہ کو باآواز بلند ذکر الٰہی اور نبی اقدس پر باآواز بلند درود وسلام سے روکتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کے پیدائشی نبی و رسول ہونے کا انکار کرتے ہیں ایسے لوگ سر پر پگڑی اور جبہ پہن کر جعلی پیر بنے بیٹھے ہیں ایسے لوگوں کی بیعت بھی جائز نہیں نہ ہی ان کی امامت میں نماز جائز ہے ان کی اپنی نماز نہیں ہوتی دوسروں کی امامت کیسے کروائیں گے امت محمدیہ کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ ایسے جعل سازوں جعلی پیروں سے ہوشیار رہیں۔

مجھ کو میرے مرشد نے ایک بات پتے کی بتلائی ہے
جو ہوگیا مصطفی کا اس کی ساری خدائی ہے

خیبر کے یہود اور محافل میلاد مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قریظہ نضیر فدک اور خیبر کے یہود ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے آپ کے اوصاف پاک اپنی کتابوں کے اندر پاتے تھے کہ آپ ﷺ کا مقام ہجرت مدینہ طیبہ ہے پھر جب حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے تو احبار یہود نے کہا کہ آج رات احمد مجتبیٰ پیدا ہوں گے اس لیے کہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے پھر جب اعلان نبوت فرمایا تو انہوں نے کہا بلاشبہ اعلان نبوت فرما دیا وہ سب حضور اقدس کو پہچانتے تھے اور آپ ﷺ کا اقرار و توصیف کیا کرتے تھے۔

ابی نحلہ روایت کرتے ہیں کہ بنی قریظہ کے یہود اپنی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے باب الذکر کا درس دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے اوصاف کی تعلیم اپنے بچوں کو دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا نام پاک اور مقام ہجرت مدینہ طیبہ ان کو بتایا کرتے تھے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ظہور فرمایا تو حسد و عصبیت کی بنا پر منکر ہو گئے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ مالک بن سنان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ایک روز بنی عبد الاشہل کے پاس کچھ باتیں کرنے گیا وہاں میں نے یوشع یہودی کو کہتے سنا کہ اس نبی ظہور کا زمانہ قریب ہے جس کا نام احمد مجتبیٰ ﷺ ہے اور وہ حرم سے ظاہر ہو گا لوگوں نے پوچھا اس کی علامت و شناخت بتا دیجئے اس نے کہا نہ وہ پستہ قد ہو گا نہ طویل قامت آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوں گے اون کا لباس پہنے گا دراز گوش پر سواری کرے گا اور اس کے شانہ پر تلوار آویزاں ہو گی اور یہ شہر یعنی مدینہ منورہ اس کا ہجرت کا مقام ہو گا۔

اس کے بعد میں اپنی قوم بنی فدرہ میں لوٹ آیا میں نے یوشع یہودی سے جو کچھ سنا تھا اس پر تعجب کر رہا تھا کہ اپنے قبیلہ کے ایک شخص کو کہتے سنا کہ تنہا یوشع اس بات کو نہیں

کہہ رہا تھا بلکہ یثرب کا ہر یہودی یہی بات کہہ رہا ہے پھر میں بنی قریظہ کے پاس آیا تو وہ سب مجتمع تھے اور نبی آخر الزماں کا ذکر کرر ہے تھے زبیر ابن باطا نے کہا کہ وہ سرخ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جو کسی نبی کے ظہور کے وقت طلوع ہوتا ہے اور اب احمد مجتبیٰ کے ظہور کے سوا کسی اور نبی کی آمد باقی نہیں رہی اور یہ شہر مدینہ اس کی ہجرت گاہ ہے۔

محمد بن لبید نے محمد بن سلمہ سے روایت کیا کہ قبیلہ بنی عبد الاشہل میں ایک ہی یہودی ایسا تھا جس کا نام یوشع تھا میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس گھر کی طرف سے اس نبی موعود کے ظہور کا وقت قریب ہے جو کوئی اس کو پائے اس کی تصدیق کرے محمد بن سلمہ نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کی بعثت کے بعد ہم تو اسلام لے آئے مگر لوگوں کو بتانے والا وہ یہودی نہ صرف منکر رہا بلکہ اس نے حسد اور بغاوت کی راہ اختیار کی۔

(بحوالہ ابونعیم ابن سعد، الخصائص الکبری)

انجیل مقدس اور ذکر میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں اور فارقلیط آئے گا جو میرے متعلق سچی شہادت دے گا جیسا کہ میں نے اس کے متعلق سچی شہادت دی ہے اور فارقلیط وہ ہوگا جو ہر شے کے متعلق تفصیل سے بیان کرے گا۔

فارقلیط عبرانی زبان کا لفظ ہے فارقلیط کے معنی ہیں کہ وہ ہستی جس کی بے پناہ تعریف کی گئی ہو فارقلیط سے مراد ہمارے حضور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور لفظ فارقلیط کا ایک اور معنی احمد نزدیک ہے اور یوحنا کی انجیل کے مطابق اس کا معنی انسانوں کا قریب ترین دوست ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے یہ بات بنہایت صحت ہم تک پہنچی ہے کہ انہوں نے دین محمد عربی ﷺ کی خوشخبری دی اور محمد عربی ﷺ کے متعلق یہ مژدہ و خوشخبری دی کہ وہ ان کے بعد تشریف فرما ہوں گے پھر جب ان کے حواریوں کو یہ مژدہ ملا تو وہ ایمان لے آئے۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ فارقلیط آئے گا جو میرے متعلق سچی شہادت دے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا کئے گئے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۵۹ میں فرمایا۔

"اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔"

"عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا

پھر فرمایا ہو جاوہ فوراً ہو جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بغیر نطفہ سے بنایا ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام کو بھی بغیر نطفہ سے بنایا آدم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی کامل نشانیاں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تو نصاریٰ نے انہیں اللہ کے ساتھ شریک مان لیا اور مشرک ہو گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا کو بتلادیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی نشانی ہیں اور اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

یہودی اس وقت حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان لگاتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے کردار کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ایسی ایسی باتیں کرتے تھے جو دائرہ انسانیت سے باہر تھیں حضور اقدس نے اپنی تشریف آوری کے بعد یہودیوں کی سب خرافات اور لغو گفتگو کو رد فرمایا اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی کی ایسی شان بیان فرمائی کہ تا قیامت ان کی عزت بڑھادی۔

قرآن کریم اور میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ کا مطلب حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر مبارک کرنا اور سننا ہے اور حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور ذکر مبارک سننا حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت ہے اور حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک کرنا اور ذکر مبارک سننا نوری ملائکہ کی بھی سنت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الم نشرح کی آیت نمبر ۴ میں ارشاد فرمایا:

"وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔"

"اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر اس طرح بلند کر دیا کہ اپنے نام پاک کے ساتھ ہر جگہ اپنے حبیب پاک کا نام رکھا ہے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں دیکھے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک اپنی الوہیت کا ذکر فرمایا کوئی الہ نہیں مگر اللہ اور فوراً بعد اپنے حبیب پاک کا نام مبارک محمد رسول اللہ ﷺ رکھا اگر کلمہ طیبہ کو الفاظ کے ترجمہ کے ساتھ دیکھا جائے تو ترجمہ یوں بنتا ہے کوئی الہ نہیں مگر اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں یعنی پہلے اللہ پھر محمد ﷺ پھر اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے نام پاک کو ہر طرف سے اپنے نام پاک کے ساتھ ملا کر رکھا ہوا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو ان کے پاک ناموں سے پکارا قرآن کریم گواہ ہے اور اپنے حبیب پاک کو خوبصورت القابات سے پکارا اور اللہ تعالیٰ نے زمین اور عرش فرش اور جنت میں ہر جگہ حضور اقدس ﷺ کا ذکر جاری فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے ذکر پاک کو اپنے ذکر کا تکملہ (تکمیل کرنے والا) قرار دیا ہے کہ جو اللہ کا ذکر تو کرے مگر حضور اقدس ﷺ کا ذکر نہ کرے ایسے کا ذکر الٰہی کرنا قبول نہیں ذکر مصطفیٰ کے بغیر ذکر الہ ہرگز ہرگز قبول نہیں کوئی شخص لاکھوں مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے مگر

وہ نہ تو مسلمان ہوگا نہ مومن وہ مومن مسلمان اسی وقت ہوگا جب مکمل کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے گا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب فتح العزیز میں لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے جناب جبرئیل سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر کس قدر بلند فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر پاک کو اذان اور تکبیر اور التحیات اور خطبہ اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں اپنے ذکر کے ساتھ کیا ہے اور تابعداری کے کام میں جیسے کہ فرمایا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور گناہ کی حرمت میں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے (یعنی ایمان نہ لائے گا) بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ آپ کی اطاعت اور اپنی نافرمانی کے ساتھ آپ کی نافرمانی ذکر کی دربار مصطفوی ﷺ کے نعت گو شاعر اور نعت خوان اصحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

وَضَمَّ الْاِلٰہُ اِسْمَ النَّبِیِّ اِلٰی اِسْمِہٖ
اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کے ساتھ اپنے نبی کا نام ملا جب پنج وقتہ اذان میں موذن نے اشھد ان محمد رسول اللہ پڑھ کر سنایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کا ذکر ازل سے بلند کر رکھا ہے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی ہزاروں سال پہلے اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں حضور اقدس ﷺ کے نام پاک محمد رسول اللہ ﷺ کو جنت کے ہر درخت کے پتوں پر اور حوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں پر لکھ رکھا تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور نور محمدی کے تاج سے آدم علیہ السلام کی پیشانی کو سجایا اور فرشتوں سے اس نور محمدی کو سجدہ کروایا پھر اپنے حبیب پاک کے نور کو آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں رکھا جس کے نور سے آدم علیہ السلام کی پیشانی نورانی رہتی تھی ایک دن آدم علیہ السلام کو اپنی پشت میں سے ایک خوش الحان آواز سنائی دی جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کی آواز تھی آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا الٰہی یہ کس کی آواز ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آواز تسبیح خاتم الانبیاء کی ہے جو تیری پشت سے پیدا کروں گا۔

روایت میں آتا ہے کہ جب آدم وحوا سے خلق کی پیدائش شروع ہوئی اور بیس حمل سے چالیس بچے پیدا ہوئے پھر جب نور مصطفوی ﷺ کی منتقلی کا وقت مبارک آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث علیہ السلام کو حضور اقدس ﷺ کے نور پاک کی برکت سے تنہا پیدا فرمایا اور نور محمدی شیث علیہ السلام میں منتقل فرمایا اور شیث علیہ السلام کو تنہا اس واسطے پیدا فرمایا تاکہ نور محمدی میں کوئی اور شریک نہ ہو شیث علیہ السلام اولاد آدم میں پہلے نبی ہیں۔

انوار محمدیہ میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند شیث علیہ السلام کو یہ وصیت فرمائی کہ نور محمدی اچھی پاک عورتوں کو دینا منشا یہ تھا کہ اس نور محمدی کی نہایت تعظیم کرنا۔

کعب الاحبار سے ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند شیث علیہ السلام سے فرمایا اے میرے پیارے بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے خلافت کو عمارت تقوی اور عروۃ وثقی سے مضبوط پکڑنا یعنی صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنا جس وقت تیری زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر آئے تو اس کے ساتھ نام محمد ﷺ بھی ضرور ہو کیونکہ میں نے ساق عرش پر ان کا نام مکتوب پایا اور تمام آسمانوں میں پھرا ہوں میں نے آپ کا نام ہر جگہ لکھا ہوا پایا شجرہ طوبی اور سدرۃ المنتہیٰ اور بوستان جنت کے پتوں پر اور اطراف

حجاب اور حوروں کے سینے اور ملائکہ کی آنکھوں میں آپ کا نام محمد ﷺ لکھا ہوا پایا اور تم بھی ان کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ فرشتے ہر وقت ان کا ذکر کرتے ہیں (درود شریف پڑھتے ہیں) غرضیکہ آپ کا نام اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا اور محبوب ہے اسی لیے ہر جگہ آپ کا نام مبارک مکتوب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مجھ کو شب معراج آسمان میں لے جایا گیا تو میں نے اپنا نام محمد رسول اللہ ہر جگہ لکھا پایا۔

معالم التنزیل میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوح محفوظ کے اول میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ دِيْنُهُ الْاِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَدَّقَ بِوَعْدِهٖ وَاتَّبَعَ رَسُوْلَهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔"

"یعنی سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اسلام اس کا دین اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں جو شخص اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لائے گا اور اس کے وعدوں کو سچا جانے گا اور اس کے رسول کی پیروی کرے گا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا الٰہی ہم کو بھی جنت میں داخل کرنا۔

یہودی علماء کے پاس تصویر مصطفیٰ اور ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو قریش مکہ آپ کے سخت دشمن ہو گئے اور آپ کو جسمانی ایذا دینے پر اتر آئے تو مجھے قریش کا آپ کو اس طرح ایذا دینا اچھا نہ لگا میں دل برداشتہ ہو کر ملک شام کی طرف چلا گیا میں وہاں یہودیوں کے ایک صومعہ (عبادت گاہ) میں پہنچا تو وہاں کے راہبوں نے اپنے سردار کو میرے آنے کی اطلاع دی اس نے انہیں حکم دیا کہ تین دن تک اس مہمان کی خاطر تواضع کریں جب تین دن گزر گئے تو انہوں نے اپنے سردار (امیر) سے کہا کہ وہ مہمان ابھی تک یہاں پر ہی ہے گیا نہیں تو اس سردار نے مجھے طلب کیا اور کہا کہ کیا تو اہل حرم (مکہ والوں) سے ہے میں نے کہا ہاں کہنے لگا جس شخص نے نبوت کا دعوی کر رکھا ہے اسے جانتے ہو میں نے کہا ہاں اچھی طرح جانتا ہوں اس پر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے صومعہ کے اندر لے آیا اس صومعہ کی دیواروں پر بہت سی تصویریں بنی ہوئی تھیں کہنے لگا کیا ان تصویروں میں تجھے اس رسول جو مبعوث ہوئے ہیں کی تصویر نظر آتی ہے میں نے نظر دوڑائی تو مجھے نبی اقدس کی تصویر ان تصویروں میں کہیں نظر نہ آئی میں نے کہا کہ یہاں ان کی تصویر نہیں ہے پھر وہ مجھے ایک بڑے صومعے میں لے گیا جس میں اس سے بھی زیادہ تصویریں تھیں کہنے لگا اچھی طرح سے دیکھو کہ ان میں ان کی تصویر ہے کہ نہیں جب میں نے غور سے دیکھا تو ان میں حضور اقدس کی تصویر دیکھی اور ساتھ ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر بھی دیکھی جنہوں نے حضور اقدس کے کندھے کو پکڑا ہوا تھا۔

اس سردار نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر دیکھی ہے میں نے کہا ہاں پھر میں نے دل دل میں خیال کیا کہ اسے نہ بتاؤں گا کہ وہ کون شخص ہے تاکہ معلوم کروں کہ وہ کیا کہتا ہے اس پر اس نے حضور اقدس کے چہرہ

اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کی تصویر وہ ہے میں نے کہا ہاں میں بحق خدا گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی ہیں اس نے بھی کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تمہارا ساتھی ہے اور ان کے بعد رسول اقدس ﷺ کا خلیفہ ہے پھر اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے سردار سے کہا کہ میں نے کبھی کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو اس تصویر کی مثل ہو تو وہ بولا کیا تو ڈرتا ہے کہ وہ لوگ (قریش مکہ) اسے مار ڈالیں گے میں نے کہا میرا تو گمان ہے کہ اب تک مکہ والے آپ کے قتل سے فارغ بھی ہو بیٹھے ہوں گے تو وہ اللہ کی قسم اٹھا کر بولا مکہ والے اسے نہیں بلکہ وہ (حضور اقدس ﷺ) ان لوگوں کو ماریں گے جو آپ کے قتل کا ادارہ رکھتے ہیں اور اللہ رب العزت آپ کو ہر حالت میں ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود علماء کی گواہی پر میں واپس مکہ آیا اور حضور اقدس ﷺ کے دست حق پر بیعت کر کے ایمان لے آیا۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

قدیم کتابوں میں ذکر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر پاک قدیم کتابوں میں بدیں الفاظ موجود ہے وہ بندے ہیں لیکن متوکل ومختار ہیں تند خو اور سخت طبیعت نہیں رکھتے بازاروں میں، چلنے پھرنے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ عفوو درگزر سے کام لیتے ہیں وہ کسی راستے پر گامزن نہیں ہوتے حتی کہ رسومات ناہموار کو ختم کرتے ہیں اور شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ توریت میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف کیسے ہیں انہوں نے فرمایا جیسے قرآن کریم میں ہیں پھر یہ آیت پڑھی:

"اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا"

''اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو حالات وواقعات عالم کا چشم دید گواہ بنا کر مژدہ رساں عذاب الٰہی سے ڈرانے والا اور امتوں کا ملجا وماوی بنا کر بھیجا۔''

اے حبیب! کوئی بندہ اور رسول نہیں جس کا نام میں نے آپ کے سوا متوکل رکھا ہو آپ ہی وہ ذات ہیں جو تند خو اور سخت طبیعت نہیں جو بازاروں میں خواہ مخواہ نہیں چلتے پھرتے جو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ عفوو پردہ پوشی سے کام لیتے ہیں ہم نے آپ کو ہرگز نہیں روکے رکھا یہاں تک کہ ہم نے آپ کو ملت ابراہیمی پر کھڑا کیا تا کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں آپ کی برکت سے ہم نے بہروں کے کان کھول دیئے اندھوں کو آنکھیں عطا فرمائیں اور دلوں سے پردے اٹھا دیئے۔

(شواہد النبوۃ از مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ)

تورات شریف کے حصہ اختتام میں یہ آیت مرقوم ہے جس کا عربی ترجمہ یوں

ہے:

"جَاءَ اللّٰهُ مِنْ سَيْنَا وَ اَشْرَفَ عَلٰى سَاعِيْرِ وَ اسْتَعِيْنُ مِنْ جِبَالُ فَارَان۔"

یہ امر مخفی نہ رہے کہ مجی اللہ اور اس کے اشراف و اسقیلان سے مراد ایک ایسے مظہر کا ظہور ہے جو اسم نام نامی کے مظاہر سے ہوسکتا ہے اور وہ طور سینا موسی علیہ السلام کا تھا اور ساعیر پہاڑ شام کے پہاڑوں میں وہ مقام ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے قیام فرمایا تھا اور فاران سے مراد کوہ مکہ سے جہاں سے ہمارے حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کا نور طلوع ہوا۔ (شواہد النبوۃ)

حضرت حبقوق علیہ السلام کے اس بیان کی تورات نے تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت بیان کے ساتھ آیا تو نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہوگئے اور اس کی امت کا سمندروں پر تصرف ایسا ہی ہوگا جیسا کہ خشکی پر ہوگا وہ ایک ایسی نئی کتاب سے کرآئے گا جس کا تعارف بیت المقدس کی تقریب کے بعد ہوگا۔

(شواہد النبوۃ)

زبور شریف میں ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبور شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی دوسری مبارک کتاب ہے جو حضرت داوٗد علیہ السلام پر اتاری گئی زبور شریف میں بھی ہمارے نبی تاجدار مدینہ محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد پاک کا ذکر فرمایا گیا ہے زبور شریف میں حضرت داوٗد علیہ السلام کی دعا منقول ہے آپ نے دعا فرمائی۔

"اللّٰھُمَّ ابْعَثْ مُقِیْمُ السُّنَّۃِ بَعْدِ الْفِتْرَتِ۔"

''اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے کو مبعوث فرما۔''

حضرت داوٗد علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسے تشریف نہیں لائے جنہوں نے بعد از فترت شریعت وسنت توریت کو قائم کیا ہو صرف اور صرف ہمارے حضور نبی کریم محمد مصطفی ﷺ ہی ہیں جنہوں نے بعد از فترت شریعت وسنت کو قائم فرمایا ہے درمیان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف ضرور لائے ہیں مگر عیسیٰ علیہ السلام سنت توریت کے موافق تھے اسے مکمل کرنے والے نہ تھے اور نہ بعد از فترت اس کے قائم کرنے والے تھے۔

فترت کا زمانہ وہی کہتا ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد سے لے کر نبی آخر الزمان محمد مصطفی ﷺ کی بعثت مبارک تک کا عرصہ فترت کہتا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ ہی وہ نبی مکرم ہیں جنہوں نے بعد از فترت شریعت و سنت توریت کو قائم کیا ہے اور زبور شریف حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد مبارک سے تقریباً ایک ہزار سال قبل نازل ہوئی اس پاک کتاب میں بھی ذکر میلاد مصطفی ﷺ مذکور تھا۔

انجیل مقدس میں ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انجیل مقدس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تیسری پاک کتاب ہے جوحضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں اور فارقلیط آئے گا جو میرے متعلق سچی شہادت دے گا جیسا کہ میں نے اس کے متعلق سچی شہادت دی ہے اور فارقلیط وہ ہوگا جو ہر شئے کے متعلق تفصیل سے بیان کرے گا فارقلیط سے مراد ہمارے حضور محمد مصطفی ﷺ ہیں اور لفظ فارقلیط کا معنی احمد نزدیک ہے اور یوحنا کی انجیل کے مطابق اس کا معنی انسانوں کا قریب ترین دوست ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی وساطت سے یہ بات بنہایت صحت ہم تک پہنچی ہے کہ انہوں نے دین محمد عربی ﷺ کی خوشخبری دی اور محمد عربی ﷺ کے متعلق یہ مژدہ وخوشخبری دی کہ وہ اُن کے بعد ہوں گے پھر جب ان کے حواریوں کو یہ مژدہ ملا تو وہ نبی آخر الزمان محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لے آئے۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ از جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کے سامنے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق سچی شہادت دی اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الصف آیت نمبر ۶ میں فرمایا۔

" وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ"

"اور یاد کرو جب عیسی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں

گے ان کا نام احمد ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے تقریباً ۵۷۱ سال پہلے اپنی قوم بنی اسرائیل کو حضور اقدس کی آمد سے آگاہ فرمایا اور نام مبارک احمد ﷺ سے بھی آگاہ فرمادیا۔

حضور اقدس ﷺ نے وادی نجران کے عیسائیوں کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سچی شہادت دی جس وقت نصاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مان کر اللہ کی توحید میں عیسیٰ علیہ السلام کو شریک کر کے مشرک ہو چکے تھے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہیں وہ اللہ کی قدرت کی نشانی ہیں جس طرح آدم علیہ السلام تھے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مَثَلَ عِیسَیٰ عِندَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَیَكُونُ"

(آل عمران ۵۹)

"عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔"

عیسائیوں نے عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا مان کر اللہ پر جھوٹ باندھا تھا حضور اقدس ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سچی شہادت کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی آخری کتاب ہے جو آخری نبی امام الانبیاء سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی جس طرح اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب ونقائص سے پاک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا حبیب امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ بھی ہر قسم کے عیب و نقائص سے پاک ہیں اور اسی طرح امام المرسلین خاتم المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم بھی ہر قسم کے عیب و نقائص سے پاک ہے حتیٰ کہ اس پاک کتاب میں شک کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کے شروع میں فرماتا ہے۔

"الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۔"

"وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن کریم) اس میں کوئی شک کی جگہ نہیں۔"

قرآن حق ہے اور جہاں حق ہوتا ہے وہاں شک نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات پاک معجزات پاک علم پاک اور میلاد پاک کا بار بار ذکر فرمایا ہے۔

سورۃ اسرائیل آیت نمبر ۸۱ میں میلاد مصطفی ﷺ کا ذکر فرمایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔"

"اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔"

حق سے مراد حضور پرنور محمد مصطفی ﷺ ہیں یعنی حضور تشریف لائے نور آ گیا اندھیرا دور ہو گیا اسلام آ گیا کفر دور ہو گیا قرآن آ گیا شیطان دور ہو گیا خیر آئی شر دور چلی گئی ہدایت آ گئی گمراہی دفعہ ہو گئی مگر یہ سب کچھ شب اسریٰ کے دولہا کے دم قدم سے ہوا جن کے دم سے یہ ساری بہار ہے سب کچھ وہ ہی لائے نور وہی لائے اسلام وہی لائے

ایمان وہی لائے قرآن وہی لائے ہدایت وہی لائے یہاں تک کہ رحمن کی پہچان وہی بن کر آئے اور وہ ہیں ہمارے حضور محمد رسول اللہ ﷺ جو بارہ ربیع الاول ۲۲ اپریل ۵۷۱ء موسم بہار میں پیر کی صبح سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور یوں تشریف لائے کہ پوری کائنات میں ان کے نور سے سویرا ہو گیا اور ازل سے چھایا ہوا اندھیرا دور ہو گیا۔

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہ کے پھول اللہ ہی اللہ
جبکہ سرکار تشریف لانے لگے
حور و غلمان بھی خوشیاں منانے لگے
ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی
مصطفی کیا ملے زندگی مل گئی
جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہ کے پھول اللہ ہی اللہ

اللہ تعالیٰ حق ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی حق ہیں اور قرآن کریم بھی حق ہے اللہ تعالیٰ سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرما رہا ہے۔

"ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ"

"یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں اور اس لیے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے۔"

حق سے مراد سچا ہے اور باطل سے مراد جھوٹا ہے یعنی اللہ ہی سچا ہے اور یہ بت جھوٹے ہیں حق سے مراد باقی اور باطل سے مراد فانی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی باقی ہے اور یہ

بت جو کافروں کے معبود ہیں سب فانی ہیں سچا وہ معبود ہے جو بلندی اور بڑائی والا ہے اور بتوں میں نہ بلندی ہوتی ہے نہ بڑائی ہوتی ہے جس پاک ذات نے کائنات کو بنایا وہ خلق العلیم سب سے بلند اور بڑائی والا ہے اور کافروں نے اپنے ہاتھوں سے پتھر تراش کر یا مٹی سے بت بنا کر انہیں اپنا معبود بنالیا تو جو دوسروں کے ہاتھ سے بنے ہوں وہ بلند کیسے ہو سکتے ہیں ان میں بڑائی کیسے آسکتی ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ بھی حق میں اللہ تعالیٰ سورۃ فاطر آیت نمبر ۲۴ میں فرمارہا ہے:

"اِنَّا اَرۡسَلۡنَاكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَنَذِيۡرًا"

"اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا۔"

سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۰ میں فرمارہا ہے:

"يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَاءَكُمُ الرَّسُوۡلُ بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ فَاٰمِنُوۡا خَيۡرًا لَّكُمۡ"

"اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے ہیں تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو

حضور اقدس خود بھی حق ہیں اور آپ کا ہر قول ہر فعل ہر ادا حق ہے وہاں باطل کا گزر ہی نہیں۔"

قرآن کریم بھی حق ہے سورۃ الزمر آیت نمبر ۲ میں فرمایا جارہا ہے:

"اِنَّا اَنۡزَلۡنَا اِلَيۡكَ الۡكِتَابَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ"

"بیشک ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کی

عبادت کرو خالص اس کے بندے ہو کر۔''

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے یہاں بھی باطل کا گزر ہی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ بھی حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ بھی حق ہیں اور نبی آخر الزمان پر نازل کی گئی کتاب قرآن کریم حق ہے تو ثابت ہو رہا ہے کہ حق نے حق کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

بنو قریظہ کے یہودی اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن ہیبان کا تعلق شام کے یہودیوں سے تھا وہ ظہور اسلام اور ولادت مصطفیٰ کریم علیہ وسلم صلی اللہ سے قبل مدینہ طیبہ آکر قیام پذیر ہو گیا اور یہودیوں کے قبیلہ بنی قریظہ میں رہنے لگا اس قبیلہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ اس نے ابن ہیبان جیسا عبادت گزار شخص کبھی نہیں دیکھا جب کبھی قحط سالی ہوتی تو ہم کبھی بھی بارش سے محروم نہ ہوتے جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ ایک زرخیز ملک شام کو چھوڑ کر اس قحط زدہ علاقے میں کیوں رہتا ہوں یہودی کہنے لگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے ابن ہیبان کہنے لگا کہ میں یہاں نبی آخر الزمان علیہ وسلم صلی اللہ کی آمد کا منتظر ہوں ان کی بعثت کا وقت بہت قریب ہے اور تمہارا یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہو گا میں عمر بھر ان کا انتظار کرتا رہا مجھے امید تھی کہ زندگی میں نبی آخر الزمان سے ملاقات ہو جائے گی اور میں ان کی اتباع کروں گا لیکن افسوس یہ نہ ہو سکا اب تم پر فرض ہے کہ اس وقت کو ضائع نہ کرنا وہ نبی آخر الزمان اپنے مخالفین کو بزور شمشیر زیر کریں گے تم دوسروں کی بہ نسبت ایمان لانے میں سبقت کرنا اور ان کی راہ میں حائل نہ ہونا یعنی ان کی مخالفت نہ کرنا کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے مامور ہوں گے یہ وصیت کر کے ابن ہیبان فوت ہو گیا۔

جب حضور نبی اکرم علیہ وسلم صلی اللہ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بنی قریظہ کے یہودیوں نے ابن ہیبان کی وصیت کو بھلا دیا اور حضور اقدس پر ایمان لانے سے انکار کیا اور ان کے ساتھ دشمنی کا راستہ اختیار کر لیا پھر جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور اقدس نے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تو یہودی نوجوانوں کی ایک جماعت نے کہا واللہ یہ تو نبی آخر الزمان علیہ وسلم صلی اللہ ہیں اس پر بعض یہودی کہنے لگے نہیں یہ نہیں ہیں مگر چند لوگ قلعہ سے نیچے اترے اور حضور اقدس کے دست حق پر ایمان لا کر دامن اسلام میں پناہ لے لی اور ان کا جان و مال امن و امان میں رہا اور جو لوگ ایمان نہ لائے انہیں اپنا مال و متاع چھوڑ کر مدینہ بدر

ہونا پڑا اور وہ ذلت ورسوائی سمیٹتے ہوئے مدینہ طیبہ سے نکل کر خیبر میں جا کر آباد ہوئے۔

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیئ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے باپ کی لاڈلی بیٹی تھی جب کبھی میں اپنے والد حیئ بن اخطب کے پاس جاتی تو وہ مجھے گود میں اٹھا لیتے اور پیار کرنے لگتے جب حضور پرنور محمد مصطفی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے اور ہمارے قبیلہ میں آپ کی آمد کی خبر پہنچی تو میرے والد اور چچا دونوں صبح ہونے سے پہلے ہی حضور اقدس ﷺ کو ملنے کے لیے مدینہ طیبہ گئے اور غروب آفتاب کے وقت گھر واپس پہنچے تھکاوٹ کی وجہ سے آہستہ آہستہ چل رہے تھے میں جب حسب عادت ان کے پاس گئی تو کسی نے میری طرف توجہ نہ کی کیونکہ وہ نہایت غضبناک حالت میں تھے میں نے سنا کہ میرے چچا ابو یاسر بن اخطب نے میرے باپ سے کہا کہ کیا یہ وہی ہے یعنی نبی آخر الزمان ہی ہیں تو میرے باپ نے کہا ہاں وہی ہے میرے چچا نے پوچھا کیا تم اسے پہچانتے ہو اور اس کی تصدیق کرتے ہو حیئ بن اخطب نے کہا ہاں میں تصدیق کرتا ہوں کہ وہی نبی آخر الزمان ہے چچا نے کہا اب بتاؤ تمہارے دل میں کیا ہے یعنی تمہارا کیا ارادہ ہے تو میرے باپ نے کہا میں اس کا دشمن رہوں گا اس کا دین قبول نہ کروں گا یہاں تک کہ خیبر کی لڑائی ہوئی جس میں میرا باپ قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو فتح اور عزت سے سرفراز فرمایا اور مجھے ان کی زوجیت میں دے کر دونوں جہانوں میں عزت سے سرفراز فرما دیا۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

حضرت خارجہ بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہماری قوم کے چند بزرگ مکہ مکرمہ عمرہ کے لیے جارہے تھے راستے میں ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہمارے قافلے میں شامل ہو گیا جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کہا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تبدل وتغیر کا شائبہ تک نہیں یہ چیز لکھی دیکھی ہے کہ اس شخص (عبدالمطلب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ) کی نسل پاک سے ایک رسول ﷺ پیدا ہوگا جو خود اور اس کی قوم ہمیں (یہودیوں کو) قوم عاد کی طرح قتل کرے گی۔

(بحوالہ شواہد النبوۃ)

اہل کتاب اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہل کتاب سے مراد امت محمدیہ سے پہلی قومیں ہیں جن میں بنی اسرائیل قابل ذکر ہیں کیونکہ بنی اسرائیل امت محمدیہ سے جڑی ہوئی قوم ہیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام بنی اسرائیل کے پہلے نبی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ تمام نبیوں کے امام اور امام الانبیاء کی صفت خاص کے ساتھ آخری نبی ہیں۔

پہلے تمام نبیوں نے اپنی اپنی قوم کو نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد پاک اور وقت ولادت پاک مصطفیٰ کی خبر دی تھی اور تمام اہل کتاب قومیں اپنے گھروں میں اپنی محافل میں نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر خیر کیا کرتی تھیں اور تمام بزرگ اپنی اپنی اولادوں کو نبی آخر الزمان کے آنے کی خبر اور نشانیاں بتایا کرتے تھے اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر اور پیشین گوئیاں اتنی عام تھیں کہ تمام اہل کتاب حضور اقدس ﷺ کو ایسے جانتے پہچانتے تھے جیسے اپنے بیٹوں کو (اپنی اولاد کو) جانتے اور پہچانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۶ میں اسی بات کا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

"جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔"

یہ اہل کتاب حضور نبی اکرم ﷺ کو پیدائش سے پہلے ہی دلائل سے پہچانتے تھے حضرت عبداللہ ابن سلام پہلی الہامی کتاب تورات کے بہت بڑے عالم دین تھے اور اہل کتاب میں سے تھے انہوں نے حضور اقدس ﷺ کا والضحیٰ چہرہ پاک دیکھا تو دیکھتے ہی پہچان گئے کہ یہ وہی نبی برحق ہیں جن کی آمد کی خبر تورات شریف میں دی گئی ہے اور یہ

مسلمان ہو گئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضرت عبد اللہ ابن سلام سے حضور نبی اکرم ﷺ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ مِنْ اِبْنِی یعنی حضور اقدس ﷺ کی نبوت کی سچائی کا علم مجھے اپنے بیٹے کے احوال سے زیادہ ہے جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے حضرت عبد اللہ ابن سلام نے کہا یہ تو ممکن ہے کہ میرا بیٹا اپنی ماں کی خیانت کا ثمرہ ہو لیکن جناب محمد مصطفی ﷺ کی شان اقدس نبوت و رسالت اور صدق و راستی میں قطعی کوئی شبہ نہیں ہوسکتا یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر حضرت عبد اللہ ابن سلام کی پیشانی کو چوم لیا مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ بیٹوں کی معرفت و پہچان میں کوئی شبہ ممکن ہوسکتا تھا مگر ان اہل کتاب کو معرفت نبوی ﷺ میں اس قدر شبہ تو کیا شائبہ تک بھی ممکن نہ تھا حضور نبی اکرم ﷺ کی معرفت (پہچان) اور وقت ولادت کی خبریں پہلی تمام اہل کتاب قوموں میں انتہائی مشہور و معلوم تھیں اور اہل کتاب اپنی اولادوں میں بیٹھ کر ذکر میلاد مصطفی کیا کرتی تھیں۔

پھر جب ان اہل کتاب پر کوئی مشکل آن پڑتی یا اس وقت کے مشرکین اور کفار ان پر حملہ آور ہوتے تو پھر وہ اہل کتاب نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے کافروں پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی دعا کا ذکر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸۹ میں کیا ہے:

"وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِينَ"

"اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (تورات) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا

ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔"

قرآن کریم نے پہلی تمام کتب تورات زبور انجیل کی تصدیق کر کے انہیں سچا ثابت کر دیا کیونکہ ان کتب نے قرآن کے آنے کی خبر دی تھی اور قرآن کے آنے سے وہ خبریں سچی ہو گئیں اور قرآن نے ان سب کتب کو دنیا سے سچا کہلوادیا اگر قرآن ان کتب کی تصدیق نہ کرتا تو کوئی انہیں جانتا بھی نہ تھا دیکھ لیں قرآن نے جن نبیوں کا ذکر نہیں کیا ان کے نام گم ہو گئے اور جن جن نبیوں کا ذکر قرآن کریم نے کر دیا ان کے نام بھی روشن ہو گئے۔

اس آیت مبارکہ کے دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذکر فرمایا ہے کہ جب ان اہل کتاب پر مشرکین دشمن حملہ آور ہوتے تو جنگ سے پہلے وہ اہل کتاب اللہ تعالیٰ کے حضور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے دعاء نصرت کیا کرتے تھے کہ اے اللہ اس نبی آخر الزمان کے طفیل ہمیں دشمن پر فتح دے اور رب تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرما کر انہیں فتح سے ہم کنار کرتا تھا کیونکہ گزشتہ کتب اور پہلے نبیوں نے حضور اقدس کی آمد پاک کا چرچا پوری دنیا میں پھیلا دیا تھا دنیا کا بچہ بچہ حضور اقدس ﷺ کے نام پاک سے واقف تھا۔

اس آیت مبارک میں اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو وہ واقعات یاد دلا رہا ہے کہ پہلے تم اسی نبی محمد مصطفی ﷺ کے نام پاک کے طفیل دعائیں مانگتے تھے اب جب وہ نبی اقدس تشریف لے آئے ہیں تو تم ان کے منکر ہو گئے ہو معلوم ہوا حضور اقدس ﷺ کے توسل سے دعائیں مانگنا بڑی پرانی سنت ہے اور حضور اقدس ﷺ کے وسیلہ کا منکر یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہے اور حضور اقدس ﷺ کے وسیلے سے پہلے بھی خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی اور تا قیامت مخلوق کی حاجتیں پوری ہوتی رہیں گی۔

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم گلدستۂ نعت مصطفی کریم ﷺ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی اس پاک کتاب میں طرح طرح کے اسماء وصفات الٰہیہ لامتناہیہ اور صفات محمدیہ اور احوال محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام خوبصورتی کے ساتھ بیان فرمائے ہیں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک اور مصطفی کریم ﷺ کے ذکر پاک ونعت پاک سے منور ہے اور ایمان والوں مومنین کے قلوب واذہان کو بھی منور فرمارہا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' (الاحزاب ۵۶)

''بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

یہ آیت مبارکہ ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے ساتھ مخصوص ہے یہ حضور اقدس ﷺ کا خاص وصف ہے اللہ تعالیٰ نے پہلی تمام کتب سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود شریف اصالۃً کسی ایک نبی یا رسول کو عطا نہیں فرمائی یہ شرف اور عظمت صرف اور صرف نبی آخر الزمان محمد مصطفی ﷺ کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا درود شریف پڑھنا یہ محبوب رب العالمین محمد مصطفی ﷺ کی نعت اور اظہار عظمت کے لیے نزول رحمت ہے۔

شان نزول! یہود بے بہبود جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آتے تو کہتے السَّامُ علیکم جس کے معنی ہلاکت اور موت ہے رب تعالیٰ نے ان بدبختوں یہودیوں کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اس آیت کے نزول شریف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اے صحابہ مجھے مبارک دو کہ ایسی آیت پاک نازل

ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے اور حضور پر نور شافع یوم النشور محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرہِ انور پر خوشی و مسرت کے آثار نمایاں تھے مسرت سے چہرہ چمک رہا تھا اور بشاشت سے سرخ اور منور تھا۔

اللہ تعالیٰ کب سے اپنے حبیب پاک پر درود بھیج رہا ہے تو جب کچھ بھی نہ بنا تھا نہ زمین تھی نہ آسمان نہ عرش نہ ملائکہ کوئی مخلوق ابھی نہ تھی صرف اللہ کریم موجود تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ حالت نور میں موجود تھے اس وقت سے اللہ تعالیٰ حضور اقدس پر درود یعنی رحمتیں بھیج رہا تھا اور پھر جب حضور اقدس ﷺ کا نور پاک پیشانی آدم میں تشریف فرما ہوا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ درود بھیج رہا تھا اور جب آپ کا نور مبارک پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام میں منتقل ہوتا آ رہا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیج رہا تھا جب حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اس وقت بھی اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیج رہا تھا حضور اقدس ﷺ نے اپنی حیات طیبہ ظاہری کے تریسٹھ سال اس دنیا میں گزارے اس وقت آپ کی ظاہری زندگی میں ہر وقت اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیج رہا تھا پھر جب آپ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا اور اپنے روضہ پاک میں اپنی قبر انور میں تشریف فرما ہوئے اس وقت سے لے کر تا قیامت اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنے حبیب پاک پر رحمتیں بھیجتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی ہر وقت حضور اقدس ﷺ پر درود شریف بھیج رہے ہیں اس وقت حضور اقدس ﷺ کے کروڑوں امتی بھی صبح و شام اپنے نبی اقدس ﷺ پر درود و سلام بھیج رہے ہیں پھر ایک وقت آنے والا ہے جس روز قیامت قائم ہوگی اس وقت ہر مخلوق فوت ہو جائے گی حتیٰ کہ فرشتے بھی وفات پا جائیں گے اس وقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ باقی رہ جائے گا جو ہمیشہ زندہ اور باقی رہ جانے والا لافانی ہے اس وقت بھی حضور اقدس ﷺ پر درود جاری رہے گا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی کوئی مخلوق نہ ہوگی مگر حضور اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھنے والا خالق کائنات اللہ تعالیٰ قائم و دائم رہے گا اور حضور اقدس ﷺ پر درود شریف بھی جاری رہے گا۔

درود شریف تمام عبادات واحکام سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ عمل کرتے ہیں تم بھی کرو سوا درود شریف کے یہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی ہمیشہ جاری رہنے والی سنت ہے اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنے حبیب پاک پر رحمتیں بھیج رہا ہے۔

نکتہ

ساری امت محمدیہ کے لئے یہ بات باعث فخر باعث رحمت اور باعث برکت ہے کہ جس پاک ذات نبی آخر الزمان محمد مصطفی ﷺ پر اللہ تعالیٰ بذات خود اپنی زبان پاک سے ہمیشہ درود شریف (رحمتیں) بھیج رہا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے نوری ملائکہ درود شریف بھیج رہے اور ایمان والے بھی درود وسلام بھیج رہے ہیں وہ ذات پاک ہر قسم کے عیوب و خامیوں سے پاک ومبراء ہے جس طرح اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب وخامیوں سے پاک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا محبوب حبیب پاک بھی ہر قسم کی خامیوں وعیوب سے پاک ہے اور اسی طرح اس پاک محبوب پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن کریم بھی ہر قسم کی خامیوں اور عیوب سے پاک ومبراء ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں پہلی بات جو ارشاد فرمائی وہ بھی یہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ۔"

"وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن کریم) جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔"

قرآن کریم میں شک کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں تو پھر صاحب قرآن میں بھی شک کی ذرہ بھر گنجائش نہیں اب جو شخص حضور اقدس ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں شک کرے وہ قرآن کریم میں شک کرے گا وہ قرآن کریم کے بھیجنے والے اللہ کریم کی ذات میں شک کرے گا اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور دین اسلام سے پھرے گا اور

مرتد ومنافق ہو جائے گا جہنمی ہو جائے گا پھر جو شخص حضور اقدس ﷺ کے نور پاک کا انکار کرے گا علم غیب کا انکار کرے گا جسمانی معراج کا انکار کرے گا معجزات پاک کا انکار کرے گا درود وسلام کا انکار کرے گا اختیار مصطفیٰ وشفاعت مصطفیٰ کا انکار کرے گا وہ بھی قرآن کریم میں شک کرنے والے مجرم ہوگا اور ایمان سے خارج ہو کر دین اسلام سے پھرنے والا ہو جائے گا اور مرتد و منافق ہو جائے گا کیونکہ یہ ساری صفات پاک حضور اقدس ﷺ کی قرآن کریم میں موجود ہیں دیکھئے ہماری خوبصورت کتاب برکات اوصاف مصطفی ﷺ اور حضور اقدس ﷺ کے اوصاف پاک کو پڑھ کر اپنے دلوں کو نور ایمان سے لبریز کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ساری امت محمدیہ کو ایمان عطا فرمایا ہے

شب ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لیلۃ القدر سے افضل ہے

لیلۃ القدر وہ مقدس رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے لیلۃ القدر ماہ مقدس رمضان المبارک کی برکت والی عظمت والی رات ہے مگر ایک رات ایسی ہے جو اس مقدس برکت والی عظمت والی رات سے بھی افضل ہے اور وہ رات ولادت مصطفی کریم ﷺ والی رات ہے اس رات کی برکت سے دنیا کو محبوب الٰہی امام الانبیاء محمد مصطفی ﷺ عطا ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کی برکت سے ایمان والوں کو ماہ رمضان اور لیلۃ القدر جیسی عظیم برکت والی عظمت والی رات نصیب ہوئی۔

ولی باکمال شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شب ولادت رسول اکرم ﷺ لیلۃ القدر سے افضل ہے کیونکہ شب قدر کو یہ فضل ہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام زمین پر تشریف لاتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا سلام لاتے ہیں اور شب ولادت مصطفی کریم وہ فضل والی شب ہے کہ جس میں سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ نے زمین کو سرفراز کیا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اہل زمین میں پھیلایا جیسا فضل نبی اکرم ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام پر ہے ویسا ہی فضل لیلۃ الولادت کو لیلۃ القدر پر ہے اور یوم ولادت مصطفی فضل رکھتا ہے تمام ایام پر اور جمعۃ المبارک جو سید الایام ہے یوم ولادت مصطفی کریم جمعۃ المبارک پر بھی فضل رکھتا ہے کیونکہ جمعۃ المبارک بھی سید المرسلین ﷺ کے فضل سے سید الایام بنا ہے حضور اقدس ﷺ تشریف لائے تو جمعۃ المبارک کی فضیلت بھی سامنے آئی۔

چونکہ شب ولادت اور یوم ولادت مصطفی کریم رسول رحمت محمد مصطفی ﷺ کی برکت سے معظم ہوتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کی رحمت کے سبب سے اس میں کوئی عبادت فرض نہیں کی گئی کیونکہ امت کو تکلیف نبی رحمت ﷺ کو ناگوار تھی اس لیے اس شب اور دن میں کوئی عبادت فرض یا واجب نہ کی گئی لیکن اس یوم کے اظہار عظمت کے

واسطے خود زبان نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن کا روزہ شکر مسنون ہونا ثابت کروادیا اب اگر کوئی یوم عید میلاد النبی پر کوئی روزہ رکھے یا پیر کے دن کا روزہ رکھے تو بے حد ثواب پائے گا اور جو مومن روزہ رکھ سکے وہ گنہگار نہ ہوگا۔

حضرت علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ساکنان مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ اور مصر اور یمن اور شام اور تمام شہر ہائے عرب میں مشرق سے مغرب تک ہمیشہ مجلس مولد النبی شریف میں جمع ہوتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اچھے لباس پہنتے ہیں اور انواع انواع کی زینت کرتے ہیں اور خوشبو کا استعمال کرتے ہیں سرمہ لگاتے اور میلاد النبی شریف کے ایام میں بہت خوشی مناتے ہیں اور نقد و جنس جو ان کے پاس ہوتا ہے سب خیرات کرتے ہیں اور میلاد النبی شریف کی شان سننے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں یعنی علماء حق کا واعظ اور نعت خوانوں سے نعت نبی سنتے ہیں فرماتے ہیں کہ جس سال کوئی بندہ مومن میلاد النبی شریف کی محفل کرتا ہے وہ بہت نیکی اور برکت حاصل کرتا ہے اور سلامتی اور عافیت اور کشادگی روزی اور مال میں برکت حاصل کرتا ہے اور اولاد اور خاندان کو امن و امان نصیب ہوتا ہے اور گھروں میں مولود شریف کی محافل سجانے کی برکت سے ان کے شہروں میں امن اور سکون اور قرار پورا سال ہوتا ہے۔

(بحوالہ میلاد النبی ﷺ از حافظ سید محبوب الحق بانکی پور)

حافظ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء حق فرماتے ہیں کہ ولادت نبوی شریف کی رات شب قدر سے تین وجہ سے افضل ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ ولادت شریف کی شب رسول اللہ ﷺ کے ظہور کی شب ہے اور شب قدر آپ کو عطا کی گئی ہے اور جس شب نے آپ کی ذات شریف کے ظاہر ہونے سے شرف پایا وہ اس شب سے بہت افضل ہے جو آپ کو عطا ہونے سے شرف پائے۔

دوسری وجہ یہ کہ شب قدر میں فرشتے نازل ہوتے ہین اور فرشتوں کا نزول شب قدر کی عظمت کی وجہ ہے اور ولادت شریف کی شب نبی اکرم ﷺ کے ظہور کی شب ہے

اور نبی اکرم ﷺ تمام فرشتوں سے اور روح الامین جبرئیل علیہ السلام سے افضل ہیں اس وجہ سے بھی شب ولادت شب قدر سے افضل ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ شب قدر میں فقط نبی اکرم ﷺ کی امت کو فضیلت عطا ہوئی اور شب ولادت مصطفی کریم تمام موجودات کو فضیلت عطا ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ

صحابہ کرام کے سامنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے میلاد پاک کا ذکر فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جان نثار صحابہ کرام کی کثیر تعداد کے درمیان تشریف فرما تھے اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صحابہ! بتاؤ عجیب ایمان کس کا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرشتوں کا ایمان عجیب ہے فرمایا نہیں ان کے ایمان پر کوئی تعجب نہیں وہ تو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل بیان کرتے رہتے ہیں پھر صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! انبیاء کرام علیہم السلام کا ایمان عجیب ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے برگزیدہ ہیں ان کے ایمان پر بھی کوئی تعجب نہیں پھر صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم ہوں گے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہارے ایمان پر بھی کوئی تعجب نہیں تم تو روزانہ میرے کمالات و معجزات کا مشاہدہ کرتے ہو میرے ساتھ نمازیں پڑھتے ہو میری مجلس میں بیٹھتے ہو میرے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے ہو تمہارے ایمان پر کوئی تعجب نہیں پھر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے ایمان پر تعجب ہے اور ان کا ایمان عجیب ہے تو صحابہ کرام کی بات سن کر نبی رحمت امام الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صحابہ! سنو ان لوگوں کا ایمان عجیب ہے جنہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا لیکن میرے نام کی محافل سجاتے ہوں گے میرے نام پر سر کٹانے کو تیار ہوں گے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔

(بحوالہ صحیح مسلم مشکوۃ شریف و مسند امام احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں حضرت

انس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کے بھائی کون ہیں فرمایا تم میرے صحابی ہو میرے بھائی وہ ہیں جو بعد میں آئیں گے جو بن دیکھے مجھ سے محبت کریں گے۔

(بحوالہ مسند احمد)

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سید المرسلین نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مبارک ہو انہیں جنہوں نے مجھے دیکھا اور ایمان لائے اور سات مرتبہ خوشخبری ہو بعد میں آنے والوں کو (جنہوں نے میرا ذکر سنا اور ایمان لائیں گے)

(مسند احمد ابن حبان صحیح)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنی سچی کتاب قرآن کریم میں اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کا بڑی وضاحت کے ساتھ اور روشن آیات کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور پھر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح خوشی کے ساتھ منانے کا بھی ذکر فرمایا اور حکم فرمایا ہے سورۃ یونس آیت نمبر ۵۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ"

"آپ فرما دیجئے اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کی سب دھن دولت سے بہتر ہے۔"

اللہ کا فضل اور رحمت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علماء حق بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کا فضل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ کی رحمت قرآن کریم ہے بعض علماء حق نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن کریم ہے اور رحمت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا فضل اور رحمت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

اس آیت پاک سے ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن کریم کے نزول کے مہینے یعنی رمضان المبارک میں اور صاحب قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے مہینے یعنی ربیع الاول شریف میں خوشیاں منانا عبادات کرنا بہت بہتر ہے کیونکہ رب تعالیٰ کی رحمت ملنے پر خوشی کرنی چاہئے اور حضور اقدس تو رب تعالیٰ کی سب سے بڑی سب سے اعلیٰ نعمت ہیں اور یہ خوشی رب تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ہے اور اس خوشی کو منانا خوشی کا علی الاعلان اظہار کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ خوشی منانا دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے کیونکہ یہ خوشی عبادت ہے عبادت اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ خوشی ایسی عبادت ہے جس کا ثواب بے حساب ہے۔

اولاد کے ملنے پر مال و دولت اور صحت و تندرستی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا کمال نہیں کیونکہ یہ تمام نعمتیں تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بھی عطا فرمائی ہین ایمان کے ملنے پر قرآن کریم کے ملنے پر رحمن کریم کے ملنے پر اور سب سے افضل نعمت مصطفی کریم ﷺ کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا یہ کمال اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا کہ اس پاک ذات نے ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کا امتی بنایا یہ کمال ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حق ادا کرنا ہے۔

میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور ابولہب کے عذاب میں کمی

ابولہب ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کا حقیقی چچا تھا اس کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا اور اس کی والدہ کا نام لبنیٰ بنت ہاجرہ خزاعیہ تھا اسے بھی اپنے سب سے چھوٹے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا پیار تھا ان کی وفات کے بعد اسے بھی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کا شدت سے انتظار تھا۔

جس مبارک دن بارہ ربیع الاول بروز پیر حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ہوئی اس وقت ابولہب شکار کی غرض سے گھر سے باہر گیا ہوا تھا جب یہ شکار سے واپس آیا تو اس کی لونڈی ثویبہ بھاگتی ہوئی آئی اور سانس چڑھا ہوا تھا اور اسی حالت میں کہہ رہی تھی آقا مبارک ہو آقا مبارک ہو ابولہب کہنے لگا ثویبہ تجھے کیا ہوا سانس تو لے لو وہ کہنے لگی آقا مبارک ہو آپ کے مرحوم بھائی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا ہے یہ خوشخبری سنتے ہی ابولہب بہت خوش ہوا اور اس نے اپنی شہادت والی انگلی سے ثویبہ کو اشارہ کیا کہ اس خوشی کی بدلے میں نے تجھے آزاد کیا اور کہا کہ جا اس بچے کو دودھ پلا ثویبہ اس وقت ننگے پاؤں تھی اسی حالت میں بھاگتی ہوئی اماں جان آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک کو چومنے لگی دیوانہ وار قدم چومتی جاتی تھی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے ثویبہ تجھے کیا ہوا تو تو دیوانی سی ہوگئی ہے ثویبہ عرض کرنے لگے اماں جان آپ کے بیٹے کی برکت سے مجھے ابولہب نے آزاد کر دیا ہے اب میں ساری عمر اس مبارک بچے کی غلامی کروں گی۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سب پہلے حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کو دودھ پلایا پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا دودھ پلایا ثویبہ حضور اقدس ﷺ کے جوان ہونے تک زندہ رہیں حضور اقدس ﷺ ان کی خدمت میں تحائف بھیجا کرتے تھے اور امی جان کے خوبصورت نام سے یاد کیا کرتے

تھے۔

وحی کی آمد یعنی بعثت سے پہلے تک ابولہب حضور اقدس ﷺ سے اسی طرح محبت کرتا تھا جیسے بچپن سے کرتا چلا آرہا تھا مگر جب حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعلان نبوت فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا علَم بلند فرمایا اور کافروں کے بتوں جھوٹے معبودوں کی نفی فرمائی تو ابولہب سب بڑا دشمن بن گیا خاندان بنو ہاشم میں سے سب سے پہلے جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کی مخالفت کی اور دین اسلام کی مخالفت کی وہ ابولہب تھا ابولہب کی شادی بنو امیہ میں ہوئی تھی اور اس کی بیوی ام جمیل اس وقت کے دشمن اسلام ابوسفیان کی بہن تھی۔

ابولہب کی ساری زندگی اسلام دشمنی اور دشمنی رسول میں گزر گئی حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے اور جنگ بدر کے بعد ابو لہب مر گیا مرنے کے بعد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں ابولہب کو دیکھا تو پوچھا سناؤ کس حال میں ہو کہنے لگا جہنم کی سب سے نچلی سطح پر سخت عذاب کا شکار ہوں مگر ہر پیر کے روز میرے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے اور جس انگلی کے اشارے سے میں نے ولادت مصطفی کی خوشی میں اپنی کنیز ثویبہ کو آزاد کیا تھا اور محمد ﷺ کو دودھ پلانے پر مقرر کیا تھا اس وجہ سے انگلی سے مجھے میٹھا اور ٹھنڈا دودھ پینے کو ملتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ تم نے میرے حبیب کی پیدائش کی خوشی کی تھی اور اس انگلی سے اشارہ کر کے اپنی کنیز کو آزاد کیا تھا لہٰذا ہر پیر کے روز ولادت مصطفی کی خوشی میں تم پر عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔

حافظ ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ کی مولد شریف کی شب خوشی کرنے کے سبب عذاب میں تخفیف پایا تو مسلمان جو حضور اقدس ﷺ کی امت سے ہے وہ اپنے نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی

محبت میں خرچ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کس قدر ہوگی۔

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ولادت شریف کے شرف و کرامت کو دیکھتے ہوئے اس روز کا روزہ مستحب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے روز روزہ رکھتے تھے صحابہ نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں اس روز پیدا ہوا ہوں اور اس روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

سید عبد القادر عیدروس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحفۃ الغریب بالصلوۃ علی الشفیع الحبیب میں فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کو سزاوار ہے کہ پیر کے روز شکر انعام الٰہی ادا کرے اور اس کا ادا کرنا انواع عبادات ہے اور کثرت کے ساتھ حضور اقدس ﷺ پر درود و سلام بھیجے کہ درود و سلام افضل عبادات سے ہے۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ مدراس ۱۲۹۶ ہجری)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں صحابہ کی محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن بروز سوموار بتاریخ ۱۲ ربیع الاول شریف اپنے گھر میں صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کے سامنے حضور پرنور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے تذکرے فرمارہے تھے آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ آج کون سا دن مبارک ہے صحابہ کرام نے جواب دیا ہم نہیں جانتے اے ابن عباس آپ ہی فرمائیں کہ آج کون سا دن ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آج ۱۲ ربیع الاول شریف کا وہ مبارک دن ہے جس دن ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی تھی پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک پر رونما ہونے والے معجزات پاک کا بیان فرمارہے تھے اور صحابہ کرام سن کر مسرت وخوشی سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالا رہے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے تحفے بھیج رہے تھے کہ اچانک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اپنی ولادت پاک کے تذکرے سن کر اور اپنے صحابہ کرام کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار دیکھ کر آپ نے خوش ہو کر فرمایا۔

"حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِي۔"

"میری شفاعت تم سب کے لیے حلال ہوگئی۔"

(بحوالہ تنویر فی مولد البشیر)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے صحابی بھائی حضرت عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف سے گزرے، ہم نے دیکھا کہ حضرت عامر اپنے کنبہ والوں اور اپنے بیٹوں کو سامنے

بٹھا کر ولادت نبوی ﷺ کے مبارک دن کے واقعات و معجزات سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہی پیر کا دن تھا جس دن ہمارے حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ہوئی حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی محفل میلاد پاک کا خوبصورت منظر دیکھ کر فرمایا اے عامر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور سب فرشتے تمہارے لیے بخشش کی دعا مانگ رہے ہیں اور جو شخص بھی تمہاری طرح میری ولادت پاک کا ذکر کرے گا (محفل میلاد مصطفی سجائے گا) اسے بھی تم جیسا اجر و ثواب ملے گا۔

(بشکریہ نوائے ختم نبوت دسمبر ۲۰۱۵)

علامہ حجر المکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف نعمۃ الکبری میں فضیلت میلاد مصطفی کریم ﷺ کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس بندہ مومن نے میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا یعنی اس بندہ مومن کو صدیق اکبر کا ساتھ جنت میں نصیب ہوگا دنیا میں عزت عطا ہوگی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بندہ مومن نے حضور اقدس ﷺ کے میلاد کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے حضور اقدس ﷺ کے میلاد پاک پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا گویا اس نے شہداء بدر و حنین جیسا مقام پایا۔

امام الاولیاء حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بندہ مومن نے میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کی اور میلاد پاک کا اہتمام کیا وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

(نعمۃ الکبری صفحہ ۸-۷)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری اور سچی کتاب ہے یہ پاک کتاب انسانیت کے لیے مکمل ضابطہ حیات (آئین) کی حشیت رکھتی ہے آج دنیا کی ترقی اور تہذیب وتمدن قرآن کریم کی مرہون منت ہے قرآن کریم نے انسانوں کے معاشرے کو برائیوں سے اچھائیوں میں بدل دیا ہے قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے ادب مصطفی کریم ﷺ اور محبت مصطفی کریم ﷺ لازمی ہے مصطفی کریم ﷺ پر کامل ایمان کے بغیر قرآن کریم کی سمجھ نہیں آسکتی وگرنہ بہت سے غیر مسلم بھی قرآن کریم پڑھتے ہیں مگر انہیں قرآن کریم کی سمجھ نہیں آرہی اگر وہ محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لے آئیں اور غلام مصطفی کریم بن کر پھر قرآن کریم پڑھیں تو قرآن کریم کی سمجھ بھی آجائے اور وہ ہدایت یافتہ مومنین میں بھی شامل ہو جائیں اور دونوں جہانوں میں عزتوں کے حقدار بھی بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے حبیب پاک ﷺ کے تمام اوصاف کریمانہ کا واضح طور پر بیان فرمایا ہے اور حضور اقدس ﷺ کے میلاد پاک کا بھی واضح طور پر بیان فرما کر اہل ایمان مومن مسلمانوں (تمام امت محمدیہ) کے دلوں اور اذہان کو نور ایمان سے روشن فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے:

"فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ." (النسآء ۴۱)

"تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت پر ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ ونگہبان بنا کر لائیں گے۔"

ہر امت پر ایک گواہ اس امت کے نبی علیہ السلام ہوں گے مگر جس طرح پہلی امتوں نے اس دنیا میں اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلایا اسی طرح وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے روبرو اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے کہ ان نبیوں نے ہمیں کوئی

ہدایت نہیں دی اور نہ ہی ہمارے پاس تشریف لائے اور نہ ہی ہمیں روز قیامت کا بتلایا اور نہ ہی جنت کی بشارت دی اور نہ ہی جہنم کے عذاب سے ڈرایا چونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام پر کافروں منکروں کی طرف سے لگائے جانے والے الزام پر ان نبیوں سے گواہ طلب فرمائے گا تو وہ نبی عرض کریں گے یا اللہ! ہم نے اپنی اپنی امتوں تک تیرا ہر پیغام واضح طور پر پہنچادیا ہے اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہاری اس بات پر کوئی گواہ ہے تو تمام انبیاء کرام عرض کریں گے اے اللہ امت محمدیہ ہماری گواہ ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ امت محمدیہ سے ان نبیوں پر گواہی طلب کرے گا تو امت محمدیہ اپنے رب تعالیٰ کے روبرو حاضر ہو کر گواہی دے گی کہ اے اللہ! تیرے ان تمام نبیوں نے اپنی اپنی امت تک تیرا پیغام مکمل طور پر پہنچادیا ہے امت محمدیہ کی گواہی پر پہلی امتیں اعتراض لگائیں گی کہ اے اللہ یہ امت محمدیہ تو ہم سب سے آخیر میں آئی انہیں کیسے علم ہوا کہ یہ انبیاء کرام سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ امت محمدیہ سے پھر پوچھے گا کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ انبیاء کرام سچے ہیں تو امت محمدیہ کہے گی اے اللہ ہمیں قرآن کریم نے بتلایا ہے جو ہمارے نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تو اس وقت کافروں کے جھٹلانے پر اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو گواہی کے لیے بلائے گا اور حضور نبی اکرم ﷺ پہلے تمام نبیوں کے حق میں اور اپنی امت کے حق میں کافروں مشرکین اور منکروں کے خلاف گواہی دیں گے یہاں پر گواہی گواہی میں فرق ہوگا امت محمدیہ کی گواہی تو آپ ﷺ سے سن کر ہوگی اسے کافر جھٹلائیں گے مگر ہمارے حضور اقدس ﷺ کی گواہی چشم دید ہوگی اور حضور اقدس ﷺ عینی شاہد کی حیثیت سے گواہی دیں گے اور عینی شاہد کی گواہی پر وہ کفار کوئی اعتراض نہ کرسکیں گے حضور اقدس ﷺ کی گواہی پر پہلے تمام انبیاء کرام کو سکون حاصل ہوگا وگرنہ اپنی اپنی امتوں کی طرف سے جھٹلائے جانے پر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پریشان کھڑے ہوں گے حضور اقدس ﷺ کی اس گواہی سے ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ آدم علیہ السلام سے لے کر تا قیامت تمام لوگوں کے حالات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹ میں بھی اسی بات کا ذکر فرمایا ہے۔

"وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ"

''اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے۔''

ہر گروہ میں ایک گواہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہوں گے وہ اپنی امتوں کے کافروں کے کفر پر گواہی دیں گے مگر کافر اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گے انبیاء کرام اس وقت کافروں کے جھٹلانے پر پریشان ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کو ان سب پر انبیاء کرام کی دعوت پر اور کافروں کے کفر پر گواہی کے لیے بلائیں گے اور حضور اقدس ﷺ کی گواہی سنی سنائی نہ ہوگی بلکہ دیکھی ہوگی حضور عینی شاہد کی حیثیت سے گواہی دیں گے اور قیامت کے مقدمہ کا دارومدار حضور نبی اکرم ﷺ کی گواہی پر ہوگا۔

قرآن کریم کی ان آیات مبارک روشن آیات سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر اُمت کے ہر ہر فرد ہر ہر بشر کے ہر حال کا مشاہدہ فرما چکے ہیں اور ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے بھی ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ حالت نور میں موجود رہے اور آدم علیہ السلام کو بنتے تخلیق ہوتے دیکھ رہے تھے۔

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی آخری مقدس کتاب ہے جو آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے بہا صفات پاک کا ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کا بھی ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷ میں ارشاد فرمایا۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے یعنی تمام جہانوں کو پالنے والا اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے رب العالمین فرمایا اور اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمۃ للعلمین فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ پوری کائنات کو پالنے والا ہے اور جن کے صدقے پال رہا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو رحمۃ للعلمین ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ" (الاعراف ۵۶)

"بیشک اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے۔"

اللہ تعالیٰ نور ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی نور ہے اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جسمانی حالت میں دیکھنا ہو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رحمت ہیں نور ہیں سراپائے نور ہیں۔

اللہ تعالیٰ رب العلمین ہے جس جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے ہر اس کے لیے حضور اقدس رحمت ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت مطلق ہے تام ہے کامل ہے شامل ہے عام ہے عالم غیب وشہادت کو گھیرے ہوئے ہے دونوں جہان میں دائمی موجود ہے۔

(بحوالہ تفسیر روح البیان وتفسیر نور العرفان)

حضور اقدس کی رحمت عامہ رزق صحت وغیرہ ہر کافر و مومن کو پہنچتی ہے مگر رحمت خاصہ ایمان و عرفان وغیرہ صرف مومن مسلمانوں اہل ایمان کو پہنچتی ہے حضور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کا مظہر ہیں اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک و صفات پاک میں یکتا ہے کوئی بھی اس کے جوڑ کا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور پاک میں سے اپنے حبیب پاک کے نور کو پیدا فرمایا اور از روئے خلقت حضور نبی اکرم ﷺ کو بے مثل و بے مثال اور یکتا پیدا کیا مخلوق میں کوئی بھی حضور اقدس ﷺ کی مثل نہیں ہے کیونکہ باقی تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے لفظ کن سے پیدا فرمایا اور کن تامہ فرمایا یعنی نیست ہو ہست ہو جا اور اپنے حبیب پاک کے نور سے کن ناقصہ فرمایا فرمایا کن محمد ہو جاؤ ستودہ یعنی صفت ستودگی کو اختیار کر و پس اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے جس سے سب سے پہلے خطاب فرمایا وہ نور محمدی تھا اور اللہ تعالیٰ نے خطاب اول ہی سے ظاہر کر دیا کہ از روئے خلقت محمد رسول اللہ ﷺ بے مثل بے مثال اور یکتا ہیں اور تمام مخلوق میں سے کسی کے ساتھ وہ خطاب نہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے خطاب فرمایا۔

بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے نور مصطفوی شریف کو اپنی صفات کے حجابات میں سیر کروائی اور حضور اقدس ﷺ کو اپنی صفات پاک کا مظہر بنا دیا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں جسمیت سے منزہ ہے حجاب اس واسطے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہے اور حجاب اس کو کہتے ہیں جو دوسرے کو چھپا لے اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو عالم تعین میں ظاہر کیا اور کمال محبت سے پھر اپنی صفات کے حجاب میں چھپا لیا پس حضور اقدس ﷺ کا نور مبارک اللہ تعالیٰ کی صفات پاک کا مظہر ہو گیا اس واسطے حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان پاک ہے:

"مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔"

"جس نے مجھے دیکھا اس نے حق ہی کو دیکھا۔"

(مستند حدیث وصحاح ستہ)

اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے حبیب پاک کے نور کو اپنے بحار صفات میں تیرایا چونکہ بحر میں جریان اور روانگی ہوتی ہے لہٰذا وہ صفات باری تعالیٰ کہ جن کا خلق میں جاری کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ان میں نور محمدی کو آشنا کیا تا کہ اس وسیلہ سے (وسیلہ نور محمدی سے) ان صفات کا ظہور خلق میں ہو اور اسی مناسبت سے لفظ بحار کا ان صفات کی نسبت وارد ہوا ہے وگرنہ صفات باری تعالیٰ بحر ہونے سے بھی منزہ ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بساط صفات بچھا کر اس نور مقدس کو قیام دیا صفات باری تعالیٰ بساط ہونے سے بھی منزہ ہیں یہ سب استعارات ہیں چونکہ وہ مضامین بیان سے باہر ہیں اس لیے یہ بیان بار بار کیا گیا تا کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت و وحدانیت ہمیشہ قائم ودائم رہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات پاک کے اظہار قرب اور عظمت کے واسطے حضور اقدس ﷺ کے نور پاک کو تحت وفوق سے گھیر لیا اور اس بساط صفات پر اس نور مصطفوی شریف نے پانچ قیام کئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ہر ایک قیام کی مقدار اس زمانہ نور کے حساب سے ستر ہزار برس کا ہے اور یہ بھی حضور اقدس ﷺ کی نبوت پاک کی عظمت کا کمال ہے اس واسطے کہ معبودِ حقیقی کی عبادت ہی سے بندہ کو عظمت ملتی ہے اور ہر قیام کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی صفات پاک سے ایک خلعت نور اس نور معظم (نور مصطفوی) کو عطا فرماتا تھا اور وہ نور مصطفوی اس خلعت نور کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک طویل سجدہ شکر ادا کرتا تھا۔

حدیث جبرئیل علیہ السلام میں حضور اقدس ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ان کی عمر پوچھی تو جبرئیل کہنے لگے یارسول اللہ! مجھے اپنی عمر کا کوئی اندازہ نہیں مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ حجاب رابع عرش پر ایک نوری ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا جس کو میں نے ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے میرے رب کی عزت و عظمت کی قسم اے جبرئیل وہ نوری تارہ میں ہی تھا فرمایا اے جبرئیل! میں ستر ہزار سال

قیام کرتا اور ستر ہزار سال سجدہ کرتا تھا قیام میں مجھے تم دیکھتے تھے لیکن جب میں سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے جبرئیل اگر تم اب اس تارے کو دیکھو تو کیا پہچان لوگے جبرئیل نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ ﷺ میں نے ستر ہزار سال اس تارے کی زیارت کی ہے اب بھی پہچان لوں گا حضور اقدس ﷺ نے اپنے سر مبارک سے عمامہ ہٹایا تو پیشانی مصطفی میں جبرئیل کو وہی تارہ چمکتا نظر آیا تو جبرئیل پکار اٹھے یا رسول اللہ یہی وہ تارہ تھا جس کی میں نے ستر ہزار مرتبہ زیارت کی ہے۔

(رواہ البخاری فی تاریخہ)

حضور اقدس ﷺ کا نور پاک جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا تو اللہ تعالیٰ کی صفات احدیت کے انوار پاک حضور اقدس ﷺ کے نور پاک کو ڈھانپ لیتے اور حضور کے پاک نور پاک کو نورٌ علی نور بنا دیا اس کے بعد بالہام الٰہی اس نور مصطفویٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت نماز نفل پڑھی وہی دو رکعت نماز ہم امت محمدیہ پر فرض کر دی گئی حضور اقدس ﷺ کے نور نے اس نماز نفل کے ہر ایک رکن کو ہزار ہزار برس میں ادا کیا یعنی تکبیر تحریمہ اور قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور پھر سجدہ ثانی ہر ایک رکن کو ہزار ہزار برس میں ادا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب! مجھ سے کچھ طلب کریں اس خطاب میں حضور اقدس ﷺ کی شان محبوبیت بیان فرمائی گئی کہ محبوب حق وہ ہیں کہ حق تعالیٰ خود اپنے حبیب پاک سے سوال کرتا ہے کہ حبیب مجھ سے کچھ مانگیں تو رحمۃ للعلمین نے عرض کیا اے میرے رب! مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ تو مجھ کو ایک گروہ کا سردار کرے گا اور اس کو اپنی عبادت کا حکم دے گا تیری شان بڑی ہے تو قدیم اور بے حد ہے اور وہ (میری امت) حادث اور محدود ہے پس ان سے تیری عبادت کا حق کیسے ادا ہوگا ضرور ہے کہ ان سے تیری عبادت میں کمی اور نقصان ہوگا لہذا یہ جو میں نے تیری ہزاروں سال عبادت کی ہے میں یہ اپنی ساری عبادت اپنی امت کو دیتا ہوں تا کہ ان سے تیری عبادت میں جو کمی ہوگی تو میری عبادت کو ملا کر اس کمی کو پورا کر دینا اپنی امت پر اس کمال مہربانی کو

اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور پھر فرمایا اے حبیب! اور بھی کچھ مانگ یعنی یہ تو تم نے اپنی عبادت میں سے اپنی امت کو عطا کیا اب اپنی امت کے لیے بھی مجھ سے کچھ مانگئے اس پر نبی رحمت رحمۃ للعلمین ﷺ نے بارگاہ اللہ رب العزت میں عرض کیا کہ اے اللہ! میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن سے کوئی عبادت نہ ہوگی وہ میری امتی ہوں گے مجھ سے محبت کریں گے مگر تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکیں گے ان کے واسطے مجھ کو شفاعت کا اختیار دے دے تاکہ میں تیرے حضور ان کی مغفرت طلب کر سکوں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کی یہ عرض بھی قبول فرمالی اور امت محمدی کا بیڑہ پار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی اس عظیم عطائے شفاعت پر نور محمدی جو کہ مظہر رافت اور مظہر رحمت باری تعالیٰ تھا اس قدر خوش ہوا کہ وجد میں آکر جھوما تو اس نور محمدی سے سوا لاکھ قطرے عرق کے ٹپکے اللہ تعالیٰ نے اس عرق کے ایک ایک قطرہ سے ایک ایک نبی کو پیدا کیا پس جمیع انبیاء کرام مثل سوا لاکھ قطروں کے ہیں اور نور محمدی بحر حقیقت (سمندر) ہے لہٰذا حضور اقدس ﷺ تنہا تمام انبیاء کرام پر فضیلت رکھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کے انوار کے عکس سے اولیاء کرام کو بنایا اور اولیاء کرام کے انوار کے عکس سے متقین کو اور متقین کے عکس سے عامہ مومنین کو پیدا فرمایا اور پھر مومنین کے عکس سے کفار کو اور کفار اور گنہگاروں کے عکس سے منافقین کو پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت پاک کو بھی اس طرح ظاہر فرمایا کہ جس کو خلقت کی رو سے جس قدر حضور اقدس ﷺ کا قرب حاصل ہے اس قدر اس کو عظمت عطا ہوگی چونکہ منافقین کو حضور اقدس ﷺ سے بہت زیادہ بُعد (بغض) ہے لہٰذا وہ سب کافروں سے بدتر ہین اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کے عبرت ناک انجام کا ذکر قرآن کریم میں فرمادیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا" (النساء ۱۴۵)

''بیشک منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز ان کا
کوئی مددگار نہ پائے گا۔''

منافقین میں مرتدین بھی شامل ہیں مرتدین کافر بھی ہیں اور منافق بھی ہیں ان کا سب کا انجام سب کو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالا جائے گا جہاں سب سے زیادہ آگ ہوگی وہاں ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(بحوالہ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار ۱۳۳۲ ہجری)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک اور ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عزت و عظمت عطا فرمائی اس سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کرام و اولیاء کرام و صالحین و متقین کو جو بھی عزت و عظمت عطا ہوئی وہ حضور اقدس ﷺ کے صدقے ہی عطا ہوئی اور تا قیامت اولیاء اللہ و صالحین و متقین کو عطا ہوتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نور پاک سے ایک قبضہ نور لے کر نور محمدی کو پیدا فرمایا پھر نور محمدی سے تمام انبیاء کرام اولیاء کرام صالحین اور تمام کائنات کو پیدا فرمایا تو جس خالق کائنات کا ایک قبضہ نور (مشت نور) اتنا عظیم اور عظمت والا ہے تو وہ خالق کائنات کتنا عظیم اور اعلیٰ شان والا ہوگا حضور اقدس ﷺ کی عظمت و بڑائی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ہی عظمت و بڑائی ہے کیونکہ آپ اللہ کے نور سے ہیں آپ مصنوع الٰہی ہیں اور مدح اور تعریف مصنوع کی عین مدح صانع (بنانے والے) کی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب امت محمدیہ کو مقام مصطفیٰ و عظمت مصطفیٰ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روایت میں آتا ہے کہ جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو وہ مردود بارگاہ الٰہی ہوا اس حکم عدولی پر اس کو سزا سنائی گئی کہ ہر روز طلوع آفتاب کے وقت اسے ایک زناٹے دار چھانٹہ (طپانچہ) لگایا جائے اس کام کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوا جو ہر روز صبح کے وقت شیطان کو زور دار چانٹہ لگاتا تھا اس

چانٹے کا نشان اور اثر دوسرے دن تک نظر آتا تھا بعد ظہور شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین یہ آیت مبارکہ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین کا نزول ہوا تو ابلیس لعین کو بھی خوشی حاصل ہوئی وہ عرض کرنے یارب العالمین! عالم میں بھی شامل ہوں مجھے اس نعمت عظمیٰ سے ہمیشہ محفوظ فرما اور چانٹے کی سزا معاف فرما اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا اے فرشتو! میرے حبیب رحمۃ للعلمین کے صدقے ابلیس کی سزا معاف فرمادی گئی ہے لہٰذا آج سے اس لعین کو چانٹہ نہیں مارا جائے گا ایمان والے آگاہ رہیں کہ اگر حضور اقدس ﷺ کی رحمت میں سے ابلیس کو حصہ مل سکتا ہے تو حضور اقدس ﷺ کے امتیوں کو روز حشر کسی قسم کا عذاب نہیں دیا جائے گا بس امتی ہونا چاہیے۔

توراۃ شریف میں حضور اقدس کے معراج پاک اور میلاد پاک کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے حضور محمد مصطفی ﷺ کے اوصاف پاک کا ذکر اپنی پہلی تمام الہامی کتابوں تورات زبور اور انجیل مقدس میں فرمایا ہے اور تمام انبیاء کرام کو حکم بھی فرمایا ہے کہ ہر نبی اپنی اپنی امت کو نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کے اوصاف پاک سے آگاہ کریں اور ان کی ولادت کے شہر مکہ اور ہجرت کے شہر مدینہ طیبہ کا بھی ذکر کریں اور حضور اقدس ﷺ کی نعتیں اور شان بیان کریں اور خود بھی نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لائیں اور اپنی اپنی امت کو بھی نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمائیں۔

تورات شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے تقریباً دو ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ سال پہلے تورات شریف کا نزول ہوا اور اس وقت تورات شریف میں حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد پاک اور معراج شریف سے واپسی کا ذکر فرمایا گیا۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنا معراج کا سفر ۲۷ رجب کی رات کو اپنی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی بنت حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے شروع کیا اور مکہ معظّمہ سے مسجد اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ سے لامکان تک اپنا سفر مکمل کر کے اللہ تعالیٰ کا دیدار کر کے واپس بھی ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف فرما ہوئے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ میرے گھر میں سو رہے تھے آپ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی عبادت کی اور سو گئے ہم بھی سو گئے جب صبح فجر کا وقت ہوا تو ہم کو رسول اللہ ﷺ نے

بیدار کیا پھر جب آپ ﷺ نماز تہجد پڑھ چکے تو ہم نے آپ کے ساتھ نماز فجر ادا کی (اسی دن نماز کا تحفہ عطا ہوا تھا) پھر حضور اقدس ﷺ نے ہمیں فرمایا اے ام ہانی! میں نے آپ لوگوں کے ساتھ آج رات نماز پڑھی پھر میں بیت المقدس میں پہنچا اور وہاں نماز پڑھی پھر معراج کا سفر کیا آسمانوں کی سیر کی جنت وجہنم کو ملاحظہ کیا اور تمام انبیاء کرام سے ملاقات کی پھر لامکان پر جا کر اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور ابھی معراج کے سفر سے واپس آ کر اب صبح کی نماز آپ کے ساتھ ادا کی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ باہر شہر مکہ میں تشریف لے جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اس وقت مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس ﷺ باہر جا کر کفار مکہ اور قریش مکہ کو اپنے سفر معراج کی اطلاع دیں گے اور وہ لوگ آپ کو جھٹلائیں گے اور آپ پر ظلم وستم کریں گے کیونکہ اب تو نہ جناب ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور نہ ہی سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جن کے دم قدم سے کفار مکہ اور قریش مکہ ادب واحترام کرتے تھے ان دونوں کے پردہ فرمانے کے بعد کفار مکہ اور قریش مکہ تشدد پر اتر آئے تھے انہی خطرات کے پیش نظر میں نے حضور اقدس ﷺ کی چادر پاک کا گوشہ پکڑ لیا اور اپنے خطرے کا اظہار کیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم میں ضرور بر ضرور ان لوگوں کو اپنے سفر سے آگاہ کروں گا ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ ایمان لے آئیں۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ایک کنیز سے کہا تو حضور اقدس ﷺ کے پیچھے پیچھے جاتا کہ ہمیں حضور اقدس ﷺ کی خیریت کی آگاہی ہوتی رہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی چادر مبارک کا ایک کونہ (گوشہ) اپنے ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا حضور اقدس ﷺ نے میرے ہاتھوں سے اپنی چادر پاک کا گوشہ چھڑوایا تو آپ کے دل پاک سے ایک نور کا

جلوہ ظاہر ہوا جس سے میری آنکھیں چندھیا گئیں اور میں سجدہ میں گر گئی جب میں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو حضور اقدس ﷺ باہر جا چکے تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا جس نے آٹے کا مشکیزہ (تھیلا) کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور روتی ہوئی جا رہی تھی نبی رحمت ﷺ نے اس خاتون سے اس طرح رونے کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگی کہ وہ ایک یہودی کی کنیز ہے یہودی نے اسے گندم پسوانے کے لیے چکی پر بھیجا تھا وہ کہنے لگی کہ میں بیمار ہوں مجھے سخت بخار ہے اس وجہ سے مجھے واپس جاتے ہوئے دیر ہوگئی ہے اب مجھے ڈر ہے کہ مالک ناراض ہوگا اور مجھ پر تشدد کرے گا اس وجہ سے بھی اور بیماری کی وجہ سے بھی رو رہی ہوں نبی رحمت حضور اقدس ﷺ نے اس خاتون سے آٹے کا تھیلا لے کر اپنے کندھے مبارک پر رکھا اور اس کنیز کو لے کر یہودی کے دروازے پر پہنچے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ یہودی اپنے گھر سے باہر آیا اور حضور اقدس ﷺ کو تھیلا اٹھائے ہوئے دیکھا تو وہ گھبرا گیا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ اس وقت میرے گھر پر کیسے تشریف لائے تو نبی رحمت ﷺ نے کنیز کی بیماری سے آگاہ کیا اور اس کی سفارش کی۔

وہ یہودی کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا کہ یا نبی اللہ! کیا آج رات آپ کو معراج ہوئی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہاں ہوئی ہے مگر تجھے کیسے معلوم ہوا ابھی تو میں نے مکہ میں کسی سے ذکر بھی نہیں کیا اس یہودی نے حضور اقدس ﷺ کو اپنے گھر میں بڑی عزت کے ساتھ بٹھایا اور جا کر اپنے قبیلے کے تمام یہودیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ساتھ لے آیا اور پھر تورات شریف کا نسخہ لے کر آیا اور ایک جگہ سے پڑھ کر اپنے قبیلے والوں کو سنانے لگا تورات شریف میں لکھا تھا کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوگی اور اس کی نشانی یہ ہے کہ معراج کی صبح کو وہ ایک کنیز کا مشکیزہ (تھیلا) اٹھا کر یہودی کے پاس سفارش کرے گا تورات شریف کا بیان سننے کے بعد تمام یہودیوں نے تورات

شریف کو دیکھ کر اس بات کا یقین کر لیا اور پھر سب کے سب ایمان لے آئے اور سب نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر شہادت دی اشھد ان لا الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام صفات پاک کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے اور حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک سے ہزاروں سال پہلے آپ کی تمام صفات لوگوں میں مشہور تھیں آپ ﷺ کی ولادت کا شہر اور ہجرت گاہ مدینہ طیبہ سب لوگوں کے علم میں تھی اور آپ کی خاص الخاص صفت خاتم النبیین پہلی تمام امتوں میں مشہور تھی اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد فرمایا:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا"۔

"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (آخری) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنے حبیب پاک ﷺ کی خاص صفت پاک خاتم النبیین کا ذکر فرمایا ہے گو کہ آپ اس جہان ناپائدار میں سب انبیاء علیہم السلام کے بعد تشریف لائے مگر خلقت اور نبوت میں آپ سب سے اول ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے اپنے اول اور آخر ہونے کا اپنی زبان پاک سے ارشاد فرمایا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيّٖنَ فِى الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ فِى الْبَعْثِ"۔

"یعنی اگرچہ میں اس جہان میں سب انبیاء کے بعد آیا مگر اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے مجھے پیدا کیا۔"

یعنی خلقت میں میں سب نبیوں سے پہلے نبی ہوں اور بعثت میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اول ما خلق اللہ نوری یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا صحیح مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و

آسمان کی پیدائش سے بچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیریں لکھیں اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا اور منجملہ اور باتوں کے ام الکتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ بیشک محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے میں اس وقت بھی نبی تھا اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسند احمد میں لکھا اور حاکم نے تصحیح کی۔

حضرت سہیل بن صالح ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور اقدس ﷺ کل انبیاء کرام سے کس طرح مقدم (افضل) ہیں حالانکہ آپ سب کے بعد مبعوث ہوئے ہیں ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے روز اول میں آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد پیدا کی اور ان کے نفسوں پر ان سے گواہی دلائی اور عہد لیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب سے اول (پہلے) حضور نبی اکرم ﷺ نے کہا کہ بیشک تو ہمارا رب ہے اس لیے آپ سب انبیاء سے اول ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے اس لیے آپ سب انبیاء سے مقدم ہوئے حالانکہ آپ سب انبیاء کرام سے آخر میں مبعوث ہوئے ہیں اور تمام انبیاء کرام کو آپ ﷺ کی اولیت کا اقرار ہے چنانچہ حضور سراپا نور نے اپنی ولادت پاک کا حال بالا جمال یوں ارشاد فرمایا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ پاک کے پاس خاتم النبیین لکھا ہوا تھا اور آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے پھر فرمایا اے صحابہ میں تم کو اپنے بارے میں خبر دوں میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میں چشم دید واقعہ اپنی والدہ ماجدہ کا ہوں کہ جس وقت انہوں نے مجھے جنم دیا ان کے لیے ایک نور ظاہر ہوا تھا اس نور سے ان کے لیے شام کے محل روشن ہو گئے تھے۔

(بحوالہ مشکوۃ شریف مواہب انوار محمدیہ مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

وفات اور ذکر میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک پاکیزہ اصلاب و پاکیزہ ارحام سے منتقل ہوتا ہوا سیدنا عبداللہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ صلب میں تشریف لایا اس نور محمدی کی برکت سے پیشانی عبداللہ روشن رہتی تھی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سب سے چھوٹے اور پیارے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی کا خیال آیا اس وقت قریش مکہ اور خطہ عرب کی بہت سی خوبصورت عورتیں حضرت عبداللہ سے شادی کی خواہش مند تھیں مگر حضرت عبدالمطلب نے بنی زہرہ کی پاک وصالحہ خاتون سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے بیٹے کے لیے پسند فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا اور نور مصطفوی صلب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رحم سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں منتقل ہو گیا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب محمد ﷺ میرے شکم پاک میں آئے تو ایک بادل کا ٹکڑا آسمان پر وارد ہوا میں جہاں جاتی وہ بادل میرے اوپر چھاؤں کرتا میں جب بکریاں چرانے جاتی تو بکریاں میرے پیچھے پیچھے چلتیں جب میں چلتی تو پتھر میرے پاؤں کے نیچے نرم روئی کی طرح ہو جاتے اور جب کنوئیں سے پانی نکالنے جاتی تب پانی خود بخود اوپر چڑھ آتا اور میں آسانی سے پانی بھر لیتی جب میں سو جاتی تو خوبصورت حوریں مجھے پنکھے سے ہوا دیتی اور روزانہ ایک نبی خواب میں مبارک باد دیتے تھے کہ اے آمنہ! تجھے مبارک ہو کہ تم آخری نبی محمد ﷺ کی والدہ ہو غرض کہ ہر ایک مخلوق کائنات کا ذرہ ذرہ نبی آخر الزمان محمد ﷺ کی ولادت پاک کی خوشیاں منا رہا تھا۔

شادی کے دو مہینے کے بعد جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک

پچیس سال ہوئی تو آپ تجارت کے سلسلے میں قریش کے تجارتی قافلے کے ساتھ گئے اور راستے ہی میں بیمار ہو گئے اور مدینہ منورہ میں اپنے ماموں بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینہ رہ کر انتقال فرما گئے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے سخی رحم دل اور بہت خوبصورت تھے ان کی پیشانی مبارک میں نبی اکرم ﷺ کا نور پاک چمکتے رہنے سے ان کا حسن دوبالا ہوا تھا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر ملائکہ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں گزارش کی کہ اے اللہ! تیرا محبوب نبی یتیم ہو گیا ہے یتیم اس بچے کو کہا جاتا ہے جس کا والد فوت ہو جائے اور علماء حق نے لکھا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا یتیم وہ بچہ ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں ہو اور اس وقت اس کا باپ فوت ہو جائے اور علماء حق حضور اقدس ﷺ کے یتیم ہونے کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ پیدائش کے بعد شروع سے اللہ تعالیٰ کے زیر نگرانی رہے اور آپ مدارج کو پہنچے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہوا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے یتیم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ پر کسی مخلوق کا حق نہ رہے حضور اقدس ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب فوت ہوئیں تو اس وقت حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی اور دو سال کے بعد حضور اقدس ﷺ کے دادا جان سیدنا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فوت ہو گئے حقوق بعد بلوغ کے ثابت ہوتے ہیں حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقت وفات اپنے جانشین بیٹے سیدنا ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں حضور اقدس ﷺ کا ہاتھ دیا اور وصیت کی کہ میرے یتیم پوتے کا خیال رکھنا یہ بڑا بابرکت اور اعلیٰ مرتبت بچہ ہے۔

فرشتوں کے سوال پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اَنَا لَهُ وَلِیٌّ وَّ حَافِظٌ وَ نَصِیْرٌ۔"

فرمایا میں اس کا ولی ہوں اور اس کا نگہبان اور نصرت دینے والا ہوں یعنی وہ ہمارا حبیب اور خلیل ہے ہم نے اس کی عزت و تعظیم کے واسطے تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور اسی کے واسطے اپنی نشان ربوبیت کو ظاہر کیا اب ہم اس سے غافل نہیں بلکہ اس کے والی ہیں اور اس کو ایسے بلند مراتب اور مقام قربیت کو پہنچائیں گے کہ اس مقام تک آج تک نہ کوئی نبی مرسل پہنچا ہے اور نہ کوئی مقرب فرشتہ پہنچا ہے ہم اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کی حفاظت کس طرح فرمائی سورۃ والضحیٰ آیت نمبر ۶ اور ۷ میں ارشاد فرمایا:

" اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی "

''کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر ٹھکانہ دیا اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔''

تفسیر نور العرفان میں لکھا ہے کہ جب حمل شریف دو ماہ کا تھا تو والد ماجد حضرت عبد اللہ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی نہ کچھ مال چھوڑا نہ گھر نا جائیداد تو دادا جان حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو پرورش کیا جب عمر شریف چھ سال ہوئی تو والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقام ابواء میں رحلت ہوگئی آٹھ سال کی عمر مبارک ہوئی تو دادا جان سیدنا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وفات پا گئے اور اپنے فرزند ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو حضور کے حقیقی چچا تھے آپ کی پرورش کی وصیت فرما گئے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے مثال خدمت و پرورش کی اس آیت کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم نے آپ کی محبت حضرت عبد المطلب اور حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل میں ڈال دی جس سے انہوں نے کمال شفقت سے آپ کو پالا یہ پرورش در حقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی اور مضبوط ٹھکانہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آشیانے کو اپنے حبیب پاک کا ٹھکانہ بنا دیا اس آیت کا ایک مطلب یہ بھی

ہے کہ اے حبیب ہم نے آپ کو در یتیم بے مثل و بے نظیر پایا تو اپنے قرب خاص میں جگہ بخشی اور دشمنوں میں رہ کر آپ کی پرورش فرمائی پھر رسالت و محبوبیت سے نوازا۔

(خزائن و خازن و تفسیر نور العرفان)

اللہ تعالیٰ کا قرب خاص اور محفوظ ٹھکانہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا اور کفار مکہ و قریش مکہ اور عرب کے یہود و نصاری جو نبی آخر الزمان کے دشمن تھے ان کے درمیان اپنے حبیب پاک کو رکھا اور حفاظت فرمائی اور اچھی پرورش فرمائی اور اس کا ذریعہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنایا جنہوں نے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کے والد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال کیا تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے اللہ تیرا نبی یتیم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کا نگہبان اور مددگار ہوں۔

(بحوالہ انوار محمدیہ)

وقت ولادتِ مصطفیٰ شیطان کا حشر

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت یعنی ۱۲ ربیع الاول شریف تمام روئے زمین کے بت منہ کے بل زمین پر گر پڑے اور سب کے سب خاک آلودہ ہو گئے اور شیطان کو اس کے لشکر سمیت گرفتار کرلیا گیا اس نے فریاد اور نالے بہت کئے مگر اس کی ایک بھی نہ سنی گئی یہی سبب ہے کہ جب امت محمد یہ اپنے نبی اکرم ﷺ کا میلاد شریف مناتے ہیں اور ذکر ولادت مصطفی کریم کرتے ہیں تو شیطان کے دل پر شاق گزرتا ہے اور جو اس کے تابعدار (متبع) ہیں ان کو اغوا کرلیتا ہے تا کہ وہ ذکر ولادت مصطفی کریم سے باز رہیں اور دوسروں کو باز رکھنے کی ناپاک کوششیں کریں۔

شرف النبی ﷺ میں ابلیس کا نوحہ کے عنوان سے لکھا ہے کہ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پاک ہوا تو جمعۃ المبارک کی شب حضور اقدس ﷺ کا نور پاک صلب حضرت عبد اللہ سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منتقل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے خازن بہشت کو حکم فرمایا کہ بہشت کے دروازے کھول دیئے جائیں دنیا کے تمام بتوں کے سرنگوں کر دیئے جائیں ابلیس کا تخت الٹا دیا جائے اس دن ابلیس اپنا حشر دیکھ کر چالیس دن تک پہاڑوں کی غار میں جا چھپا اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا رنگ فق ہو گیا وہ چیختا چلاتا کوہ ابو قیس پر آیا آواز دی تو دنیا بھر کے شیطان جمع ہو گئے اور کہنے لگے اے ہمارے سردار تمہیں کیا ہو گیا ہے کہنے لگا اس خاتون (آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ہمیں تباہ کر دیا ہے وہ دیکھو محمد مصطفی ﷺ ایک شمشیر برہنہ بن کر دنیا میں آرہے ہیں ہمیں مار دیا جائے گا دنیا کے مذاہب مٹ جائیں گے لات و عزیٰ کو باطل قرار دے دیا جائے گا دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت (توحید الٰہی) کا چرچا ہوگا اس رسول کی امت ہوگی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے لعنت کا طوق ڈالا تھا یہ امت اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچار کرے گی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے لعنت کا طوق

سارے شیطانوں نے اپنے سردار ابلیس کو تسلی دی کہ غم نہ کرو اللہ نے فرزندان آدم کو پانچ طبقوں میں پیدا فرمایا ہے آج سے پہلے کے لوگ ان لوگوں سے سخت بھی تھے اور مال و حشمت میں بھی زیادہ تھے ہم نے جو چاہا ان سے منوایا یہ امت محمد یہ بھی ہمارے اشارے پر چلے گی ابلیس کہنے لگا تم ان پر کس طرح غالب آسکتے ہو جبکہ وہ امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر پر کار بند ہیں ان کی عادات پسندیدہ بھی ہیں اور پختہ بھی ہیں شیطان کے حواری شیاطین کہنے لگے فکر نہ کر ہم امت محمد یہ کے عالموں کو علم کے جال میں پھاندیں گے اور جاہلوں کو جہالت کی دلدل میں دھکیل دیں گے دنیا داروں کو دنیاوی کاموں میں الجھائے رکھیں گے زاہدوں کو ریاکاری میں مبتلا کر دیں گے شیطان نے کہا وہ تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوں گے اور اس پر توکل کریں گے انہوں نے کہا اگر وہ ایسے ہیں تو ہم انہیں متکبر بنا دیں گے وہ گمراہ ہو جائیں گے بخل اور ظلم ان کی طبیعت میں داخل کریں گے اور وہ آپس میں لڑ مریں گے شیطان نے کہا اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں اور دل کو سکون مل گیا ہے نوٹ: اب امت محمد یہ کو سمجھنا چاہئے کہ وہ اللہ رسول کی تابعداری کرتے ہیں یا شیطان اور اس کے حواریوں کے کہنے پر چلتے ہیں۔ راستہ خود ہی چننا ہے (مصنف)

میلادالنبی شریف کی خوشی منانے والوں کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں

ولی کامل ابن النعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور پرنور ﷺ کا دیدار کیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم جو یہ آپ کا میلاد شریف ہر سال مناتے ہیں کیا آپ ہمارے اس عمل سے خوش ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یَاابْنَ النُّعْمَانِ مَنْ فَرِحَ بِنَافَرِحْنَابِہٖ۔"

"یعنی جو شخص (میرا امتی) خوش دلی کے ساتھ ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس کے ساتھ ہیں۔"

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ ۱۲۹۶ ہجری)

حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد پاک پوری دنیا میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے پاکستان کے علاوہ تمام عرب اور افریقہ کے مسلمان ممالک ۱۲ ربیع الاول یوم عید میلاد النبی شریف پر سرکاری چھٹی کرتے ہیں اور ان ممالک کے سالانہ کیلنڈر پر سالانہ چھٹیوں میں ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر لکھا ہے کہ مولود النبی شریف کی چھٹی ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا میلاد پاک منانا ہدایت یافتہ لوگوں کا کام ہے یہ کام یہ اچھا عمل گمراہی سے دور ہے کیونکہ ہمارے حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

"لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ۔"

"یعنی میری امت ضلالت یعنی گمراہی پر مجتمع (جمع) نہ ہوگی۔"

(ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخاری شریف میں اور امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترمذی شریف کے باب شمائل میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ام المومنین فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد شریف کے منبر کو درست کیا کرتے تھے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس ﷺ کی شان بیان کریں اور عرب کے کفار اور یہود جو اشعار میں حضور اقدس ﷺ کی ہجو (بے ادبی) کرتے تھے ان کا جواب انہی کے انداز میں اشعار میں حضرت حسان بن ثابت اس منبر پاک پر کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے اور حضور اقدس ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ منبر شریف کے سامنے تشریف فرما ہوتے تھے اور حضرت حسان بن ثابت کے اشعار اپنی شان پاک میں سن کر خوشی کا اظہار فرماتے اور فرماتے بیان کر اے حسان! اور کسی کو پرواہ نہ کر یہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے تیری مدد کے لیے بھیج رکھے ہیں اور تیری مدد کے لیے جبرئیل علیہ السلام تیرے ساتھ کھڑے ہیں۔

(بحوالہ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار از لکھنو ۱۳۳۲ ہجری)

ہجرت کے چھٹے سال حضور اقدس ﷺ اپنے چودہ سو صحابہ کرام کو ساتھ لے کر عمرہ کی نیت سے مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے مقام پر قیام فرمایا کفار مکہ نے حضور اقدس ﷺ اور آپ کے صحابہ کو عمرہ کی اجازت نہ دی اور صلح حدیبیہ کے نام سے صلح نامہ تحریر کیا گیا اور آئندہ سال حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام کو عمرہ کی اجازت دی ہجرت کے ساتویں سال حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ ادا کیا جسے عمرۃ القضاہ کے نام سے جانا جاتا ہے اس عمرہ کو عمرہ الفتح بھی کہا جاتا ہے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ دو ہزار صحابہ کرام تھے سب نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا اور لبیک (تلبیہ) کہتے ہوئے مکہ معظّمہ کی جانب روانہ ہوئے حضور اقدس ﷺ کی آمد کی خبر سن کر کفار مکہ و قریش مکہ گھبرائے اور رعب میں آ کر مکہ کو خالی کر کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر جا ٹھہرے

حضور اقدس ﷺ اپنی سواری پر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے آگے آگے چلتے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے:

خلوا بنی الکفار عن سبیله
الیوم نضربکم علی تنزیله
ضرباً یزیل الهام عن مقیله
و یذهل الخلیل عن خلیله

یعنی اے گروہ کفار آج حضور اقدس ﷺ کے راستے سے الگ ہو جاؤ ہم تم کو بنا پر تنزیل ماریں گے ایسا ماریں گے کہ تمہارے سر کو گردن سے جدا کردے گا اور بھلا دے گا دوست کو دوست سے بیہقی شریف میں اول مصرع کے بعد چھ مصرع اور روایت کیئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابن رواحہ تم حضور اقدس ﷺ کے آگے چلتے ہو اور حرم اللہ میں شعر پڑھتے ہو اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عمر! اس سے الگ رہو اسے پڑھنے دو اس واسطے کہ ہر آئینہ یہ تیز تر ہے ان کے یعنی کفار مکہ کے حق میں چبھتی ہوئی گانسیوں سے یعنی ابن رواحہ کے یہ اشعار کفار مکہ کو اذیت دیں گے۔

(بحوالہ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار لکھنو ۱۳۳۲ ہجری)

اس سے ثابت ہوا کہ وقت ظہور آثار فتح کے حضور اقدس ﷺ کی شان پاک میں مدحت و نعت شریف منقبت شریف پڑھنی دشمن دین اسلام کو صدمہ دیتا ہے اور اللہ و رسول اقدس ﷺ خوش ہوتے ہیں اور پڑھنا صحابہ کرام کی سنت ہے اور حضور اقدس ﷺ کو پسند ہے اور سننا حضور اقدس ﷺ کی سنت ہے چونکہ وقت ذکر ولادت مصطفی ﷺ وہ مبارک وقت ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر فضل و کرم فرمایا کہ ان کو اپنا محبوب نبی ﷺ عطا فرمایا اور حضور اقدس ﷺ پر

درود وسلام پڑھنا کہ اس سے ایمان والوں کے دلوں کو تسکین حاصل ہوتی ہے اور شیطان اور اس کی ذریت اور اس کے حمایتوں پر ایمان والوں کو فتح حاصل ہوتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار مدینہ میں ایک شادی تھی حضور اقدس ﷺ نے انصار کے لڑکوں اور عورتوں کو آتے ہوئے دیکھا وہ شادی کی خوشی میں حضور اقدس ﷺ کی منقبت شریف (اوصاف پاک) پڑھ رہے تھے حضور اقدس ﷺ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اللھم اور ان سے فرمایا کہ تم مجھ کو انسانوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو اور تین بار یہ ارشاد فرمایا:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ وقت ولادت پاک مصطفیٰ کھڑے ہو کر حضور اقدس ﷺ کی نعت شریف منقبت شریف پڑھنا درود وسلام پڑھنا اور خوشی ومسرت کا اظہار کرنا یہ حضور اقدس ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری ہے اور محبت وعقیدت کا اظہار ہے اور اللہ ورسول ﷺ کو پسند ہے۔

(خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار ۱۳۳۲ ہجری)

مکہ المکرمہ میں محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور انوار و تجلیات کا نزول

برصغیر پاک و ہند کے اولیاء کاملین میں سے ایک ولی کامل شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں حاضر تھا اور جان کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ جان کائنات رحمۃ للعلمین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام پیش کر رہے تھے اور ان واقعات و معجزات کو بیان کر رہے تھے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ حضور اقدس ﷺ کی بعثت سے ہے ہوا اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہوگئی میں نہیں کہتا کہ میں نے وہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا معاملہ تھا بہر حال میں نے ان انوار میں غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان نوری ملائکہ کے ہیں جو ایسی نورانی و پاک مجالس اور مشاہدہ پر مامور مقرر ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ انوار رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔

(بحوالہ فیوض الحرمین)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۱۷۴ ہجری میں فوت ہوئے اس وقت عرب شریف میں ترکوں کی حکومت تھی اور ترکوں کے دور حکومت میں حرمین شریفین میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ بڑے جوش و خروش کے ساتھ منائی جاتی تھیں اور ہر مومن مسلمان ان نورانی محافل میں شرکت کیا کرتے تھے۔

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ماہ ربیع

الاول شریف روز دوشنبہ بروز پیر کو حضور اقدس ﷺ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا اور حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول شریف میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت کا ثبوت ہے فرماتے ہیں کہ بارہویں ربیع الاول شریف کو مدینہ منورہ میں یہ متبرک محفل میلاد مصطفی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں مکان ولادت مصطفی کریم ﷺ میں محفل میلاد مصطفی کریم ﷺ منعقد ہوتی ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جن کا سال وفات ۱۳۱۷ ہجری ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد شریف تمام اہل حرمین مناتے ہیں اس قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے کہ مولد النبی شریف حرمین شریفین میں ہر سال منایا جاتا ہے۔

(بحوالہ شمائم امدادیہ)

مقام مصطفیٰ فی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت شفا فرماتی ہیں کہ ولادت مصطفیٰ کی شب میں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدد کے لیے حاضر تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو میرے ہاتھوں میں آئے تو ایک آواز میرے کان میں آئی کہ کہنے والا کہتا تھا اے پیدا ہونے والے تجھ پر تیرا رب رحمت کرے اور میں نے دیکھا کہ مشرق سے مغرب تک زمین نور سی بھر گئی اس نور کی روشنی میں میں نے ملک شام کے بعض مکانات کو دیکھا میں نے آرام کے لیے تکیہ لگایا ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ ایک ظلمت اور ڈر اور لرزہ مجھ پر طاری ہوا اس کے بعد میری دائیں جانب سے ایک روشنی پیدا ہوئی میں نے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تھا کہاں لے گیا تو ان کو دوسرے نے جواب دیا کہ جانب مغرب لے گیا میں ان کو اور تمام مقامات متبرکہ میں پہنچایا حضرت شفا فرماتی ہیں کہ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے کہ پھر وہی خوف اور لرزہ اور رعب مجھ پر طاری ہوا اور میری بائیں جانب روشنی پیدا ہوئی اور کسی نے حضور کو میری گود میں سے اٹھا لیا میں نے سنا ایک ایک کہنے والا کہتا تھا کہ تم ان کو کہاں لے گئے تو دوسرے نے کہا میں اُن کو مشرق کی طرف لے گیا اور میں نے ان کو تمام مقامات متبرکہ میں پہنچایا پھر میں ان کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس لے گیا انہوں نے ان کو اپنے سینہ پر لیا یعنی اپنے سینے سے لگایا اور طہارت اور برکت کی دعا کی۔

حضرت شفا فرماتی ہیں کہ اس وقت ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو بشارت ہو تحقیق تم عزت اور شرف دنیا کے ساتھ متمسک ہو ساتھ عروہ وثقی کے آج کے بعد جو شخص تمہارے دین اور تمہاری ملت کے ساتھ تعلق رکھے گا اور تمہاری فرمانبرداری و تابعداری کرے گا قیامت کے دن تمہارے زمرہ میں محشور ہو گا۔

حضرت شفا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی شان پاک میں یہ مضمون ہمیشہ میرے دل و دماغ میں رہا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ مبعوث ہوئے اور میں اول ایمان لانے والوں میں سے ہوئی۔

(بحوالہ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار)

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب جبرئیل علیہ السلام نے سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا رب فرماتا ہے کہ اگر میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے میں نے آپ سے زیادہ اکرم اور برگزیدہ کسی کو نہیں پیدا کیا میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ جو میرے نزدیک آپ کی قدر و منزلت ہے دنیا اور اہل دنیا کو اس سے واقف کروں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب! اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔

(بحوالہ انوار محمدیہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اے مولیٰ کریم! مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تو راضی ہو جائے تو حکم ہوا اے موسیٰ!

"اِنَّ رِضَائِیْ فِیْ رِضَاكَ بِقَضَائِیْ۔"

''میری رضا تجھ میں ہی ہے کہ تو میری قضا پر راضی ہو جا تو میں تجھ پر راضی ہو جاؤں گا اور اگر تم میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک محمد ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو۔'' حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض پیش کی اے میرے رب! کلیم اور حبیب اور خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے تو اللہ کریم نے فرمایا کلیم وہ جو اپنے رب تعالیٰ کی رضا چاہیے اور حبیب وہ جس کی رضا رب تعالیٰ چاہیے کلیم طالب ہوتا اور حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔

کلیم وہ جو کوہ طور پر سفر کی منزلیں طے کر کے آئے اور رَبِّ اَرِنِیْ کہے تو جواب لَنْ تَرَانِیْ پائے اور حبیب وہ جو آرام سے کعبۃ اللہ کی گود میں سوئے اور جبرئیل علیہ السلام ان اللہ یشتاق الیک عرض کر کے جگائے کلیم مدہوش لن ترانی حبیب مامور من رانی بہ بین زفرق درمیانی میان ہر دو چنانچہ دانی

فرمایا: خلیل وہ جو امت کی بخشش کا امیدوار ہو اور حبیب وہ جس سے امت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا ہو خلیل وہ جو مانگے تو پائے اور حبیب جو پائے بے مانگے بے طلب پائے۔

خلیل وہ جو فرش پر جان مال اور اولاد کو قربان کر کے اپنے رب تعالیٰ کی رضا چاہئے۔

حبیب وہ جس کو رب تعالیٰ اپنے عرش کی خلوتوں میں اَفْدَیْتَ مُلْکِی عَلَیْكَ کہہ کر عالم وملکوت نچھاور کر کے محبوب کی رضا چاہے۔

(بحوالہ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار علیہ السلام ﷺ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن کریم صاحب قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کے اوصاف پاک سے معجزات پاک سے بھرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا اپنے حبیب پاک ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر فرمایا ہے تا کہ اہل ایمان مومن مسلمانوں (تمام امت محمدیہ) کے قلوب و اذہان انوار ایمان سے لبریز رہیں سورۃ القلم کی پہلی آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ کے اوصاف پاک اور میلاد پاک کا انتہائی خوبصورت انداز میں ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ مَآ اَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ"

"قلم اور ان کے لکھے کی قسم تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے او بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے۔"

قلم سے مراد یا تو وہ قلم ہے جس نے لوح محفوظ پر تا قیامت سارے واقعات لکھ دیئے جس کا طول آسمان وزمین کے برابر ہے قلم نے عرش پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو عرش کو سکون نصیب ہو گیا و گرنہ پہلے وہ جلال الٰہی سے کانپ رہا تھا پھر قلم سے مراد کراماً کاتبین کے قلم بھی ہیں جن سے وہ لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں پھر قلم سے مراد علماء حق کے قلم بھی ہیں جن سے وہ حضور اقدس ﷺ کی نعت شریف رب کریم کی حمد شریف دینی مسائل اور فقہی مسائل اور فتاوی لکھتے ہیں صوفیاء کرام اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ قلم حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک ہے جو کن کی کنجی ہے۔

حضور اقدس ﷺ اپنے رب تعالیٰ کی نعمت کی وجہ سے مجنون نہیں ہیں کیونکہ نبوت اور جنون کا اجتماع ناممکن ہے نبی اقدس ﷺ پر تمام جہانوں کے ایمان کا بوجھ ہے

اگر وہ مجنون ہوں تو عالم تباہ ہو جائے۔

حضور اقدس ﷺ کی تمام امت کی نیکیوں کا ثواب حضور اقدس ﷺ کو ہے کیونکہ یہ نیکیاں حضور اقدس ﷺ نے ہی سکھائی ہیں لہٰذا حضور اقدس ﷺ کے طفیل نیکیاں کرنے والے کو بھی اجر و ثواب ملے گا اور نیکیاں سکھانے والے کو بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا لہٰذا حضور اقدس ﷺ کی تمام امت جتنی بھی نیکیاں کرے گی سب کے برابر ثواب حضور اقدس ﷺ کو بھی ملے گا اس میں کسی امتی کا آپ ﷺ پر احسان نہیں ہے بلکہ پوری امت پر حضور اقدس ﷺ کا احسان ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا خلق قرآن کریم ہے یہ قرآن کریم خاموش ہے اور صاحب قرآن محمد مصطفی ﷺ جیتے جاگتے بولتے ہوئے قرآن ہیں۔

علماء حق فرماتے ہیں ''ن'' سے مراد دہان پاک مصطفی اور نقطہ سے مراد زبان پاک مصطفی اور ''مایسطرون'' سے مراد سینہ اطہر ''لوح مبارک'' ہے مطلب یہ ہے کہ رب کریم فرماتا ہے محبوب آپ کے دہان کی قسم آپ کی زبان کی قسم سینہ نوری لوح اور زبان قلم کی قسم اور وہ مفتاح کنجی زبان مبارک ہے جو اسم ذات رسالت مآب محمد ﷺ ہے اور اس کنجی سے رب کریم کے علم و حکمت کے خزانے رزق و محبت کے خزانے مغفرت جنت کے خزانے رافت و رحمت کے خزانے اور عالم امر عالم تقدیر عالم خلق عالم تدبیر کے خزانے اسم محمد ﷺ سے کھلتے ہیں اور عرش عظیم ان کا برزخ ہے عالم غیب و عالم شہادۃ حجرہ اخفاء و عدم میں مقفل تھے جس کنجی سے ان کا قفل کھولا گیا وہ مفتاح ''کنجی'' اسم محمد ﷺ ہے جس سے یہ عالم میدان ظہور میں آئے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد فرمایا:

''لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔''

''اس کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں۔''

اس آیت مبارک میں اللہ تعالیٰ نے دو الفاظ کی طرف اشارہ فرمایا (۱) مفتاح یعنی عالم امر عالم غیب کی کنجیاں (۲) مقالید یعنی عالم خلق کی کنجیاں مفاتیح اور مقالید دونوں جمع کے صیغے میں جو کثرت خزائن پر دال ہیں۔

مفتاح کا پہلا حرف م اور آخری ح اور مقالید کا پہلا حرف م اور آخری د اور م ح م د سے بنا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں اور عدم سے وجود میں لایا اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کا ظہور بھی اسی پاک نام محمد ﷺ سے فرمایا تو پھر روح وجسد سے انسان جو عالم امر عالم خلق کا جامع ہے معرضِ وجود میں آیا۔

وقت ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنا مستحسن ہے

ولی کامل حضرت شیخ حسن بن علی الشافی المدابغی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں مومن مسلمانوں کی اکثر عادت ہے کہ ولادت مصطفی کریم ﷺ کے وقت کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھتے ہین تو یہ بدعت حسنہ ہے اور مستحسن ہے کیونکہ اس میں اپنے نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر ہے اور امتی کے لیے فرح اور سرور کا باعث ہے۔

سید جعفر البرزنجی المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مدینہ طیبہ کے علماء حق میں سے ہیں اپنے رسالہ مولد النبی ﷺ میں فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی پیدائش مبارک کا ذکر آئے تو اٹھ کھڑے ہونے کو مستحسن جانے کیونکہ اس شخص کو خوشی ہو جو ایسا عمل کرتا ہے اس لیے کہ اس عمل میں حضور اقدس ﷺ کی نہایت تعظیم ہے۔

شیخ یوسف بن محمد الایدل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مکہ معظمہ کے فحول علمائے متاخرین میں سے ہیں اپنے اجوبہ میں سید جعفر البرزنجی کے قول کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ حرمین شریفین کے سب علماء حق اور عوام کا عمل اس پر ہے کہ وقت ولادت مصطفی کریم ﷺ پر اٹھ کھڑے ہونا اور درود وسلام پڑھنا کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی تعظیم ہے جو کہ پوشیدہ نہیں۔

علامہ حافظ مغلطائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کے ذکر کے وقت جو شخص ادب واحترام سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے یہ مستحب عمل ہے اور تمام مسالک یعنی شافعی اور حنفی اور مالکی اور حنبلی کے تمام علماء اس کو مستحب مانتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قیام کرنا نبی اکرم ﷺ کے اکرام وتعظیم سے ہے اور آپ ﷺ کی اکرام وتعظیم تمام ایمان والوں پر واجب ہے آپ کی ظاہری حیات طیبہ

میں بھی اور وفات پاک کے بعد بھی اور اس میں شک نہیں کہ آپ کی ولادت شریف کے ذکر کے وقت قیام کرنا باب تعظیم واکرام سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا ہے اگر آدمی اپنی آنکھوں کے حدقوں (پلکوں) پر بھی کھڑا رہے تو یہ حضور اقدس ﷺ کے حق میں کم ہے۔

حضرت مولانا محمد سلامت اللہ الصدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام میں لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کے مفتیان مذاہب اربعہ بھی اس پر فتوی دیتے ہیں اور شیخ عبداللہ بن محمد المبرغنی جو مکہ معظّمہ کے مفتی حنفی ہیں اور شیخ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ نے بھی لکھا ہے کہ سید الاولین والاخرین ﷺ کے ولادت شریف کے ذکر مبارک کے وقت قیام کرنا مستحسن عمل ہے اور وہ خوب ہے کیونکہ ہم پر حضور اقدس ﷺ کی ولادت شریف کے ذکر کے وقت قیام کرنا (ادب سے کھڑا ہونا) واجب ہے کیونکہ علمائے اعلام اور پیشوایان دین واسلام اس کو مستحسن جانتے ہیں اور اس بات کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کی ولادت شریف کے ذکر کے وقت نبی اکرم ﷺ کی روحانیت تشریف لاتی ہے پس اس وقت تعظیم اور قیام واجب ہے۔

حضرت مولانا شیخ عبداللہ الرحمن سراج الحنفی المفسر فرماتے ہیں کہ مولد شریف قرأت کرتے وقت جب نبی اکرم ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر آیا تو قیام کرنا (ادب کے ساتھ اٹھ کھڑا ہونا) ایمہ اعلام ایک دوسرے سے وارث ہوتے آئے اور اس کو ائمہ اور حکام نے ثابت رکھا اس پر نہ کسی نے انکار کیا اور نہ کسی نے اس کا رد کیا اس سبب سے وہ مستحسن ہوا اور نبی اکرم ﷺ کے سوائے کون شخص مستحق تعظیم ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہے کہ مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنی جس کو مسلمانوں نے خوب دیکھا سو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خوب ہے بس وہی خوب ہے۔

حضرت مولانا شیخ عثمان حسن دمیاطی شفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک فتوی

بہت بسط سے قیام مستحسن ہونے سے لکھا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ مولد شریف قرأت کرتے وقت سید المرسلین ﷺ کی ولادت شریف کے ذکر کے وقت حضور اقدس ﷺ کی تعظیم کے لیے قیام کرنا ایک امر ہے جس کے مستحسن اور مطلوب اور مستحسن اور مندوب ہونے میں کچھ شک نہیں اور اس کے کرنے والے کو ثواب سے پورا حصہ اور بڑی نیکی حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم ہے جن کے سبب سے ہم کو اللہ تعالیٰ نے ظلمات کفر سے نکال کر نور ایمان تک پہنچایا اور ان کے سبب (صدق) سے ہم کو آتش جہل سے رہائی دے کر جنات معارف وایقان تک پہنچایا پس حضور اقدس ﷺ کی تعظیم کرنے میں رضائے رب العالمین کی طرف شتابی ہے اور اظہار محبت وعقیدت ومودت ہے۔

امام زاہد قدوہ معمر ابی اسحق ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن جماعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ طیبہ حاضر تھے اور مولد النبی شریف کا مبارک دن آیا تو کھانا پکا کر میلاد النبی کی خوشی میں لوگوں کو کھلایا اور فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو اس مبارک مہینے کے ہر روز عمل مولد شریف کرتا۔

(ربیع الانوار فی مولد سید ابرار ﷺ)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد میں فرماتے ہیں کہ اصل عمل مولد کا جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے اور حضور اقدس ﷺ کی پیدائش کے روایات بولے جاتے ہیں اور تولد کے وقت جو علامات نمود ہوئے (معجزات) ان کا ذکر کرتے ہیں اس کے بعد دستر خوان بچھا کر لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں یہ ایک اچھا عمل ہے مستحسن ہے جس سے ثواب اس کے صاحب کو پہنچتا ہے کیونکہ اس میں حضور اقدس ﷺ کے مرتبہ اعلیٰ شان کی تعظیم اور مولد النبی شریف کی خوشی ظاہر کرنی ہے۔

شیخ محمد بن الفضل قاسم الرصاع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تذکرۃ المحبین میں فرماتے ہیں

کہ حضور اقدس ﷺ کے آداب محبت میں سے ہے کہ آپ کے میلاد شریف کی رات اور دن کو جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہر کیا اس کی تعظیم کی جائے اور وہ مبارک دن بارہ ربیع الاول کی شب ہے پس سزاوار ہر شائق اور محب کی کہ اس شب میں اور اس کی صبح کو خوشی اور بشارت ظاہر کرنا اور اپنے مقدور موافق اپنی اہل و اولاد کو تمتع پہنچانا تا کہ اس کی برکت حاصل ہو اور ان کو خوشی ہو اور ان کو معلوم کروائے کہ یہ جو اہتمام کیا گیا وہ فقط اس مبارک شب کی محبت اور سرور اور اس کی فضل کے اہتمام کے لیے اور اپنی اہل و اولاد کو ظاہر کرے کہ یہ رات اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام راتوں سے افضل ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔

(ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ)

میلاد مصطفیٰ منانا امتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف پر خوشی کرنا اور ماہ ربیع الاول شریف میں احوال ولادت باسعادت پڑھنا وقت ولادت شریف کے معجزات وعجائبات کو بیان کرنا اور کھانا پکا کر کھلانا عاشقان بارگاہ مصطفوی کا کام ہے اور جس کے دل سے ایمان کی حلاوت ختم ہو چکی اور وہ ابلیس لعین کے تابع ہو کے حضور اقدس ﷺ کی ذات پاک سے بغض و عناد رکھ کے اپنی گردن میں لعنت اور ردّت کا طوق ڈال کر میلاد مصطفی کی محافل چراغاں اور میلاد شریف کے کھانے پر اعتراض کرے یا بُرا جانے وہ ایمان سے دور ہے اور گمراہی کا شکار ہے

۱۲ ربیع الاول شریف کے مبارک دن قرآن شریف کی تلاوت کرنا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنا اور حضور اقدس ﷺ کے میلاد پاک کے دن کی خوشی کرنا فرحت محسوس کرنا یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اظہار محبت ہے اور امتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے۔

قرون ثلاثہ کے بعد جب سے امت محمدیہ میں حضور اقدس ﷺ کے میلاد پاک کی محافل سجائی جانے لگیں تو تمام ملکوں کے لوگ سب اپنے اپنے شہروں میں دیہاتوں میں اس ماہ مبارک میں میلاد مصطفیٰ پر اہتمام کرنے لگے اور طرح طرح کے کھانے پکانا اور لوگوں کو کھلانا اور ان پر احسان کرنا اور صدقات دینا اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا مساجد کو سجانا روشنیاں کرنا قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرنا اللہ تعالیٰ کے ذکر کی محافل سجانا اور نبی اکرم ﷺ کے ولادت شریف کا حال اور آپ ﷺ کی کرامتیں اور بہت سے معجزات جو ظاہر ہوئے ان کو بیان کرنا اور لوگوں کے دلوں کو نور ایمان سے منور کرنا ہے خوشی اور مسرت کو ظاہر کرنا یہ امت محمدیہ کی اپنے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار ہے۔

امت محمدیہ کے ولی کامل امام الجلیل شمس الدین بن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مجربات سے ہے کہ جو بندہ مومن اپنے نبی اکرم ﷺ کا میلاد شریف منائے خوشی و مسرت کا اظہار کرے تو اس کو سارا سال امان رہے گا رزق میں برکت ہوگی۔

امام ابن الجزری فرماتے ہیں کہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا ایسی مذمت کہ مافوق اس سے کوئی مذمت نہیں سو اس نے نبی اکرم ﷺ کی مولد شریف کی شب خوشی کی اور اپنی کنیز کو آزاد کیا تو اس کو اس خوشی کرنے کے سبب عذاب میں تخفیف ہوئی تو مسلمان جو نبی اکرم ﷺ کی امت سے ہے وہ اپنی نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق اپنے نبی اقدس ﷺ کی محبت میں خرچ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کس قدر ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

ولی کامل الشیخ محمد بن الفضل قاسم الرصاع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تذکرہ المحبین میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے آداب محبت سے ہے کہ آپ کی میلاد شریف کی رات اور دن کو جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہر کیا اس کی تعظیم کرنا خوشی اور بشارت کو ظاہر کرنا اور اپنے مقدور موافق اپنی اہل و اولاد کو تمتع پہنچانا تا کہ اس کی برکت حاصل ہو اور ان کو معلوم کروائے کہ یہ جو کیا گیا فقط حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کے مبارک دن کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے اہتمام کے لیے ہے اور اپنی اہل و اولاد کو ظاہر کرے کہ یہ رات مولد النبی شریف کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام راتوں سے افضل ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ہیں اور ان کو حضور اقدس ﷺ کی صفات پاک اور جمال پاک اور حسن و کمال اور فضائل و شمائل اور کلام و فصاحت اور کرم و جود اور خلق و عفو اور بخشش اور معجزات بیان کرے تا کہ ان کے دلوں میں حضور اقدس ﷺ کی محبت اور تعظیم قرار پائے اور وہ صحیح العقیدہ مومن مسلمان بنیں کیونکہ طفولیت میں اچھے عقائد کی تعلیم کرنا گویا

پتھر پر نقش کرنا ہے خصوصا اطفال (بچے) عجیب قصوں کے مشتاق رہتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کے معجزات عجب عجائب سے ہیں اور حق یہ ہے کہ اپنے بچوں آل اولاد کو اس مبارک دن احسن زینت سے سنواریں اور طاقت کے مطابق ان کے استادوں کا دل خوش کریں تا کہ وہ بچوں کی تربیت اچھے انداز میں کرتے رہیں۔

(بحوالہ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ مدراس ۱۲۹۶ ہجری)

ولادت پاک کے ذکر کے وقت ادب سے کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنا

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کا جشن منانا خوشیاں منانا یہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی سنت ہے اور ولادت پاک کے ذکر کے وقت کھڑے ہو کر باادب حضور اقدس ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام پڑھنا یہ بھی نوری ملائکہ کی سنت ہے امت محمدیہ کے علماء حق فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک ۱۲ ربیع الاول شریف صبح صادق کے وقت باآدب کھڑے ہو کر حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام پڑھنا مستحب ہے اور حضور اقدس ﷺ کے ذکر پاک کے وقت علماء حق کی کثیر جماعت اس بات کی قائل ہے کہ حضور اقدس پر درود و سلام پڑھنا واجب ہے کیونکہ اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور توقیر ہے اور اپنے نبی اقدس ﷺ کی عزت اور توقیر ہر مومن مسلمان پر فرض ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک کے ذکر کے وقت کھڑا ہونا تعظیم و اکرام کی ایک بڑی شاخ ہے۔

امت محمدیہ کے ایک ولی کامل فرماتے ہیں کہ میں اس ذات مقدس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا تو اس کے وسیلہ سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تقریب و نزدیکی (قرب الٰہی) ڈھونڈنے کے لیے ایسا ضرور کرتا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے جس وقت اس دنیا میں قدم مبارک رکھا ۱۲ ربیع الاول شریف کی صبح صادق کے وقت تو اس وقت سے صحیفہ دنیا کا ایک نیا ورق الٹا اس دن سے زمین آسمان پر فخر کر رہی ہے اس دن آسمان کے نوری فرشتے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر پرے باندھے (ادب سے کھڑے ہو کر) طالب زیارت کھڑے تھے آتش

پرستوں کا معبد جس میں ہزار رہا سال سے آگ جل رہی تھی سرد پڑ گیا کعبۃ اللہ کے تمام بت سرنگوں ہو گئے کسریٰ کا ایوان زلزلہ میں آیا زمین و آسمان میں منادی ہو گئی کہ فخر آدمیان و عالمیان و شفیع مذنبان سرور دو جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہو گئے ہیں۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار میرٹھ)

حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور مجھ کو میری امت کی طرف سے پڑھا گیا سلام پہنچاتے ہیں پس میرا جو امتی دن میں سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے جن میں تیس دنیا میں اور ستر عقبیٰ (آخرت) میں پوری کرتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا کئے ہیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے علم اور چاندی کے کاغذ ہیں اور سوا اس درود شریف کے جو مجھ پر اور میری اہل بیت اطہار پر پڑھا جاتا ہے وہ فرشتے اور کچھ نہیں لکھتے۔

امت محمدیہ کے اولیاء کاملین وصوفیاء عظام فرماتے ہیں کہ بادشاہوں اور بزرگوں کی عادت ہے کہ جو شخص ان کے دوست کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے وہ اس کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب بادشاہوں کا بادشاہ اور سب بزرگوں سے زائد بزرگ ہے اور اس کرم کا سزاوار ہے کہ جو شخص اس کے حبیب پاک کی تعظیم کرے اور ان پر ان کی آل پاک پر درود بھیجے اس کی رحمت سے سرفراز ہو اور اس کے سب گناہ مٹائے جائیں اور درجے بلند کیے جائیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ یعنی جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اس کو اکثر زیادہ یاد کرتا ہے تو امتی کو چاہئے کہ اپنے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ سے زیادہ محبت کریں اور ثبوت محبت کے لیے بکثرت درود وسلام بھیجا کریں اور اپنے نبی اقدس ﷺ کے ذکر خیر و ذکر ولادت باسعادت کی مجلس ومحافل

منعقد کیا کریں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اور درجات میں بلندی کے لیے رسالت مآب کی ذکر پاک وولادت پاک کی محافل پاک میں حاضر ہوکر کمال خشوع وخضوع کے ساتھ ذکر رسالت مآب سنیں اور حضور اقدس ﷺ کے ذکر میلاد پاک میں یہ تاثیر ہے کہ جس گھر میں پڑھا جاتا ہے ایک سال تک وہاں خیر وبرکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے اور اس واسطے حصول برکت کے لیے مکہ پاک و مدینہ پاک ومصر وشام اور یمن کے لوگ ہمیشہ محافل میلاد پاک ومحافل ذکر مصطفیٰ سجاتے رہتے ہیں اور درود وسلام پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں۔

ولی کامل الشیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ماثبت من السنۃ میں فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اہل اسلام ماہ ربیع الاول شریف میں محافل میلاد سجاتے ہیں اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہیں اور اظہار سرور اور تکثیر حسنات اور اہتمام قرات مولد عمل میں لاتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اور بسبب کثرت خیرات اور پڑھنے حال ولادت پاک اور اظہار سرور فرحت کے افضال عظیمہ ان کے واسطے ظاہر ہوتی ہیں۔

حافظ امام ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں کہ اہل حرمین شریفین اور مصر ویمن وشام اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد النبی شریف منعقد کیا کرتے ہیں اور اور ربیع الاول شریف کا چاند دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں اور اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور انواع زینت عمل میں لاتے ہیں خوشبو اور سرمہ لگاتے ہیں اور ان دنوں میں خوشی کرتے ہیں اور جو کچھ نقد وجنس سے میسر ہوتا ہے بہ کمال خوشی وشادمانی اس ماہ مبارک میں صرف کرتے ہیں اور مولد النبی شریف پڑھتے اور سنتے ہیں اہتمام بلیغ رکھتے ہیں اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہیں اور یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ برکت مولاد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور فراخی رزق اور زیادتی مال واولاد اور دوام امن وامان شہروں میں اور چین وآرام گھروں میں حاصل ہوتا ہے۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار ﷺ)

مقام حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک صحابی نے کہا کہ یہ بات کتنی حیرت انگیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مخلوق میں سے اپنا خلیل بنایا ایک اور صحابی نے کہا کہ یہ اس سے عجیب تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا ایک صحابی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کا ایک کلمہ اور اس کی جانب کی روح ہیں ایک اور صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو صفی بنایا تھا اسی واسطے انہیں آدم صفی اللہ کہا جاتا ہے صحابہ کرام کی اس گفتگو کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ بھی اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف فرما ہوئے اور صحابہ کی مجلس میں آئے اور فرمایا اے صحابہ! میں نے تمہاری گفتگو سن لی ہے اور تمہارا تعجب کرنا بجا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام واقعی اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام واقعی اللہ تعالیٰ کی جانب کی روح ہیں اور آدم علیہ السلام کے صفی اللہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں لیکن میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر یہ نہیں کہتا اور قیامت کے روز لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہتا اور وہ بھی میں ہوں کہ سب سے پہلے جس کو شفاعت کرنے کی اجازت ملے گی اور وہ بھی میں ہوں گا جس کی شفاعت سب سے پہلے مقبول ہوگی اور وہ بھی میں ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور جس کے لیے جنت کا دروازہ کھلے گا پس میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا اور میرے ساتھ میرے غریب امتی ہوں گے اور یہ بھی فخر یہ نہیں کہتا اور میں سب اگلے پچھلوں سے زیادہ معزز و مکرم ہوں یہ بھی فخر یہ نہیں کہتا۔

(بحوالہ ترمذی شریف، دارمی، جواہر البحار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے تمہیں اپنا خلیل ٹھہرایا اور تورات میں تمہارے متعلق لکھا ہوا ہے کہ آخری نبی حبیب الرحمن ہے۔

(جواہر البحار)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو محبت اور خلت میں پہلے انبیاء کرام پر فضیلت دے کر ممتاز فرمایا ہے اور ایمان والوں مومن مسلمانوں کی زبانوں پر آپ ﷺ کا لقب حبیب اللہ جاری و ساری سے جو تا قیامت جاری رہے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل بناتا۔

(بخاری شریف باب الفضائل)

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہارا نبی اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔

(بحوالہ صحیح مسلم، جواہر البحار)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم فرقان حمید میں بار بار میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر فرمایا ہے تاکہ تا قیامت اہل ایمان مومن مسلمان اپنے نبی اکرم ﷺ کا میلاد پاک قرآن کریم کے عین مطابق مناتے رہیں اور کسی مخالف بدعقیدہ بد مذہب کے منفی پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۸ میں اپنے حبیب پاک ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا:

"لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ"

''بیشک تمہارے پاس تشریف لائے وہ رسول جو لوگ تم میں اشرف اور افضل ہیں ان میں سے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ایمان والوں پر کمال مہربان۔''

حضور اقدس ﷺ تمام انسانوں کے رسول ہیں اشرف اور افضل لوگوں سے مراد تمام انبیاء کرام ہیں ان میں سے تشریف لائے اور حسب ونسب میں جو تمام لوگوں سے افضل واشرف ہیں ان میں سے تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ کی آخری آیات مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد شریف کا ذکر فرمایا ہے حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری اور حضور اقدس ﷺ کے بے پناہ فضائل پاک کا ذکر فرمایا ہے اور محافل میلاد مصطفیٰ کریم میں اہل ایمان مومن مسلمان (تمام امت محمدیہ) بھی اللہ تعالیٰ کی سنت پاک پر عمل کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک پر رونما ہونے والے معجزات وکرامات کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے نبی اکرم ﷺ کے فضائل وشان پاک کا ذکر کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ میلاد پاک منانا

قرآن کریم کی آیات مبارکہ کے عین مطابق ہے۔

(تفسیر نور العرفان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۃ التوبہ کی آیت مبارک لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ بیشک آیا تمہارے پاس رسول جو لوگ تم میں اشرف و افضل ہیں ان میں سے پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے از روئے حسب و نسب ماں اور باپ کی جانب سے افضل اور نفیس تر ہوں اور میرے آباؤ و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تا میرے والدین کریمین تک سب کے سب پاکیزہ اور طاہر ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے والدین پاکیزہ اور طاہر ہیں اللہ تعالیٰ مجھ کو بحالت مصفی مہذب ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ میں منتقل کرتا رہا جس موقعہ پر نسب میں دو شاخیں ہوتی تھیں یعنی جب ایک باپ کی کئی اولادیں ہوتی تھی تو جو سب میں افضل اور مکرم ہوتا تھا میرا نور اس میں ہوتا تھا۔

(بحوالہ امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم۔انوار محمدیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے اور حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تمام زمین پر مشرق اور مغرب میں تلاش کر چھوڑا میں نے محمد رسول اللہ ﷺ سے کسی کو افضل اور بہتر نہیں پایا اور نہ کسی باپ کے بیٹوں کو بنی ہاشم سے افضل دیکھا۔

(بحوالہ طبرانی، امام احمد، بیہقی شریف، ابونعیم)

محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اور اس کا اجر و ثواب

علامہ ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالہ مولد میں لکھتے ہیں کہ کسی مسلمان کے پڑوس میں ایک یہودی خاندان آباد تھا اس خاندان کی یہودیہ خاتون مسلمان کے ساتھ سخت متعصب تھی اور سخت منکر اسلام تھی وہ مسلمان ہر سال ماہ مبارک ربیع الاول شریف کی آمد مبارک کے ساتھ ہی بڑی خوشی کا اظہار کرتا اور محفل میلاد مصطفی ﷺ سجاتا لوگوں کو غریبوں کو کھانا کھلاتا تھا وہ یہودیہ عورت ایک دن اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے یہ مسلمان بہت مال خرچ کرتا ہے اور طرح طرح کے کھانے پکا کر فقیروں کھلاتا ہے اس کے خاوند نے کہا کہ یہ مہینہ مبارک اس مسلمان کے نبی اکرم کی ولادت کا ہے یہ اپنے نبی کی ولادت کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی۔

رات کو یہودیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہستی تشریف فرما ہیں جن کا چہرہ پاک چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہے اور ان کے گرد ان کے جلیل القدر صحابہ بیٹھے ہیں اس یہودیہ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں یہودیہ نے کہا کہ اگر میں کچھ عرض کروں تو آپ مجھے جواب دیں گے کہا کہ ہاں تم اپنی عرض پیش کرو۔

اس یہودیہ خاتون نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لبیک اس پر وہ یہودیہ رونے لگی اور عرض کیا آپ نے مجھے کس طرح محبت سے جواب دیا حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے اللہ تجھے ہدایت کرے گا یہودیہ نے خواب میں کلمہ طیب پڑھا اور خواب ہی میں عہد کیا کہ صبح سب مال حضور اقدس ﷺ کی محفل میلاد شریف میں صرف کروں گی جب صبح وہ بیدار ہوئی تو اپنے شوہر کو دیکھا کہ سامان مجلس میلاد

میں مشغول ہے خاتون نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے خاوند نے کہا جس پاک نبی پر تورات کو ایمان لائی ان کی محفل میلاد شریف کا سامان کرتا ہوں خاتون نے تعجب سے کہا تو اس حال سے کیسے واقف ہوا کہنے لگا تیرے اسلام لانے کا بعد میں بھی اس پاک ہستی پر ایمان لایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اور تجھے اس دین اسلام پر جمع کیا اور گمراہی سے نجات دے کرامت محمدی ﷺ میں داخل فرمایا۔

(بحوالہ مطلع الانوار فی ذکر مولود سید الابرار میرٹھ)

قرآن کریم اور میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اپنے حبیب پاک محمد مصطفی ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کا مشاہدہ کرنے والا بنا کر بھیجا یعنی حاضر و ناظر بنا کر بھیجا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے جہان بنائے ہیں زمین و آسمان بنائے جنت و جہنم بنائے فرشتے پیدا فرمائے تمام کائنات بنائی آدم علیہ السلام و حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا اس وقت سے حضور اقدس ﷺ اس کائنات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور ہر چیز کائنات کی عرش الٰہی سے لے کر تحت الثریٰ تک سب کا سب ذرہ ذرہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کی نگاہوں کے سامنے ہے اور حضور اقدس ﷺ ہر ایک چھپی و کھلی چیز کا ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۵ اور ۴۶ میں میلاد مصطفیٰ کریم کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا"

"اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔"

شاہد مشاہدہ سے ہے یا شہود سے یا شہادت سے ہے یعنی اے حبیب ہم نے تمہیں دونوں جہانوں کا مشاہدہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے بلکہ تمام جگہ میں حاضر بنا کر بھیجا کہ ہر جگہ تمہارا علم و تصرف جاری ہے جیسے سورج کہ ہر جگہ نور دیتا ہے اور سارے مومنوں اور کافروں کا گواہ بنا کر بھیجا ہے کہ قیامت کے دن آپ سب اولاد آدم کے عینی شاہد (آنکھوں سے دیکھنے والے کانوں سے سننے والے) ہوں گے حضور اقدس ﷺ دنیا میں

لوگوں کے جنتی و جہنمی ہونے کی خبریں دیتے ہیں اور آج چودہ سو سال گزر جانے کے بعد اسی ظاہری دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی لوگوں یعنی اپنے امتیوں کو اپنی نعت شریف پڑھنے والوں کو درود و سلام پڑھنے والوں کو جنت کی خوشخبری اور جہنم سے آزادی کی خوشخبری دے رہے ہیں خیال رہے کہ تمام نبی اللہ کے گواہ بھی تھے اور اس کی رحمتوں کے بشیر اور اس کے عذابوں کے نذیر تھے مگر ان کی گواہی و بشارت سنی ہوئی اور ہمارے حضور اقدس ﷺ کی گواہی آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہے ہمارے حضور اقدس ﷺ نے جنت و جہنم کو دیکھا فرشتوں کو انبیاء کرام کو دیکھا اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور لوگوں کو بتلایا تو جب عینی شاہد آجائے تو پھر کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں رہتی حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کے داعی ہیں صرف داعی الی الصفات نہیں بلکہ داعی علی الذات باری تعالیٰ ہیں اور حضور اقدس ﷺ ساری خلق کے دائمی نبی ہیں کیونکہ یہاں بغیر قید کے آپ کی رسالت مذکور ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو چمکا دینے والا آفتاب فرمایا ہے ایسا آفتاب کہ دنیا کا آفتاب (سورج) بھی آپ سے نور حاصل کرتا ہے آسمان کا آفتاب سراجاوھاجا ہے یعنی چمکتا چراغ ہے مگر آسمان کا آفتاب دل کے اندھیرے اور قبر کے اندھیرے کو روشن نہیں کرسکتا مگر ہمارے حضور اقدس ﷺ ایسے روشن آفتاب ہیں کہ آپ دل کے اندھیرے کو بھی روشن کررہے ہیں اور قبر کے اندھیروں کو بھی روشن کررہے ہیں امت محمدیہ کے علماء حق نے حضور اقدس ﷺ کی صفت پاک سراجا منیرا کی چار تشبیہ بیان فرمائی ہیں۔

نمبر اول تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے اور مکان روشن ہوجاتا ہے اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے نورانی وجود پاک سے کفر و شرک کی تاریکی دور ہوئی اور تمام عالم (پوری دنیا) نور ایمان و عرفان سے منور اور روشن ہوگیا اور ابھی بھی یہ فیض جاری ہے۔

نمبر دوم تشبیہ یہ بیان فرمائی کہ جس گھر میں چراغ روشن ہوتا ہے اس گھر میں چور

نہیں داخل ہوتا اسی طرح جس دل میں حضور اقدس ﷺ کی محبت کا چراغ روشن ہوتا ہے وہ دل نور ایمان سے لبریز ہوتا ہے اور شیطان اس دل پر قابو نہیں پا سکتا نہ اس کے وسوسے اس دل میں داخل ہو سکتے ہیں۔

تیسری تشبیہ یہ کہ چراغ کا نور خانہ تیرہ (اندھیرے کمرے) کو روشن کرتا ہے اور محبت رسول کا نور دل کے اندھیرے کو روشن کرتا ہے اور دل کے اندھیرے کسی اور چراغ سے دور نہیں ہوتے یہ دل کے اندھیرے نور مصطفوی سے ہی دور ہوتے ہیں۔

چوتھی اہم تشبیہ یہ بیان فرمائی کہ جس گھر میں روشن چراغ ہوتا ہے وہاں بیٹھنے سے جی نہیں گھبراتا کسی موذی چیز کا ڈر نہیں ہوتا اور جس دل میں محبت رسول ہو اس دل میں غم والم داخل نہیں ہو سکتے۔

عظمت و شان کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں ایک جز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ یہ دونوں جز اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں علیحدہ علیحدہ بیان فرمائے ہیں پہلا جز سورۃ محمد کی آیت نمبر ۱۹ میں بیان فرمایا گیا۔

"فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

"تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔"

دوسرا جز سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹ کے شروع میں بیان فرمایا گیا۔

"مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ"

"محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

کلمہ طیبہ کا پہلا جز لا الہ الا اللہ دعویٰ ہے اور دوسرا جز محمد رسول اللہ اس کی دلیل ہے اور دعوی نور ہے تو اس کی دلیل بھی نور ہی ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص صدق دل کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو اس کا دل نور ایمان سے لبریز ہو جاتا ہے اور اس کے گناہوں کی کالک (کالی سیاہی) دور ہو جاتی ہے دوسری اہم بات یہ کہ لا الہ الا اللہ حقیقت ہے اور محمد رسول اللہ شریعت ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا جنت کی کنجیاں ہیں کنجیاں اس لحاظ سے فرمایا کہ جنت کے ہر دروازہ کی کنجی یہ ہی کلمہ طیب ہے اور کنجیاں جمع کا صیغہ فرمایا کیونکہ اس کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ اس لیے دونوں کے مجموعہ سے جنت کا ہر دروازہ کھلے گا حدیث پاک میں جہاں جہاں جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے محفوظ ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد پورا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مراد ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت کی قیمت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

حضور نبی اکریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں پر نہ قبروں میں وحشت ہوگی نہ میدان حشر میں پریشانی ہوگی اور اس وقت وہ منظر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں جب وہ (روز قیامت) اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور کہیں گے کہ تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لیے رنج وغم کو دور کر دیا اور یہ کلمہ طیبہ کی برکت سے ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لَا اُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا یعنی میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص اس کلمہ (طیبہ) کو کہتا رہے گا میں اس کو عذاب نہیں کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرمایا کہ تمام ذکروں میں افضل ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل دعا استغفار ہے پھر اس کی تائید میں سورہ محمد کی آیت فاعلم انہ لا الہ الا اللہ تلاوت فرمائی آخر تک۔

(بحوالہ طبرانی)

اللہ تعالیٰ نے جب اپنا عرش بنایا اور اس پر اپنی عظیم الشان کرسی رکھی اور استوا فرمایا تو عرش اللہ کے خوف سے کانپنے لگا اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم فرمایا کہ ساق عرش پر لکھ قلم نے لکھا لا الہ الا اللہ مگر عرش کانپتا رہا پھر قلم نے لکھا محمد رسول اللہ تو عرش کو سکون آ گیا نام محمد ﷺ بے قرار دلوں کا قرار اور بے سکون دلوں کا سکون ہے قلم نے سب سے پہلے کلمہ توحید ورسالت لکھا اور سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے کلمہ طیب پڑھا۔

آدم علیہ السلام سے جب لغزش ہوگئی تو اللہ نے اپنی جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا جنت کی نعمتوں کی محرومی اور زمین کی سختی اور اللہ تعالیٰ کے حکم عدولی پر آدم علیہ

السلام تین سو سال روتے رہے پھر انہیں یاد آیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ معافی طلب کی۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ اَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ خَطِیۡئَتِیۡ بِاِسۡمِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔"

''اے اللہ میں تیرے حضور اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں
تیرے محبوب کے اسم پاک محمد ﷺ کا صدقہ۔''

حضور اقدس ﷺ کے اسم پاک کا واسطہ سنتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کلام فرمایا وگرنہ تین سو سال تک اللہ نے ان سے کلام نہ فرمایا تھا۔ تو بارگاہ مجیب الدعوات سے حکم ہوا اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچانا ابھی تو آپ کا جوہر روحانی صدف جسمانی میں بھی نہیں آیا تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں اپنی طرف کی معزز روح پھونکی اور میں نے آنکھیں کھولیں تو میں نے ساق عرش پر لکھا دیکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔

تو میں نے جان لیا کہ یہ تیرا ایک بندہ ہے جو ساری کائنات میں تجھے محبوب اور مقرب ترین ہے تو اللہ کریم نے ارشاد فرمایا اے آدم واقعی محمد ﷺ میرے محبوب اور حبیب اور خاص قرب والے ہیں چونکہ تو نے میری بارگاہ کریمی میں میرے محبوب رسول اکرم محمد ﷺ کا واسطہ اور وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا میں نے تیری لغزش معاف کی اور فرمایا اے ابوالبشر آدم! لَوۡ لَاہُ مَا خَلَقۡتُكَ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

(بحوالہ معجم الصغیر الطبرانی۔ تحفۃ الصلوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھ کو شب معراج میں آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے اپنا نام محمد رسول اللہ ﷺ ہر جگہ لکھا پایا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے

ہیں کہ لوح محفوظ کے اول میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَهٗ دِیْنُهُ الْاِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَدَّقَ بِوَعْدِهٖ وَاتَّبَعَ رَسُوْلَهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ"

"یعنی اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسلام اس کا دین اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو شخص اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لائے گا اور اس کے وعدوں کو سچا جانے گا اور اس کے رسول کی پیروی کرے گا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا الٰہی ہم کو بھی جنت میں داخل کرنا۔"

(معالم التنزیل انوار محمدیہ)

شفاء شریف میں لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک پرانا پتھر ملا جس پر لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ تَقِیٌّ مُصْلِحٌ اَمِیْنٌ یعنی محمد ﷺ اللہ سے ڈرنے والے پرہیزگار اصلاح کرنے والے امانت دار ہیں اور ایک قدیم پتھر جو موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا تھا عمرانی زبان میں ملا جس پر لکھا ہوا تھا باسمک اللّٰھم جاء الحق من ربک بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی میں اے اللہ تیرے نام سے لکھنا شروع کرتا ہوں آیا دین سچا اے مخاطب تیرے پروردگار کے پاس سے عربی کی صاف اور واضح زبان میں سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں۔

(مواہب لدنیہ۔ انوار محمدیہ)

علامہ ابن مرزوق نے عبد اللہ بن صومان سے روایت کی کہ ہم بحر ہند کے گرداب میں ایک کشتی پر سوار تھے کہ ایسی تیز ہوا چلی کہ کشتی ایک جزیرہ میں جا پہنچی ہم نے ایک نہایت خوشبودار سرخ گلاب پر سفیدی سے لکھا دیکھا لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسرے سفید گلاب پر زردی سے بَرَاۃٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی جَنَّاتِ

النَّعِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا تھا یعنی بری ہونا ہے اللہ رحم کرنے والے کی طرف سے جنت النعیم کی جانب اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (انوار محمدیہ)

علی بن عبد اللہ ہاشمی شرقی سے روایت منقول ہے کہ بعض بلاد ہند میں ایک نہایت خوشبو کا سیاہ پھول دیکھا اس پر سفید خطوط سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق عمر الفاروق لکھا ہوا تھا اس پھول میں شک کیا گیا کہ شاید یہ کسی انسان نے لکھا ہو اور قدرتی تحریر نہ ہو اس لیے میں نے ایسے پھول کو دیکھا جو اب تک شگفتہ نہیں ہوا تھا اس میں بھی ایسی تحریر دیکھی گئی۔ (مدارج النبوۃ وامداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم)

مدارج النبوۃ میں ایک جماعت کا مشاہدہ نقل کیا گیا ہے کہ ایک زرد خربوزہ کے ایک پہلو پر بخط سفید اللہ اور دوسرے پہلو پر احمد نہایت واضح لکھا ہوا تھا اور ان قدرتی نگار سے بخط عربی یہ دونوں نام مبارک ایسے روشن اور واضح تھے کہ کوئی پڑھنے والا اس میں شک نہیں کرتا تھا۔

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روض الریاحین میں لکھتے ہیں کہ بلاد ہند میں ایک درخت تھا اس کا پھل مثل بادام کے ہوتا تھا جس وقت اس کا پوست دور کیا جاتا تھا اس میں سے ایک سبز پتہ لپٹا ہوا نکلتا تھا اس پر سرخی سے بخط جلی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوتا تھا وہاں کے باشندے اس کو تبرکاً رکھتے تھے اس کو قاضی ابو البقا بن ضیاء نے بھی اپنی منسک میں عبد اللہ بن [illegible] سے روایت کیا ہے کہ اس درخت کو انہوں نے دیکھا ہے اور اس کے ثمر (پھل) پر بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

ابو یعقوب صیاد فرماتے ہیں کہ میں نے نہر ایلہ پر ایک مچھلی کا شکار کیا اس کی داہنی جانب لا الہ الا اللہ اور بائیں جانب محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا میں نے احتراماً مچھلی کو دریا میں چھوڑ دیا۔ (انوار محمدیہ)

اولیاء اللہ اور میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی اکریم ﷺ کا میلاد شریف منانا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے حضور اقدس ﷺ کی سنت پاک ہے صحابہ کرام و اہل بیت اطہار کی سنت ہے اور پھر نوری فرشتوں کی بھی سنت ہے یعنی یہ بات قرآن کریم اور فرمان مصطفی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ عید میلاد النبی شریف سے بڑھ کر اور کوئی دن بھی خوشی و مسرت والا نہیں ہے حضور نبی اکرم ﷺ کی میلاد پاک کی محافل کو سجانا اور حضور اقدس ﷺ کا میلاد پاک منانا امت محمد کے تمام اولیاء کاملین کی بھی سنت ہے۔

جلیل القدر تابعی اور امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مرید اور شاگرد سلسلہ عالیہ چشتیہ کے بانی حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اس کو میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ پر خرچ کر دوں سید الطائفہ سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص میلاد مصطفی کریم ﷺ کی محفل میں حاضر ہوا اس محفل کی تعظیم و توقیر کی تو وہ شخص ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا یعنی اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا۔

فقہ کے تیسرے امام سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس بندہ مومن نے میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کی محفل منعقد کی اور محفل میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ میں شرکت کے لیے دوست و احباب کو دعوت دی ان کے لیے کھانے کا اہتمام کیا اور غربا و مساکین میں کھانا تقسیم کیا اور نیکی و بھلائی کام کئے یعنی نعت شریف درود و سلام اور علماء حق کے واعظ سننے کا اہتمام کیا تو اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو روز قیامت صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں ہوگا۔

ولی کامل سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کیا جہاں میلاد النبی شریف پڑھا جائے تو اس شخص نے گویا جنت

کے باغوں میں سے ایک جنتی باغ کا ارادہ کیا کیوں کہ اس نے جان کائنات محمد مصطفی ﷺ کی محبت ہی کی وجہ سے اس جگہ جانے کا ارادہ کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

ولی کامل سلطان العارفین حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی گھر کوئی مسجد یا محلہ ایسا نہیں کہ جس میں نبی رحمت محمد رسول اللہ ﷺ کا میلاد مبارک پڑھا جائے مگر یہ کہ نوری فرشتے اس گھر مسجد یا محلے کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اس محفل والوں کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان کو ان کے لیے وسیع و کشادہ فرما دیتا ہے اور سرداران ملائکہ جن کے گلوں میں نورانی ہار ہیں یعنی جبرائیل میکائیل اسرافیل اور عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام یہ بھی میلاد مصطفی کے پڑھنے والوں کے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(بحوالہ الوسائل فی شرح الشمائل)

عرب شریف کے اولیاء کاملین میں سے حضرت علامہ قطب الدین حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سال وفات ۹۸۸ ہجری ہے فرماتے ہیں کہ ہر سال باقاعدگی سے مکہ معظمہ شریف میں بارہ ربیع الاول کی رات حضور نبی اکرم ﷺ کی جائے ولادت (حضرت آمنہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان شریف) کی زیارت کی جاتی ہے تمام سعودی عرب سے فقہاء گورنر اور چاروں مسالک حقہ کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام شریف میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں روشن شمعیں فانوس اور مشعلین ہوتی ہیں اور یہ مشعل بردار جلوس کی شکل میں مسجد حرام شریف سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور پرنور محمد مصطفی ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک والے مبارک دن کے نورانی واقعات و معجزات کا بیان کرتا ہے اور یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ دور دراز

دیہاتوں شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس نورانی محفل میں شریک ہوتے اور حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

(بحوالہ الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام)

برصغیر پاک وہند کے اولیاء کاملین میں سے حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سال وفات ۱۱۳۱ ہجری ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کے مبارک دن میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال تنگدستی کیوجہ سے شاندار کھانے کا اہتمام نہ کرسکا تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد مصطفی کریم ﷺ کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیئے رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہیں اور وہی چنے حضور اقدس ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور اقدس ﷺ ان کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمارہے ہیں۔

(بحوالہ الدر الثمین)

امت محمدیہ کے اولیاء کاملین میں سے ایک ولی کامل امام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سال وصال ۱۳۵۰ ہجری ہے فرماتے ہیں کہ ہمیشہ سے اہل اسلام اپنے نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اس ماہ مبارک ربیع الاول کی راتوں میں صدقات وخیرات کی کثرت کرتے ہیں اور اظہار مسرت اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور میلاد مصطفی کریم کے خوب چرچے کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان میلاد مصطفی کریم ﷺ کی برکات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

(بحوالہ انوار المحمدیہ)

امام کعبہ حضرت امام محمد بن جاء اللہ ظہیرہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سال وفات ۹۸۲ ہجری ہے فرماتے ہیں کہ ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول شریف کی رات

اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی مسلک سے ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد النبی شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں ان لوگوں میں تینوں مسالک وفقہ کے قاضی وشہر مکہ کے فقہاء فضلاء اور اہل مکہ کے لوگ جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہ سب لوگ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان شریف پر جا کر مولد النبی شریف کے موضوع پر خطبہ دیتے ہیں حضور اقدس ﷺ کے اوصاف پاک بیان کرتے ہیں پھر بادشاہ وقت شریف مکہ اور قاضی شہر کے لیے خاص دعا کی جاتی ہے۔

(بحوالہ الجامع اللطیف)

مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس بندہ مومن نے نمک گیہوں یا ایسے ہی کھانے کی کسی اور چیز پر حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس چیز میں برکت ہوگی جو اس کھانے میں ملا دی جائے اور یہ کھانا اس وقت تک بے چین و بے قرار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والوں کی مغفرت نہ کر دے۔

(بحوالہ میلاد جان کائنات ﷺ)

امت محمدیہ کے علماء حق میں سے ایک ولی کامل حضرت علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سال وفات ۱۱۳۷ ہجری ہے آپ فرماتے ہیں کہ میلاد النبی شریف منانا عید میلاد النبی شریف کی محافل سجانا علماء حق سے اوصاف پاک مصطفی کو سننا یہ سب حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر میں سے ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ الفتح میں فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے حضور اقدس ﷺ کی ولادت پاک پر اظہار شکر کرنا مستحب ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمی ہمارے حضور اقدس ﷺ میں لہٰذا اس عظیم نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

(بحوالہ تفسیر روح البیان)

یہ بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ جب تک سرزمین مقدس حجاز پر خلافت عثمانیہ (ترکوں) کا راج رہا اس وقت تک میلاد النبی شریف تمام بلاد اسلامیہ میں انتہائی عقیدت ومحبت و جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا تھا یہاں تک کہ قسطنطنیہ (استنبول) جو کہ اس وقت اہل اسلام کا دارالسلطنت تھا اس شہر میں تو انتہائی جوش وخروش کا مظاہرہ ہوتا تھا اور خود سلطان العظیم کہ صاحب امر تھے وہ بروز ولادت نبوی شریف جشن کرتے تھے اور جامع مسجد میں جاتے اور تمام علمائے دین حاضر بمقام ولادت نبی اکرم ﷺ تمام علماء اور متقیان دین حاضر ہوتے اور مولد شریف پڑھا جاتا تھا اور مدینہ منورہ میں حرم نبوی شریف کے اندر علی الصبح ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن مولد شریف ہوتا تھا اور اہل حجاز تاریخ ولادت مصطفوی کو عید الولادت کہا کرتے تھے۔

(بحوالہ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار ﷺ ۱۳۳۲ ہجری)

ہر دور کے علماء حق اولیاء کاملین صوفیاء کرام اپنے نبی اکرم ﷺ کا یوم ولادت بتاریخ ۱۲ ربیع الاول شریف انتہائی تزک واحتشام کے ساتھ منایا کرتے تھے اور آج تک یہ مبارک دن اسی طرح جوش وخروش سے منایا جاتا ہے بلکہ اب اس وقت ۲۰۱۶ء میں تو عید میلاد النبی شریف کا مبارک دن عروج پر ہے اور امت محمدیہ کے بچوں سے لے کر بڑوں تک سب انتہائی جوش وخروش سے عید میلاد النبی شریف مناتے ہیں۔

پانی پت انڈیا سے سادات خاندان امام نقی علیہ السلام کی اولاد پاک میں سے ہمارے خاندان کے بڑے بزرگ سید نور شاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رستم پور نارنگ روڈ ضلع شیخوپورہ تقریباً ۱۸۵۰ء میں تشریف لائے اور پورے علاقہ میں دین اسلام کی تبلیغ فرمائی ہزاروں غیر مسلموں کو مسلمان کیا اور ہزاروں مسلمانوں کو راہ ہدایت پر گامزن کیا آپ ہر سال ایک چھترا پالا کرتے تھے اور بارہ ربیع الاول شریف پر عید میلاد النبی شریف پر اس چھترے کو ذبح فرما کر اہلیان رستم پور کی ضیافت کیا کرتے تھے رسم پور کے ایک

قریبی گاؤں کے چوہدری کے بیٹے کی شادی تھی اس نے اپنے کارندوں کے ذریعے رستم پور کے چرواہے سے زبردستی سید نورشاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چھترا اٹھوایا اور شادی پر آئے ہوئے ناچ گانے والوں کو پکا کر کھلا دیا سید نورشاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ سخت ناراض ہو گئے اور جلال میں آ کر فرمایا کہ جس چھترے کو ہم نے اپنے نبی اکرم ﷺ کی میلاد پاک کے لیے مخصوص کیا ہوا تھا اس کو اس چوہدری نے ناچ گانے والوں کی دعوت میں کھلا دیا پھر آپ نے مٹی کو گویا اور دو بندوقیں (بندوق نما چیز) بنائیں اور اس چوہدری کے گاؤں کی جانب ان کا رخ کر کے اس میں پھونک دیا اور فرمایا لوگو! دیکھو وہ فلاں چوہدری گندگی کھا کر مر رہا ہے لوگو دیکھو وہ چوہدری گندی نالیوں میں گر گر کر مر رہا ہے بس تھوڑے ہی دنوں میں لوگوں نے دیکھا کہ سید نورشاہ ولی کی زبان پاک سے نکلنے والی پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی اور وہ چوہدری انتہائی ذلت آمیز موت مرا اور لوگوں کو عبرت حاصل ہوئی کہ عید میلاد النبی شریف کے لیے پالے جانے والے جانور بھی عزت والے ہوتے ہیں اور عزت دار لوگوں کی ضیافت کے لیے ہوتے ہیں سید نورشاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت آج بھی اس علاقہ میں بڑی مشہور و معروف ہے۔

حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روزے کے بارے میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں سوال پیش کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ذَالِكَ يَوْمٌ فِيهِ وُلِدْتُّ۔"

"یہ میری ولادت کا دن ہے۔"

(بحوالہ مسلم شریف کتاب الصیام)

الشیخ محمد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی روشنی میں محفل میلاد النبی شریف پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے یوم میلاد کی

عظمت کو اپنی زبان پاک سے ظاہر کیا اور اس میں اپنے اوپر ہونے والی نعمت اور وجود باجود عطا کرنے پر جس کی وجہ سے ہر موجود کو سعادت نصیب ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور شکر گزاری روزے کی صورت میں تھی اور محفل میلاد شریف بھی یہی ہے اگرچہ سورت مختلف ہے مگر معنوی طور پر ایک ہی ہے خواہ روزہ ہو کھانا کھلانا ہو مجلس ذکر میلاد ہو درود و سلام کی محفل یا محفل نعت خوانی کی صورت ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد پاک منانا یہ قرآن کریم و سنت مصطفی کریم ﷺ سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب امت محمدیہ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

امت محمدیہ کا مقام

نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی امت تمام پہلی امتوں سے افضل ہے حضور اقدس ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری سے پہلے بنی اسرائیل کو عالمین سے افضل قرار دیا گیا تھا مگر بنی اسرائیل کی فضیلت اسی وقت تک تھی جب تک وہ اپنے نبیوں کے تابعدار وفرمانبردار رہے جب بنی اسرائیل نے بغیر کسی وجہ کے اللہ کے نبیوں کا قتل عام کرنا شروع کر دیا تو بنی اسرائیل کی فضیلت ختم ہوگئی اور وہ قوم ذلت کا شکار ہوگئی نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے حضور کی امت کو اللہ تعالیٰ نے پہلی تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمادی اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰ میں ارشاد فرما رہا ہے:

"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ"

"تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

امت نبی کی ہوتی ہے اس آیت مبارکہ میں سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا ذکر فرمایا گیا کیونکہ امت کی اصل نبی ہوتے ہیں نبی ہیں تو امت ہے اور پھر امت کی فضیلت بھی نبی کی وجہ سے ہوتی ہے جتنا اعلیٰ درجہ نبی کا ہوگا امت بھی اتنی ہی اعلیٰ درجہ کی ہوگی الحمد للہ ہمارے نبی اکرم محمد رسول اللہ ﷺ تمام نبیوں کے امام ہیں اور امام سب سے زیادہ فضیلت والے ہوتے ہیں سید المرسلین امام النبیین ہونے کی حیثیت ہمارے نبی اکرم ﷺ سب انبیاء کرام پر فضیلت رکھتے ہیں اور نبی اقدس ﷺ کی فضیلت کی برکت سے امت محمدیہ کو بھی پہلی تمام امتوں پر فضیلت حاصل ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک الہامی نوری کتاب قرآن کریم میں امت محمدیہ کی فضیلت کا ذکر بھی فرمایا اور فضیلت کے فرمان کے بعد امت محمدیہ کی خاص نشانی بیان فرمائی گئی تامرون بالمعروف یعنی نیکی کا

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور سب سے بڑی نیکی کلمہ طیبہ پڑھنا اس کلمہ پاک پر قائم رہنا اور اس کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے رہنا ہے اسی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ذریعے امت محمدیہ میں داخلہ ملتا ہے اور انسان مسلمان ہوتا ہے پھر اسی کلمہ طیبہ پر قائم و دائم ہونے سے بندہ مسلمان مومن مسلمان بنتا ہے کلمہ طیبہ پر قائم و دائم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات پاک اور تمام صفات سے الہ العالمین مانا جائے اور نبی کریم ﷺ کو ذات پاک اور تمام صفات پاک سے نبی آخر الزماں رحمۃ العالمین مانا جائے پھر بندہ مسلمان مومن مسلمان بن کر سب سے بہتر امت بن جاتا ہے۔

پھر امت محمدیہ کی دوسری بڑی نشانی یہ بیان کی گئی و تنھون عن المنکر اور برائی سے منع کرتے ہو اور برائیوں میں سب سے بڑی برائی شرک و کفر ہے امت محمدیہ اپنی پہلی سب سے بڑی نیکی کلمہ طیبہ کے ذریعہ شرک و کفر کو ختم کر دیتی ہے جب انسان کے اندر سے شرک و کفر ختم ہو جاتا ہے تو پھر دوسری برائیاں خود بخود ختم ہوتی چلی جاتی ہیں چونکہ کلمہ طیبہ انسان کے دل میں داخل ہو کر نور ایمان کو روشن کرتا ہے اور ایمان کا نور کفر و شرک کے اندھیروں کو قدرتی طور پر ختم کر دیتا ہے پھر جب بندہ مومن کثرت کے ساتھ اس پاک کلمہ طیبہ کا ذکر کرتا رہتا ہے تو اس کا ایمان دن بادن ترقی کرتا رہتا ہے پھر جب ایمان ترقی کرتا ہے تو دوسری تمام برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ کے آخیر میں سب سے اہم بات یہ فرمائی کہ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو یعنی اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اپنی زبان پاک سے امت محمدیہ کے ایمان کی گواہی دے رہا ہے اور اللہ کریم کی گواہی سے بڑھ کر کسی اور کی گواہی نہیں اللہ تعالیٰ کی گواہی کے بعد اب امت محمدیہ کے کسی بھی مومن مسلمان پر کفر و شرک کا فتوی لگانا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اب ایسا کبیرہ گناہ کرنے والا اپنے ایمان سے ہمیشہ کے لیے فارغ ہو سکتا ہے کیونکہ جو شخص کسی مومن مسلمان پر کفر و شرک کا فتوی لگائے گا وہ اللہ کریم کے حکم و گواہی کو جھٹلائے گا اور اسی وجہ سے ایمان سے

خارج ہو جائے گا۔